

49
A. o.r

1870

4^o A. or. 1870

Abbas Ali

۱۵

ہوگی اور اسکی صداقت ابدی ہوگی تا ریکی میں رہتا رہے تو کیسی فرح چکا وہ مہربان اور
رحیم اور رہتا رہے یہ نیکر دہی مہربانی کرتا ہی اور قرض تیا ہی وہ اپنی کاروبار کو
غور کر کے درست کرتا ہی یقیناً اسکو کبھی جنبش نہوگی رہتا رہے کی یادگاری ابدی
ہوگی وہ بڑی چیزیں سنکی ہر سان نہوگا اسکی لین استقلال ہی اسکا توکل
خدا پر ہی اسکا دل مطمئن ہی وہ نڈر گاہیان تک کہ وہ اپنی عدا پر ظفر پاویگا اوسکی
مسکینوں کو دیایا و سکی رہتا رہے بد تک باقی ہی اسکا سینکہ جلال کی ساتھ
سرفراز ہوگا شریر دیکھیکا اور کر پٹی گا اور دانت سپیکا اور گرد از ہو جائیگا انتہی
آیتا ہوئے مبارک بندہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جنکی حقید حقیقتالی فرمانا ہی ان
اللہ وَمَا لَكُمْ يَصُوتُونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا
تَسْلِيمًا اور ہمیشہ اہل سلام و نبرد و درود و برکت و سلام بھیجتی ہیں کہ اللہ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اور وہ اور انکی امت خدا ہی ترسان ہیں کہ
إِذَا ذَكَرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَهُوَ خَدَّائِي كَمُونِي بِعَيْنِي شَرَعِي أَعْمَالِي شَيْءٌ مِنْهُمْ
رَضُوا عَنْهُ وَكَرِهَهُ إِلَيْكُمْ الْكُفْرُ وَالْفُسُوقُ وَالْعُصْيَانُ بخلاف رضای
گی کہ اونکی نزدیک عمل کہ چیز نہیں بلکہ شریعت کی عملونکی حقارت کرنی ہیں اور توریت کی
احکام اور فرمانشو نکو منسوخ کہتی ہیں ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد حقیقی کہ ذات
عظام ہیں را اولاد حکمی کہ اولیاء و علیما ہی کرام ہیں تمام زمین میں شائع ہیں را ونہیں گی
اولادی سے آخر الزمان ہوگا کہ إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكِتَابَ الَّذِي فِيهِ الْيَقِينُ الْإِبْرَاهِيمَ الْأَوَّلَادُ الْكَثِيرَةُ وَعَدَا
اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ وَأُولَئِكَ
أُمَمٌ مِّنْ أُمَّةٍ قَدْ فَازُوا وَلَهُمْ أَجْرٌ ثَلَاثُونَ أَلْفًا فَاعْتَنِ الْعَبْدَ الَّذِي فِي الدُّنْيَا

بسم الله الرحمن الرحيم
 بحسب ما ورد في
 اسكي ورد و
 بنی ای ایمان والو
 ورد و بهیچو و سپر او
 سلام بهیچو ۱۲

ہمجا باخود کا ذکر قرآن میں موجود ہے لیکن اب ہشی نصرائی سنی کی کرمیت اور مسیح کی
بتائی ہوئی کوئی علامت ظاہر نہیں ہے تی یہی مران کی شرع کی منسوخ ہونی پر اور انکی مراد
ہونی پر دلالت کرتا ہے اس کتاب میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیسیٰ کی دشمنوں کی سطحی ایک
چوٹا سا وہما کہ ہے اسقدر بیان کیا گیا اور جسبی شاید تشریح و تفصیل کی طلب ہو وہ صولۃ ایضاً
فی طرف رجوع کریں و سوقت انکی گمراہی سی بخونی اکا ہی حاصل ہوگی و اکل فت میں اس
سبب سکی نصاریٰ کا عمل نہ تھا اور ورو شور اس میں منسوخ کا پھان تھا اکل عالمون نے
انکی رکی طرف کم توجہ فرمایا لیکن اس میں انکی عالمون پر فرض و وجہ ہے کہ انکی دین کی طلاق
کوشش میں و الارفتہ رفتہ ہی گمراہ کر ڈالیں گی اور یہ کمان نچا ہی کہ رد بخنی سی کفار قائل
نہیں ہوتی یہ کیا فائدہ کیونکہ جب میں صولۃ ایضاً لکھ چکا اور دس پانچ جگہ یہ اور ہو گیا لوگون نے
وینٹ پر ولیم پادریوں اور جسبی بحث کرادی آخر میں خد اکی مدد سی و ن پر غالب ہوا تب انکی فقونہیں سی
جونئی شئی کر شان فی بین و شخص میری پاس کر مسلمان ہو گئی و الحمد للہ رب العالمین

نظم عاشقا مختصر کر اپنا کلام بھیج احمد پراب درود و سلام

کر تو و در زبان اوسیکانام ہوتا ہو ایمان پر تیرا انجام

لرا و متوجہ بفضل خدای عزوجل ہفت

ترتیب میں ہا لہ خوب گفت ہفت

کتاب بخوبی تارخیم

۱۲۴۸
بود مرغوف

اور ۱۱۲ زور میں ہی مبارک بندہ ہی جو خدا سی تسان میں اور اوسکی فرمائشوں سی نہایت خوش
ہی اوسکا تخم زمین پر زور آور ہوگا پر ہنر کار و نکی نسل مبارک ہوگی اوسکی گہر میں مال و دولت

اور اب تک تو ریت میں موجود ہی کہ تو سوز نکھا اور جانور کا خون نکھا کیونکہ یہ اس کی جان
 ہی پس ثابت ہوا کہ بہتی خون کی نکال دینا کی سطحی بیج کرنا ضروری اور اعمال میں ہی کہ بتوں پر
 ہی قربانیاں اور خون اور گلا گھونٹنا جانور نکھا اور زنا نکر و اگر تم اسنی بچو گی تو نیک ہو گی لیکن
 یہ لوگ ہوائی نفس کی پیروی میں اعمال شرعی جو کچھ اس کی مرضی کی موافق ہی کرتی ہیں اور
 جو نہیں موافق نہیں کرتی اور اکثر انکی پادری تو ریت و انجیل کی ورقوں سی استنجا کرتی ہیں
 اور کسی چیز کو ناپاک نہیں جانتی اور آبدست نہیں لیتی اور مٹی سب آسمانی کتابیں جو مروج و
 مشہور ہیں بیکہ میں کہیں سب انکا نشان نہیں کہ نجات مسیح کی ساتھ ایمان لانی پر منحصر ہی
 اور اگر اس پر منحصر ہو تو لازم آوی کہ اگلی متہین سب یا اکثر کافرو کمرہ ہوں کیونکہ وہ مسیح سنی بخر
 تہیں اور اگر قطع نظر اس نقصان سے تسلیم کیا جاوی کہ نجات مسیح کی ساتھ ایمان لانی پر موقوف
 ہی تو اس سے کافر ہونا مسلمانوں کا ثابت ہو گا کیونکہ ہم ہی مسیح کا ایمان کہتی ہیں اور انکو بجا
 مسل جانتی ہیں اور ایمان لانی میں یہ ضرور نہیں کہ جسکا ایمان لاوی وہی خدا جانی دیکھو
 مسلمان نصاری سب اگلی پیغمبر کی اور فرشتوں کی ساتھ ایمان کہتی ہیں اور سیکو خدا میں
 کہتی ہیں یہود و ہنود کہ مسیح کا ایمان نہیں کہتی البتہ کافر ہیں اور انجیل لوقا میں ہی کہ عیسیٰ
 فی صلیت فرمایا اسی باپ انکی مغفرت کر کیونکہ نہیں جانتی ہیں کہ کیا کرتی ہیں یہاں معلوم ہوا
 کہ وہ باپ ہی کم تہی نہیں دعا مانگتی اور تامل کیا چاہی کہ جب قاتل عیسیٰ کی مغفور ہوئی تو ہم جو
 انکو بزرگ جانتی ہیں کہ سطح مغفور ہوئی انجیل فرس کی تمامی میں ہی کہ عیسیٰ فی فرمایا
 جو میری ساتھ ایمان لاؤ گی انکی ساتھ یہ علامتیں ہوں گی کہ میری نام سے یو و نکو ہکا و نیکی
 سا پنو نکو اوٹھا لینگی اور اگر کوئی کشندہ چیزیں گی انہیں ضرر نہ کرے گی جس پر ہاتھ نہ کرے
 چنگا ہو جاوے گا سوشان انجیل کی منسوخ ہوئی پیشتر سچی ایماندار عیسائیوں میں جو دہی حیا ہے

آئین مسلمانان یا یہود یا مجوس یا ہنود سب کافر ہیں! سو سہیلکہ نجات مسیح کی ساتھ
 ایمان لانی پر موقوف ہی ہو جو کوئی یہ عقائد کرتا ہی کہ شریعت کی اتباع ہی نجات حاصل ہوتی ہی
 وہ کافر ہی کیونکہ شرع فی نجات کو عیسیٰ کی نام پر منحصر کر دیا ہی پس جب اسکی نام کی ساتھ ایمان
 حاصل ہوا نجات حاصل ہوئی کہتا ہوں کہ اگر صرف ایمان نجات کی واسطی کافی ہوتا تو مسیح نیک
 عملوں پر اور ہمیشہ نماز پڑھنی پر تنقید نہ کرتی لیکن انہوں نے تنقید کی پس معلوم ہوا کہ جس طرح او
 نیک عمل ترک کیے نفس کی سبباً اجزا ہیں اس طرح مسیح کی ساتھ ایمان لانا ہی تزکیہ کا ایک سبب
 اور جزو ہی ممتی کی ۹ میں ہی کہ ایک فی عیسیٰ سی کہا ای چہی استاد میں کو سنا عمل کروں
 جو حیات ابدی پاؤں عیسیٰ نے کہا تو مجھ ہی چاہا کیونکہ کہتا ہی چاہا تو سوا اس ایک کی کوئی
 نہیں لیکن اگر حیات چاہتا ہی تو قتل نہ کرنا نہ چوری نہ کرنا نہ ہٹی گواہی نہ ہی باب کی تعظیم کر پڑو
 اپنی جہکی برابر دوست کہہ و سنی کہا میں جوانی سی آج تک ان سب باتوں پر عمل کرتا ہوں سوا اب اور
 چھ میری لائق ہو تا فرمایا اگر تو کمال چاہتا ہی تو اپنا سبب ال متاع لٹا دی بہر اگر میری پیرو
 گزرتی سوا اس ثابت ہوا کہ نجات بی اتباع شرع کی نہیں ملتی کیونکہ عیسیٰ نے اسکو حیات
 ابدی پانیکا سبب بتایا یہی معلوم ہوا کہ یہ قوم فرنگ راہی نصرانی پن کا رنگ ہنگ نہیں
 رہتی کیونکہ مسیح کی احکام نہیں مانتی اور انکی سنتوں پر نہیں جلتی محض اس واسطی آپ کو عیسیٰ کا
 پیرو مشہور کرتی ہیں تا خلق کی طبیعت کہ اتباع شریعت کی خو کر ہو رہی ہی اسنی نفرت نہ کری
 گیا تو نہیں دیکھتا کہ یہ لوگ کلا گھوٹا جانور اور مردہ جانور اور سور اور خون و ریتوں پر کی قربانیا
 لہائی ہیں باوجود کہ نص صریح حلت بیح و حرمت غیر بیح پر واقع ہی اعمال میں لہ بطرس
 شمعون باغ کی مکان میں تھا ناگاہ ایک خان آسمان سی اور ترا کہ او سمین سب طرح کی بھی اور
 پرندی ہی اور آواز آئی کہ اسی بطرس بیح کر اور کہا اور موسیٰ کی شرع میں ہی بیح کرنا واجب تھا

گزنا روا تھا چنانچہ شتہا کی ۳۱ سی معلوم ہوتا ہی اور اگر ہم مان لیں کہ موسیٰ کی عہد میں کرنا
 روا تھا جیسا انصاری کہتی ہیں تو انہیں لگی رہی نسخ کا جواز ثابت ہو جائیگا کیونکہ
 یا اتفاقاً برہم کی تین جو روان تین سارہ ہاجرہ قطوراپس معلوم ہوا کہ موسیٰ لانی
 اوس حکم کو نسخ کیا اور ایک جو رو کا حکم رکھا سو اوس حکم پر عیسیٰ ہی چلی آئی ہر جب
 ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہوئی یہ حکم موسیٰ نسخ ہوا اور پہلا حکم برہم
 بدستور قائم ہوا اور پیدائش کی ۱۲۹ اور ۲۰۰ میں ہی کہ یعقوبؑ کی چار جو روان ایکسا
 تین لیا اور حیل بلہا و زلفا اور سمویلؑ کی سفر تانی میں ہی کہ داؤدؑ نے بہت عورتوں
 اور سرتونسوں ازدواج کیا اور انہیں میں سے ہیں احنیقام و ابیغال و منجا و عبت
 و اضیطالؑ حامل اور اوسیکے امین ہی اور یا کی جو رو کا حال ہی طرح سیان کیا
 اور اسفار الملوک کی سفر اول میں ہی کہ سلیمانؑ کی پاس سو بیان تین اور تین سو
 ستر تین اور کتاب القضاء کی میں ہی کہ جدهونؑ کی ستر بیٹی تھی سو اسیطیکہ و انون
 فی بہت سی عورتوں سی نکاح کیا تھا اور آدمؑ کا ایک جو رو پر فراعنت کرنا اس پر
 دلیل نہیں ہو سکتا کہ ایک کی سوای و سری روا نہ ہو کیونکہ اوسوقت میں ضرورت
 تھی اور عورتیں کہانی اتین جو آدمؑ بیاہیتی اسی ضرورت کی عبت او کی موت میں ہوتا
 کہ ایک جہول کا بیٹا دو کچھول کی بیٹی سی بیاہ جاتی اور عیسیٰؑ کا بیاہ کرنا مسلمانوں
 نزدیک شذوذ و عدم اتفاق پر محمول ہی اور یہود مرد و دکتی ہیں ہ نامرد ہوں
 اور جب اونی کہا جاتا ہی کہ وہ کہوڑ کو چنکا کرتی تھی اور مردہ کو زندہ اپ کس طرح
 نامرد ہتی کہتی ہیں تقدیر کی چاک کو عیسیٰؑ کی سوئی رفو نہیں کر سکتی اور حق یہ ہی کہ
 شادی نہ کرنی سی نامردی نہیں ثابت ہوتی سب انصاری کہتی ہیں کہ ہماری سوا تمام

اوس عقل کہونیوالیکا پنا منع کر دیتی اگر کہین مٹی کی ۲۷ اور روسیہ ۱۷ اور فرنیہ کی ۵
 اور ہنسیہ کی ۵ مین سی شراب کا حرام ہونا ثابت ہوتا ہی اور مٹس مین ہی کہ عیسیٰ
 علیہ السلام نے مٹی وقت شراب لیکٹی اور اوسے نہ پی تو کہین ہم نصاریٰ گمراہ بلکہ کافرین
 کہ باوجود منع کی چوٹی بڑی انکی ائمہ انجریں اور سوا اسکی توریٹ مین سبت کی مانی
 ٹی نہایت تاکید ہی چنانچہ خروج کی ۲ مین ہی اور حضرت عیسیٰ نے سبت کا ماننا موقوف
 کر دیا یہاں تک کہ یہودیوں نے اسی سبب انکی ماریکا ارادہ کیا اور اب تک کہتی ہیں
 کہ ہماری توریٹ مین لکھا ہی سبت کو مانتی ہو جب تک آسمان زمین ہی سوا اس
 عیسیٰ کی رسالت ہی باطل ہوتی ہی کیونکہ انہوں نے سبت کا ماننا موقوف کیا پس
 اسلی جواب مین نصاریٰ کو ضروری کہ مسلمانوں کی طرح یہودی کہین تمہاری ریت محرف
 ہی اور پیدائش کی آہن کہ خدائی ابراہیم سی فرمایا تو میری عہد کو قائم رکھو اور تیری
 بعد تیری اولاد پشت بہ پشت سو وہ عہد یہ ہی کہ تم مین سی ہر ایک فرزند زرنہ ختنہ
 لڑاوی میر اور تمہاری عہد کی علامت ہوگی اور تمہاری فرزند مین ہر ایک لڑکی کا خانہ
 ہو یا زرخیز یا پر پوسی ختنہ کیا جائیگا اور میرا عہد تمہاری جسموں میں بدی ہوگا اور وہ فرزند
 زرنہ جو نامختون جسکی بدن کی کھڑکی کٹی ہو وی اپنی قوم سی کٹی جائی کہ اوسنی میرا عہد
 توڑا ہتی اور یہ سنت حضرت موسیٰ کی عہد مین بتا کید تمام جاری کی گئی اور کتاب یوشع
 علیہ السلام ہی اسکی تاکید ہی اور لوقا کی ۲ مین ہی کہ عیسیٰ پیدا ہو عیسیٰ آٹھ دن کی بعد مختون
 ہوا اور چارون انجیلوسنی ختنی کا متعلق ثابت نہیں ہوتا لیکن نصاریٰ یہ سنت نہیں ادا
 کرتی اور موسیٰ کی عہد مین اکثر کبیر گناہوں قتل تھا عیسیٰ کی عہد مین موقوف ہو گیا
 اور قول اسکا ایک رو کی سو غلط ہی کیونکہ موسیٰ کی وقت مین جو روان ایک ستارہ

گری انتی نصاری کہتی ہیں سچی نبی کی یہ نشانی ہے کہ اگلی پیغمبر نکونہ جہلاوی اورونکی برخلاف
 نکھی مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی قرآن میں خدا کی اگلی کلام سی بہت سا برخلاف کہا ہے
 چنانچہ توریت و انجیل میں ہے کہ ایک جو رو کی سوا کسی جتنی جی و سری کرنا روا ہے سو قرآن
 میں ایسے برخلاف چار چار جو روان ایک ساتھ کرنا ہر مرد کو درست کہا اور موسیٰ کی پاکیزگی
 و پرہیزگاری توریت میں ان باتوں سے پائی جاتی ہے کہ جیسا حق تعالیٰ فی ابتدا میں آدم کی نبی
 مقرر کیا تھا اویس کے موافق موسیٰ فی ہی ایک ہی شادی کی و عیسیٰ کی پرہیزگاری مشہور ہے
 پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت سے جو روان ہیں کہتا ہوں سچ ہی محمدی شرع میں کتنی
 اگلی چیزیں منسوخ ہوئیں چنانچہ اونٹ کا گوشت اور سیچر کی ن شکار کرنا موسیٰ کی عہد
 میں حرام تھا ہمارے وقت میں حلال ہو گیا لیکن نسخ اگلی سے ہوتا چلا آیا ہے کیونکہ باتفاق
 یہود و نصاریٰ و مسلمین کی آدم کی شریعت میں درست تھا کہ ہائی اپنی اوس میں سے
 جو تو ام نہ نکاح کری ہر ہم مستحق ہو گئی کہ بعد آدم کی یہ امر حرام سی اور وہ ہونے لگا
 اکٹھا نکاح کرنا یعقوب کی شرع میں و اتنا موسیٰ کی عہد میں منسوخ ہو گیا چنانچہ کتاب
 پیدائش کی ۱۲۹ اور اخبار کی ۸ میں مسطور ہے و باتفاق یہود و نصاریٰ کی اللہ تعالیٰ
 فی ابراہیم کو بیٹی کی ذبح کرنے کا حکم دیا بعد از ان نسخ کیا اگر نصاریٰ کہیں عیسیٰ فرمایا تھا کہ
 میں توریت وغیرہ کو ضائع کر فی کہیں آیا بلکہ پورا کر فی آیا ہوں کہ وہ نہیں عیسیٰ فی توریت
 وغیرہ کی تکمیل کی مگر سب جگہ نہیں بعضی جگہ تکمیل ہی بعضی جگہ نسخ ہی اور اگر سب جگہ
 تکمیل ہی تو شراب کو بہت سا پینا اگلوں فی منع کیا تھا اور بیویوں اور خاص لوگوں
 کو مطلق شراب پینا منع تھا چنانچہ سفر الحساب کی ۱۶ میں اور شعیا کی ۲۸ میں اور
 ۵۴ میں اور کتاب قضاۃ کی ۱۱ میں اور دانیال کے ۵ میں مسطور ہے پس چاہیے تھا کہ عیسیٰ بالکل

اور نیکی خدای ہی باد و نوا انسان سی ہیں کہتا ہوں نہیں بدشت اتش پرست کا یہی ہب ہتا کہ
 پرزدان نیکی پیدا کرتا ہی اور بہرین بدی سوا سمین لازم آتا ہی کہ عالم کی و خالق ہوں اور شیک
 شرک ہی دوسرا جواب یہ ہی لازم آتا ہی کہ حق تعالیٰ کو کم قدرت ہوا اور شیطان یا انسان کو زیادہ
 اسوہ طیکہ عالم میں شہرت ہی خیر کم تیسرا جواب حزقیال کی مین ہی کج گمراہ ہومی اور کلام کری
 تو مین ہی مین جن جسنی اسی گمراہ کیا اور شعیبا کی ۵۴ مین ہی کہ مین و شعیبا بنانا ہوں اور
 تار کی پیدا کرتا ہوں مین سلامتی بنانا ہوں اور شریق کرتا ہوں اور رومیہ کی ۹ مین تبصریح
 تمام ہی کہ بقا جب حق سی عالمہ ہونی ہنور لڑکی پیدا ہونی تھی اور نہ نیک و بد کی فاعل تھی کہ
 اوس سی کہا گیا کہ براہوئی کی اطاعت کریگا تو ظاہر ہوی کہ خدا کا ارادہ جو اوسکی مین
 لی موافق ہی گا ہوں پر موقوف نہیں جیسا لکھا ہی کہ مینی یعقوب سی محبت کی اور عیص سی
 عداوت کہی پس ہم کیا کہیں خدا کی پاس بی انصافی ہی یسائین کہ وہ موسیٰ سی کہتا ہی مینی
 جس پر رحم کیا اور سپر رحم کروں گا اور سپر مہر کی اور سپر مہر کروں گا پس یہ نہ مرید کی ارادہ پر نہ
 دوندہ کی تو پر بلکہ خدای رحیم کی رحم پر موقوف ہی کتاب فرعون سی کہتی ہی مینی اتنی لمبی نحو
 پڑا یا کہ تیری وسیلہ سی اپنی قدرت ظاہر کروں اور میرا نام تمام زمین مین مشہور ہو سی پس وہ
 جیسا کہ بتا ہی ہم کرتا ہی اور جیسا کہ بتا ہی سخت کرتا ہی پس یہ محسبی کہیگا کہ ہر وہ کیون ملا
 کرتا ہی کون اوسکے ارادہ ہی مقابل ہو سکتا ہی ای آدمی تو کون ہی جو خدا سی نکرار کرتا ہی کیا
 مصنوع صانع کو کہہ سکتا ہی کہ تو فی مجبی کیوں ایسا بنایا اور کیا کہا کل مختار نہیں کہ وہ
 ایک ہی ہومی مین سی بحکظ نفیس اور دوسرا خسیس بناوی اور کیا ہوا اگر خدائی ارادہ
 سی کہ اپنی غضب کو ظاہر اور قدرت کو ہویا اگر سی غضب کے ظرف کو جو تباہ کر نیکی لائق تھی
 بدشت کی تابی حشمت کی فراوانی کو اون ظرفون پر جو اوسنی حشمت کی لمبی کی بنائی ظاہر

ضرور پڑا کہ یا مجازی بٹیا کہیں یا بالکل ابن کا اطلاق ہی چہ و ردین جیسا مسلمانوں
 لہا ہی لیکن بضاری بالکل اطلاق اسو اعلیٰ نہیں چہ و رتی کہ اونکی نزدیک انجیل منسوخ
 و محرف نہیں پس کوئی صورت باقی نہ رہی سوا اسکی کہ مجازی بٹیا کہیں یعنی عیسیٰ مسیح
 خدا کا بٹیا نہیں لیکن جسطرح بٹیا عزیز و مطیع و شفقت کردہ ہوتا ہی اسی طرح عیسیٰ خدا کا قطع
 اور پیارا ہی پس چاہی کہ اس فعل کی قائل ہیں کیونکہ عقل و نقل و نفسی دست ہی یہ کہیں
 کہ تثلیث حق ہی لیکن ہم سمجھتی نہیں کیونکہ یہ ہٹ دہری اور نادانی ہی تثلیث کسی آسمانی
 کتاب سے ثابت نہیں اور عقل ہی اس سے منکر ہی پس اسکی قائل ہونگی تو محققین و مقلدین
 سب کے نزدیک حتمی ٹہرنگی رہا یہ کہ انجیل میں بٹیا کا لفظ آیا ہی سوا وہیں کیونکہ کہرتی
 ہیں ذوق سی و سکو مجاز پر محمول کرین اسی مجاز بیشتر کلام میں واقع ہوا کرتی ہیں دیکھو
 اے امت کو ہی بٹیا کہا گیا ہی پھر کیا وہ مسیح کی بٹیا ہو جائیگی اور دیکھو زبور کی ۲۰ میں ہی کہ تو
 میرا بٹیا یعنی آج کی دن تجھی جناب پس یہاں صاف صریح تولید کا ذکر ہی اور تولید کا قائل ہونا
 باتفاق بضاری و ملین کی کفر ہی پس یہ قول باتفاق مجاز پر محمول ہی اسی طرح بٹیا کی لفظ
 تو مجاز پر محمول کرو اور اس حمل کرنی پر قرینہ ہی موجود ہی کہ لان الحجاز بالجاز یونس
 اور فارقلیط روح القدس کا ذکر جو انجیل میں ہی بیشک مراد اس سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم ہیں اور مشاہدات یوحنا اس عو کا مصدق ہی و سی مل الاضاف سے دیکھو اور
 اگر بن باب پیدا ہوئی کچھ شبہ پڑتا ہو تو آدم پر خیال کرین کہ باتفاق نہ مارکتی تھی نہ
 باب اور عبریہ کی میں ہی کہ ہلکی صدق ایک کاہن کا تہابی پدر و بی مادر محمول النسب
 اسکی عمر کا آغاز و انجام نہ تھا **مصل** رسالہ المقابله میں ہی کہ عیسوی میں کی مطابق
 آدمی اپنی فعل کا مختار ہی خدا خالق مدیکانہیں بلکہ بدی شیطان سے یا انسانکی خواہش نفسی

بن و سری کی کچھ نہیں کرتا انتہی کہتا ہو نہیں خدا کی صفتیں جس طرح یہاں بیان کی گئیں سب طرح
 اکی استہانی کتابوں سی اور قرآن سی ثابت ہوتی ہیں لیکن میں خدا کا ہونا اور تینوں کا ایک ہونا
 کسی استہانی کتاب میں کہلا کر نہیں بلکہ اشارہ ہی نہیں اور قرآن تو خود اسکا بطل کر نیا لایا ہی
 اور انصاف سی یکہو یہ صفتیں الوہیت کی جو مذکور ہوئیں عیسیٰ میں کہاں ہیں جو کچھ اور
 اولیا اور انبیاء میں ہی نہیں ہی بلکہ ان میں حم کی صفت ایسی غالب تھی جس نے قہر کو بند
 کر رکھا تھا یہاں تک کہ چنانچہ مذکور کیسی تعزیر ہی نہ پہنچائی چنانچہ انجیل میں مسطور
 اور یہ نصرا نی اگرچہ تصاعدی منکر ہوا جاتا ہی لیکن تثلیث کا قول ہر جہت تاویل کیا جاوے
 تصاعد کی آمیزش سخا لی نہیں اور تصاعدی مراد یہ ہی کہ توحید سی اکی بڑھنا اور دو چار خدا
 ثابت کرنا یہ دلائل افیہ میں لکھا ہی کہ قول ہمارا نہ اوسنی کسی جنانہ اوسنی کسی جنانہ
 اوسکا کوئی شرک ہی نہیں اشارہ ہی کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات کی سب صفتوں سی منترہ ہی
 اور عیسیٰ کو جو ہم بیٹا کہتی ہیں سو اس معنی سی نہیں کہتی کہ وہ خدا کا مولود ہی خدا کی جو رو
 اوسنی جنانہ ہی نعوذ باللہ لیکن ہ بیٹا ہی اور ہم اسکی کیفیت سی اقص نہیں کہ کس طرح کا بیٹا
 جو کچھ کہا ہی وسیہ ہم ایمان لائی ہیں اور اوسکو ترک نہیں کرتی کو کہ ہماری عقلیں اوسکو
 دریافت نہیں کر سکتیں اور یہ ہی ممکن نہیں کہ ہم بعض تجزیہ کی قائل ہوں یعنی کہیں کہ
 عیسیٰ خدا کا جز ہی کیونکہ جو شخص یہ بات کہی ہتیک کافر ہی بلکہ ہم پر لازم ہی کہ کتاب اللہ
 میں جو کچھ لکھا ہی اوسنی نہیں اور تصدیق کریں انتہی کہتا ہو نہیں بیٹا نی انکی کم نہیں غیاث
 خیال کیا جا ہی ہلا جت ثابت ہو کہ خدا مخلوقات کی صفتوں سی پاک ہوتا ہی تو عیسیٰ
 سطح خدا ٹہرنکی و نہیں تو سب صفتیں مخلوق کی ظاہر طور یا اتفاق موجود نہیں اور بیٹا یا
 حقیقی ہوتا ہی یا مجازی اگر حقیقی کہیںکی تو تولید لازم آوے گی اور تولید اتفاق کفر ہی پر

یا زندہ اگر کہیں زندہ تھا تو تحصیل اصل لازم آوی اور اگر کہیں مرنے والا تھا تو ہم کہیں مرنے والا تھا
 ہی خالق حیات کا ہوا تھا یا غیر اسکا اگر کہیں آپ ہی و سنی آپ کو جلایا تو محال لازم آوی
 اسو سطلی کہ مردہ خالق حیات کا نہیں ہو سکتا اور خلق حیات کی قدرت رکھنا ہوگا تو کون ہوگا
 مردہ ہوگا معدوم چیز کا ایجاد کرنا تو موجود چیز کی باقی رہنی سنی شکل ہی اور اگر کہیں
 اوسکے غیر فی اوسے جلایا وہی غیر سنی اوسے موت ہی تھی تو لازم ہو جائیگا کہ
 عیسیٰ خدا کا مخلوق بندہ ہوا و یہی ہمارا مطلب ہی اور رومیہ کی ۱۰ مین ہی کہ اگر تو
 ایمان لاوی کہ خدائی عیسیٰ کو پہر کی جلایا تو تو نجات پاویگا اور اعمال کی ۱۰ مین ہی
 کہ خدائی اوسے تیسری ن جلایا پہر جب خدائی اوسے جلایا تو وہ بیشک بندہ ہو چکا
 اور دلائل افیہ کی اول مین ہی کہ موافق کتب مقدسہ کی اور عقائد تمام مضاری کی
 اللہ واحد ہی احد ہی قدوس ہی فردی صمد ہی نہ اوسنی کسی کو جنانہ اوسنی سنی
 جنانہ اوسکا کوئی سا بھی ہی وہ قدرت والا ہی خالق ہی عادل ہی رحیم ہی حی
 ہی قیوم ہی اپنی کام کا مختار ہی اور سنی والا اور دیکھنی والا اور صاحب دراک
 اور عالم اور چار و قہار و دائم و بیروال ہی نہ اوسکا کوئی ضد ہی نہ ند نہ مثل نہ
 مانند نہ اوسے جمل ہی نہ غفلت ہی نہ اونگہائی نہ نیندا و صفات اوسکی ایسی نہیں
 کہ ایک و سری پر غالب ہو اس طرح پر کہ اوسے و سری کو بند کر کہی و لغو کر ڈالی اور
 اللہ تعالیٰ کو واحد احد ہی اسو سطلی کہا تو تصاعدی احترام ہو کیونکہ تصاعد کا اعتقاد
 گونا گویا ہی اگر کوئی کہی تم باب بیار و روح قدس ثابت کرتی ہو اور اس سے تصاعد
 لازم آتا ہی کہیں ہم تصاعد تب لازم آوی جب ہم کہیں کہ ہر ایک ن تینو سی الہ
 واحد ہی اور دو تہر الگ ہی لیکن ہم تو یہ کہتی ہیں کہ وہ تینو الہ واحد ہیں ایک و تین ہی

تصاعد
 توحید ہی الہی
 روح جبار خدا ہے

ٹھہرے پیدا ہوئی اور چور کا کٹا ہوا ہاتھ درست بنا دیا چنانچہ عطار فرماتا ہے شعر
 از دم عیسیٰ گرزندہ خاست او بدم دست بریدہ کرد دست اور جیس بن جہانکی
 بہتھی کو جلاد یا اور عیسیٰ نی سولی پر سی نہیں کو پکارا کہ ایل ایل لما سنجتا یعنی
 اسی علی اسی علی توئی کیون مجھی کیلا چوڑا چنانچہ مٹی کی ۲۷ میں جو وہی اور قرآن میں
 ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ اُو نہیں کو کہا اور اکی کتابوں میں ایل ایل وکانام تہا عربیہ ک
 تصرف علی علی کہنی لگی اور جہان ایلو ہم اتا ہی علی اللہ دو نو مراد ہیں یعنی جمع اگرچہ عرف
 میں تین پر بولی جاتی ہے لیکن حقیقت میں جہان ایک میں ایک ملا جمعیت ثابت ہو گئی اور
 پہلی گ مناجات میں کہتی ہیں شہر یا علی یا ایلیا یا بو الحسن یا بو تراب حل مشکل شافع روز
 جزا یوم الحساب اور اس طرح ہنود رام وغیرہ کو کہتی ہیں لیکن یہی سبکی سب احمق و گمراہ ہیں
 اور خطبہ الافتخار کی وایت مجہول ضعیف ہے اور بالفرض اگر ان لیجاوی بطور حکایت
 لگی اپنی خد کہ طرف سے کہا ہو گا یا شکر کی حالت میں حقیقہ الحقائق کی زبان تکلم کیا ہو گا
 اور آفتاب کا ٹہر جانا محمد صلی اللہ علیہ الہ وسلم کا معجزہ تھا کافی ترجمہ لشکوہ اور مردہ
 کا جلانا کرہت ہے اور اولیا و انبیاسی بھی اسی اور ایل عبرانی میں خدا کا نام ہی اور نام کی
 اشتراک سی حقیقت مشترک نہیں ہو جاتی اور ایلو ہم میں ہم کا لفظ تعظیم کو سبکی ہی جیسی پارسی میں اژدہا
 کہ جمع ہی ایک برہمنی سانپ کو کہتی ہیں اور عربی میں ہی مَخْنُ الْوَارِثُونَ وَالْكَافَرُ حَوْنِ
 یا اللہ محمد اور ہندی میں ایک و میگو ہم اور تم کہتی ہیں یا ایل علی لفظ ہی اور ایلو ہم
 علی لفظ پس خبر کلمہ کا ہی و سر اکلمہ نہیں اور علی ہمیشہ اپنی خالق کی عبادت کیا کرتی تھی
 جس طرح عیسیٰ لوقا کی امین ہی کہ نماز پڑھتی تھی اور علی فی معاویہ سی تگت صلح کی اور
 ابن محکم کی ہاتھ شہید ہوا اور رضاری کہتی ہیں مسیح موابہر جیا کتا ہو نہیں مردہ میت تھا

ثابت ہوتا ہی اور مطلب عیسیٰ کا یہ ہی کہ ایخدا میں جانتا ہوں کہ میری ل کی آرزو میں ملے
پوری کیا کرتا ہی اور مجھے بانی کہنی کی اور طاہرین عالمائے کی احتیاج نہیں لیکن اس وقت
جوسبکو سنا کر میں عاکرتا ہوں اور تیرا شکرتا ہوں سو سو سطلی ہی مردہ کا جی اٹھنا نہا
عجیب کام سی مبادا لوگ گمان کرنی لگیں کہ عیسیٰ اللہ یا حقیقی ابن اللہ ہی ہو اسی لکھی ہی
پکار کر دعا کرتا ہوں تا خلق سمجھی کہ میں جن مختار نہیں بلکہ اختیار و ملکیت تجھ ہی اور میں صرف
تیرا رسول فرستادہ ہوں دوسرا جواب مردہ جلانا خاص عیسیٰ سی نہیں مٹی کی این
ہی کہ عیسیٰ فی حواریوں لہا کہ تم اسرائیلیوں کو دعوت کرو جا کر اور بیمار و نکو اچھا کرو اور
مرد و نکو جلاؤ اور اگر وہ تمہیں ایک شہر میں ستاویں تم دوسری شہر کو ہال جاؤ
یہاں معلوم ہوا کہ حواری ہی مرد جلاتی تھی اور جب لوگ انکو ستاتی تھی بہاک بھی جاتی
تھی پیرماری حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم فی مکہ سی ہجرت کی تو کیا طعن کی جگہ ہوئی
اور الیاس فی اورالسیع فی ہی مردہ جلایا تھا چنانچہ درپراہیامیم وغیرہ میں موجود ہی
اور صحیفہ حزقیال کی ۳۷ میں کہ حزقیال فی بہت بڑی جماعت کو جلایا اور بیضاویں
ہی کہ وہ دس ہزار تھی پائیس ہزار یا ستر ہزار اور توریت میں ہی کہ موسیٰ کی عاسی شہر
آ۶۷ جی اور عجائب القصاص وغیرہ میں ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم فی دو بیٹی جاہر
ٹی جلا دیں اگر رضاری کہیں اور لوگ حکم خدا جلاتی تھی تو ہم کہیں عیسیٰ ہی اس طرح اور
حقیقت یہ ہی کہ قیامت کی دن تمام خلق کا مرکز جی وٹھنا کفار کی خیال میں نہ آتا تھا اس
سبب کہ حق تعالیٰ فی بعضی بیونکی اتہ سی مردی جلاو دیں اور رضاری کی طرح تصویر کی تھی
ہیں کہ علی خدا ہی کیونکہ اسنی خطیہ الافتخار میں فرمایا میں ہی فی موسیٰ کو بچایا اور فرعون کو
ڈبایا اور میں ہی مرد و نکو جلاؤ نکا اور صور پہونکو نکا اور آفتاب و نکی و سطلی ٹھٹھیا اور خدا کی

او بڑی کی فرداوس گلب سی لگ ہو کر دنیا میں آدمی نہ کرے و بائیں کرے تو وہ دونوں فردا
 بیکار ہو جاوے اور جب بیٹی کی فردا باپ میں جا ملی اور روح کی فردا لک ہو کر دنیا میں
 آوی اور حواریوں اور رضائیوں کی ساتھ ہو و بائیں کرے تو باپ بیٹی کی فردا میں بی روح
 بیکار ہو جاوے پس ناقص و معزول و معطل ہو نا خدا کا لازم آوی تعالیٰ عن ذلک
 علو کجائی چوتھا جواب اصولی مسئلہ مثالی لسنی ثابت نہیں ہو سکتا اور محسوسات پر عقول
 کا قیاس نہ کیا نہیں بیٹھا اور اگر دین ثابت کرنا ایسی ہی مثالی لسنی ہی تو ممکن ہی کوئی
 شخص کہی حسب طرح چار عنصر متضاد ملکر ایک مزاج ہوتا ہی اور عناصر کی تعدد سی مزاج کا
 تعدد لازم نہیں آتا اسی طرح توحید فی التبع اور تریب فی التوحید ثابت ہی اور ہنود کہتی
 ہیں پانچ چیز لسنی مزاج بنتا ہی چار عنصر اور پانچوان کا س پس توحید فی التبع نہیں
 فی التوحید ثابت ہوئی و متس علی ہذا اور حسب طرح کی مثالیں رضائی عیسیٰ کی اثبات التوحید
 میں لاتی ہیں اسی طرح ہنود رام و کرشن کی الوہیت میں اور علامہ محمد علی الدہلوی علیہ السلام اور
 علی ائمہ کی الوہیت میں لاسکتی ہیں اور رضائی کہتی ہیں یوحنا کی اس میں کہ عیسیٰ نے معاز
 کی قبر پر جا کر کہا ای میری باپ میں تیرا شکر کرتا ہوں اسو سہطیکہ تو میری سن لیتا ہی اور
 قبول کرتا ہی اور میں جانتا ہوں کہ تو میری عاستجاب کرتا ہی لیکن یہ میں اسو سہطی کہتا ہوں
 تاکہ یہ لوگ جو مجھی کہی ہوئی ہیں جانیں کہ تو فی مجھی ہیجا ہی یہ کہ مکر چلا یا کہ کل آئی معاز
 پس وہ نکل آیا اور مردہ کا جلانا خدا کا کام ہی آدمی کا نہیں کہتا ہوں یہ بات عیسیٰ
 لی خدا ہونی پر دلالت نہیں کرتی بلکہ انکی نبوت عام پر ہی دلالت نہیں کرتی لیکن
 خدا کا شکر کرنا اور سب بات کا قرار کرنا کہ خدا فی انکو ہیجا ہی خبر دیتا ہی کہ وہ خدا کی
 ہمسرا برہنہی بلکہ اس گمراہی اور اسکی محتاج و دست نگر پس اس ہی انکا حدوث

اور خواص پر یہ بید نہیں کہلتا مگر بڑی ہمت سی مینی کہا اگر اثبات دین کا ایسی ہی ازبسی
 ہی تو ممکن ہے کہ کوئی شخص مینی مریح کو بھی ادنیٰ میں شامل کر کے مربع دائرہ اس طرح کا □
 کھینچ کر کہنی لگی کہ توحید مربع میں ہی و مربع توحید میں پس دلیل متاری عوام فارسی
 خوانوں کی ایسی ہی کافی نہو گی ہاں مجھوی چڑیا اس عالمین آجائیں تو آجائیں اور صنت
 کا حال یہ ہی کہ اول تو حضرت عیسیٰ کی شرح میں بھنت شدیدہ محنت شاقہ تھی ہی نہیں
 چنانچہ حواریوں کو روزہ تک معاف تھا اور کچھ تھوری بہت محنت تھی ہی سو رفتہ رفتہ
 نصرا نیون فی ترک کردی تمام کوشش انکی امور دنیا میں لگی اور دین سے بالکل غافل ہو بیٹھی
 اسی سبب عقل بکشت انکو زیادہ ہوتی ہی و رانا یان فرنگ کہلاتی ہیں اور دین کی مقدمہ
 میں بے فربہ رنگ ہیں صرف عیسیٰ کی خدا جانی میں ہی اپنی نجات سمجھتی ہیں اور عمل کو
 محض حقیقت جانتی ہیں اور کسی چیز کو ناپاک نہیں سمجھتی ہیں سو جب یہ نقشہ ہوا تو ریا
 کا ذکر محض فریب علاوہ اسکی اس طرح کی بات ہندو ہی کہہ سکتی ہیں کہ رام کی خدائی کا
 تہا لہلی جب ہندو وونکی طریق پرکشت کروا دینی ولیم پادری سی شکست کا حال
 پوچھا بولا بسطرح انسان تین چیزوں سی مرکب ہی ایک جسم ایک روح ایک جان اور باوجود
 شکست کی ایک ہی اسطرح خدا تین ملکہ ایک یعنی باپ بیٹا روح تین ہیں اور تینوں ملکہ
 ایک ہے ایسی مینی کہا مرکب جزو کا محتاج ہوتا ہی اور جو محتاج ہو خدائی کی لائق نہیں
 دوسرا جواب جو مرکب ہوتا ہی محدث ہوتا ہی پس قدیم نہو گا میترا جواب انسان
 کہ تین چیزوں سی مرکب ہی اگر اون تینوں میں سی ایک لگے جائی تو باقی بیکار رہ جائیں کیونکہ
 اگر حیات نہو تو بدن خاک ہی اور بدن نہو تو روح سہی ہ کام جو مختص بالبدن ہیں نہو سٹیز
 اور روح نہو تو بدن حیات نہو بیکار ہو جاوین پس اگر خدا تین فردوں سی مرکب ہو

تناقض نہٹ گیا اور چہ جانتی ہو کہ بنی اسرائیل کو پہلو ٹہا کیونکہ کہا پہلو ٹہا اسو طی کہا کہ
 نبوت و شوکت صلاح و عبادت پہلی و نہیں میں تھی اور بی بی کی ہی تھی پس بنی اسرائیل
 دوسرا بیٹا ہی یعنی فلان وہ عزیز و مطیع تھا بعد ازاں یہ عزیز و مطیع ہوا اور اگر وہی اکیلا ہی
 و مطیع ہوتا تو پہلو ٹہا نہ ہلا نا کیونکہ جب وہ بائی ہوئی تھیں تب ہی ایک پہلو ٹہا کہا
 اور عیسیٰ کو اکلوتا اگر کہا ہو تو اسو طی کہا کہ وہ پیغمبر تھی اور خاص تھی اسو طی خاص
 لفظ اور ن پر اطلاق کیا گیا تا فی الجملہ عوام سی بنی اسرائیل سی ممتاز ہوں اور عیسیٰ
 حقیقی اکلوتی نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر کا تبی اکلوتا کہلاتا ہی جب و سکی سوا دوسرا نہوا
 جب ثابت ہوا کہ اسرائیل ہی بیٹا ہی اور پہلو ٹہا ہی تو عیسیٰ کا اکلوتا ہونا باطل ہوا
 فافہم اور تھی کی سبب کہ عیسیٰ جب بھی سی صطبغ یا چکا آسمان کی دروازی اور سپر
 اہل گئی اور اوسنی خدا کی روح کو کہو تر کی مانند اپنی او پر اترتی دیکھا اس سی معلوم
 ہوا کہ یہ عیسیٰ روح اللہ نہتی بعد صطبغ کی ہوئی اور عیسیٰ و نکو کچھ معلوم نہتا
 بعد صطبغ کی جب آسمان کی دروازی کھلی سب کچھ و نہون فی دیکھ لیا اور شان
 عبودیت و رسالت کی ہی **فضل ثلثت کا بیان** نصاریٰ کہتی ہیں کہ
 توحید ثلثت میں ہی اور ثلثت توحید میں دیکھو یہ ثلثت  ایک ہی اور
 ایک کی تین کو فی ہین اور تین لکیریں ہین اور تینوں کا ایک ثلث ہی گھٹا ہو نہیں ہی تکتا اور
 نہیں جو ٹہا بنانا ہی کیونکہ مجموع تینوں کو نو کا شتمل ہی ثلثت واحد کا لیکن ہر ایک اور
 تینوں کو نویں با افرادہ اوس تکنی دائری کی مساوی نہیں اور ثلثت و اشتمل ہی تینوں
 کو نو کا نیلن ہر کو نا اور تینوں کو نویں مساوی اوسکا نہیں پس لیل متاری تمام ہی
 اور جب یہ بات کیا روس پوری سی گئی گئی بولا عام لوگوں کی سمجھنا نیکو مقدر کافی ہی

۱۔ اور لوگ مجازی بیٹی ہیں عیسیٰ حقیقی شخص حکم ہی اور دعویٰ بیدیل اور ویت اور دلیم پوری
 جب بیٹی یہ باتیں کہیں بولی کہ اور لوگوں کو صرف بیٹا کہا ہی لیکن عیسیٰ کو انجیل میں کھوتا
 اور پہلوٹھا کہا ہی بیٹی کہا جواب اسکا یہودی زبان ہی کہ انجیل میں اسمانی کتاب نہیں انوکا
 لیا اعتبار تورات وغیرہ سی نص صریح نام دہر کر نکال دو کہ عیسیٰ کھوتا اور پہلوٹھا ہی تو
 ہم مانیں اور مسلمانوں کا جواب یہ ہی کہ انجیل میں حرف ہیں و سرائیہ کہ پہلوٹھا ہونا ہی
 خاص عیسیٰ میں نہیں سفر الخروج کی ۱۴ میں ہی کہ فرعون سی کہ خدا فرماتا ہی کہ اسرائیل
 میرا پہلوٹھا ہی اور رمیا کی ۱۳ میں ہی کہ میں اسرائیل کا باپ ہوا اور افرائیم میرا
 پہلوٹھا ہی پس اگر عیسیٰ مسیح کی بیٹی ہیں تو اسرائیل افرائیم ہی مسیح کی بیٹی ہیں اور
 اگر انہیں تعظیما کہا تو انہیں ہی تعظیما کہا تیسرا یہ کہ تورات صحیفہ ارمیا و انجیل تینوں
 باہم متناقض ہیں کیونکہ پہلوٹھا ایک ہی ہوتا ہی تین نہیں ہو سکتی سو اگر تورات سچی
 ہی اور اسرائیل پہلوٹھا ہی تو کتاب ارمیا و انجیل دونوں ہوتی ہیں کیونکہ افرائیم و
 عیسیٰ دوسروں ہی تیسروں ہی ہیں اور اگر انجیل سچی ہی تو وہ دونوں ہوتی ہیں اگر کہیں
 باعتبار دو تین جو روئی ایک شخص کی دو تین پہلوٹھی ہو سکتی ہیں کہیں ہم خدا کی
 جو روئی لغو و باند تو عالم و زمانہ ہی سو اگر عالم و زمانہ تمام فنا ہو جاتا اور سرور
 سی و سری بار پیدا ہوتا تو البتہ دو پہلوٹھی ہو سکتی تھی اور سمجھو تو سید ہی بات
 ہی کیونکہ اسرائیل کی بارہ فرقی تھی سودس و تین سی افرائیم کہلاتی ہیں اور دو
 یہو اکہلاتی ہیں اور عیسیٰ بیشک بنی اسرائیل سی ہیں اور بن داؤد کہلاتی ہیں پس
 حق تعالیٰ فی صرف بنی اسرائیل کو پہلوٹھا کہا اور افرائیم و عیسیٰ و تین میں بنی
 ہیں پس افرائیم کو پہلوٹھا کہا تو بنی اسرائیل کو کہا اور عیسیٰ کو کہا تو بنی اسرائیل کو کہا پس

و نور اللہ و مصطفیٰ و سراج منیر و غیرہ اور قول او نکاح عیسیٰ خدا کا ایک فرد ہی صریح باطل ہی
 کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ خدا مرکب ہوا اور جزو رکھتا ہو حالانکہ تجزیہ و تجویض خدا میں ثابت
 کرنا کفر ہی کیونکہ اس سے محتاج ہونا اور حادث ہونا خدا کا لازم آتا ہے اور خود وہ نصرتی
 جو دلائل و افیہ کا مولف ہی لکھتا ہے کہ جو تجزیہ کا قائل ہو کافر ہی اور عیسیٰ اکثر تشیل ہی میں
 کلام کرتی تھی چنانچہ مٹی کی ۱۳ میں ہی لکھتا ہے اور انجیلو میں اکثر اونکی تشیلین میں عجیب
 لکھا ہے کہ اونہوں نے آپ کو اگر بیٹا کہا ہو تو تمثیلاً کہا ہو یعنی خدا کا پیارا اور انجیل کی
 تمامی میں ہی کہ میں جانیوالا ہوں اپنی اور تمہاری باپ پاس اور یہ بھی انجیلو میں ہی
 کہ میں خدا کا بیٹا ہوں پس اس قرینہ سے معلوم ہوا کہ باپ کا لفظ بمعنی مربی کی ہی اور
 بیضاوی میں ہی کہ بنی اسرائیل خدا کو مربی سمجھ کر مجازاً باپ کہتی تھی لیکن انجام کافس
 ہوا اس واسطے ہماری شرح میں یہ کہنا حرام و ممنوع ہو کیا اور رومیہ کی ۸ میں ہی کہ جو
 روح خدا لہی نہایت پاوی ہا بن اللہ ہی اور ملاخیا کی ۱۱ میں کہ بیٹا باپ کی تعظیم کرتا ہے
 اور غلام میان کی سومین کہ باپ ہوں تو میری تعظیم کہاں اور اگر میان ہوں تو میرا خوف
 کہاں اور ۲ میں ہی کہ کیا ایک خدا فی تمہیں نہیں پیدا کیا کیا تم سب کا ایک باپ نہیں
 اور زبور کی ۲ میں ہی کہ خدا فی مجھی کہا تو میرا بیٹا اور اشعیا کی ۶۳ میں کہ ایخدا تو ہمارا
 باپ ہی اور ہمارا نجات بخش فی الا اور تثنا کی ۱۲ میں ہی کہ تم اپنی خدا کی بیٹوں کی حکمہ
 ہو تم سب کی موت سے اپنی بد کنونہ کا ٹوا اور ۲ میں کہ کیا خدا تمہارا باپ نہیں ہیاسی ثابت
 ہوا کہ بیٹا بنی اسرائیل خدا کو مجازی باپ کہتی تھی حقیقی اور یہ خاص عیسیٰ سے نہ تھا پس
 او نکاح عیسیٰ حقیقی بن اللہ جاننا محض گمراہی ہی اور اگر اسے طرح مجاز کو حقیقت سمجھیں گی تو
 ہزاروں ابن اللہ ثابت ہو جائیں گی اور تورات کو نصاوی محرف نہیں کہہ سکتی اور یہ کہنا

الْاَوَّلِي خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ الْاَوَّلِ بِرُوحِ كَسِي
 بُولَنِي وَالِي نِي اوسیکلی بان پر کہا صدق صدق بعد از ان یدکی روح فی کہا اوسیکلی
 خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ الصِّدِّيقُ الْاَمِينُ كَانَ ضَعِيفًا فِي جَسَدِهِ قَوِيًّا فِي
 اَمْرِ اللَّهِ كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ الْاَوَّلِ بِرُوحِ كَسِي اوسیکلی بان پر کہا
 صَدَقَ صَدَقَ تا آخر قصہ طویلہ اس سی معلوم ہوا کہ وہاں دور و خون کا بروز
 ہوا تھا ایک یدکی روح کہ اپنی بدنی متعلق ہو کر کلام کرتی تھی دوسری ورا یک روح
 تھی ہر کلام کی بعد اوسیکلی بان پر اوسی تصدیق کرتی تھی القصہ روح اللہ کا نزول خاص
 تھی ساتھ نہیں پس اگر اس نزول کی سبب نصاری عیسیٰ کو خدا کہتی ہیں تو واجب ہی کہ
 سب پیغمبر و نکو خدا کہیں روح اللہ جو عیسیٰ کا لقب پڑ گیا اس سی نہیں لازم آتا کہ
 اونکی سوا اور کوئی نبی روح اللہ نہ دیکھو یوسف صدیق اللہ کہلاتی ہیں اسی سی
 یہ نہیں لازم آتا کہ اونکی سوا اور کسہیں صداقت نہ دے اور موسیٰ کلیم اللہ کہلاتی ہیں
 لیکن ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی بھی شب معراج میں حق تعالیٰ فی کلام
 لیا اور آدم وابرہیم صفی اللہ و خلیل اللہ تھی سوا اور پیغمبر میں ہی صفوت و خلعت تھی سطر
 ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار بار صدیق فاروق حلیم و شجاع کہلاتی ہیں باوجودیکہ
 ہر ایک میں چاروں صفتیں موجود ہیں لیکن جس میں جو صفت غالب ہو تی ہی اوسی صفت سی مشہور
 ہو جاتا ہی سو حضرت عیسیٰ میں احکام و حیہ غالب تھی کہ بن باب پیدا ہوئی اور فرشتوں کی
 طرح کہ بنائی اور جو رو کر فی سی مجرور ہی اور حدیث میں ہی جو ان کا پیدا ہوتا ہی اوسی
 شیطان ہو لیتا ہی مگر عیسیٰ کو شیطان فی میں نہیں کیا اس سبب اوس میں بہت وحایت
 تھی اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت القاب تھی جیسی حبیب اللہ و رسول اللہ

بولنی والی نیا اوسیکلی بان پر کہا
 صدق صدق بعد از ان یدکی روح فی کہا
 اوسیکلی بان پر کہا

بولنی والی خلیفہ رسول اللہ
 لای صدق فی اوسیکلی بان پر کہا
 اوسیکلی بان پر کہا
 اوسیکلی بان پر کہا
 اوسیکلی بان پر کہا

اور زمین ہی کہ زکریا روح قدس سے مسمو ہوا حاصل یہی کہ سلام ظاہری عالموں کی نزدیک روح
 و روح قدس معنی ملک کی ہی کہ انبیاء پر نازل ہوتا ہی اور وہ ملک جبریل ہی جس کا ذکر صحیفہ
 دانیال کی زمین ہی اور روح اللہ کہ حضرت عیسیٰ کا لقب ہی اسمین اضافت بادنی علاقہ
 جس طرح بکری کا گوشت پکتا ہی اور کھتی ہیں ہمارا گوشت پکت ہا ہی پس روح اللہ کی اضافت
 ہی اس طرح کی ہی اور یہ اضافت تشریف و تعظیم کی راہ سی استعمال کی گئی ہی چنانچہ ناقہ اللہ
 اور اکثر معمول ہی کہ امرا و سلاطین کو جس چیز کی تعظیم منظور ہوتی ہی اسی اپنی طرف منسوب
 کرتی ہیں اور حقتعالیٰ نے آدم کی حق میں ہی فرمایا ہی نفخت فیہ من روحی اور باطنی
 علما کہتی ہیں کہ روح نہ جسم میں داخل ہی نہ جسم سے خارج جس طرح آفتاب نہ کہ میں داخل ہی نہ گہری باہر
 اور آفتاب کی اثری پتھر میں پیدا ہوتا ہی لیکن آفتاب یا اسکی روشنی پتھر میں کہیں نہیں جاتی اس طرح
 روح کو جسم سے ایک علاقہ اور نسبت ہوتی ہی کہ اسی نسبت و علاقہ کی سبب جسم کا قیام
 ہی اور جان و علاقہ اور توجہ منقطع ہوتی جسم مردہ ہو گیا پس روح کہ اوسع بالاطلاق
 ممکن ہی اوسے دوسری روح کی ساتھ قیومیت کا علاقہ اور توجہ بہم پہنچی اوسے دوسری
 روح کہ علاقہ پیدا کرنیوالی ہی بجای روح الروح کی ہو جاوی پس حقیقت الحقائق کہ
 سب و حوں کی روح ہی و تمام عالم اوسکی توجہ سے قائم ہی ممکن ہی کہ اس طرح کا نص
 کسی روح پر کری اسی معنی میں روح لوی آدم نے فرمایا ہی خطم چون پر غلبہ شو و بر آدمی
 تم شود از مرد و صف مردی چون پر این دم و قانون بود اگر دکار آن بر خود چون
 بود و اور ابو بکر بن ابی الدنیانی کتاب من عاش بعد الموت میں اور قاضی ابو بکر بن
 مخلد وغیرہ محدثوں نے روایت کیا ہی کہ زید بن خارجہ جب ہوا اور اسکو دفن
 کر نیکیوں کی روح لوی آدم بن سہیل ہو کر باوازل بند کہا محمد رسول اللہ

روح اللہ
 روح جبریل
 روح میکائیل

انجیلون میں ہے کہ یہ عاوانہون بن تین فعدہ کی اور زبور کی ۳۵ میں کہ ہونہی گواہ اوٹھی ہیں اور مجبوتی
 سوالات کرتی ہیں جن سے میں گاہنہیں اور ۳۹ میں ہی ایخہ مجبوتی کہ میرا خاتم کیا ہے اور
 میری عمر کتنی ہے **فصل** روح اللہ ابن اللہ ہونیکا بیان بضاری کہتی ہیں خیل میں ہی کہ
 خدا کی روح عیسیٰ پر اتری اور سلمان ہی عیسیٰ کو روح اللہ کہتی ہیں پس معلوم ہوا کہ ایک ہی
 اور ایک ہی روح جطرح آدمی اور آدمی کی روح یعنی مرکب کو آدمی کہتی ہیں اور روح اوس
 مرکب کی ایک ہی پس عیسیٰ خدا کا ایک ہی یعنی خدا کی روح فی انسان کی جسم کو مستعمل کیا سو
 اوس کا نام عیسیٰ ہی کہتا ہونہیں روح اترنیکی معنی ہیں کہ خدا کا فرشتہ آدمی پر ظاہر ہو جس طرح و ملک
 ایک معنی ہیں ہیں یا روح اترنی کی معنی کہ خدا کا فیض و اثر آدمی پر ظاہر ہو باہر جو جطرح پرکا
 اثر بعضی آدمیوں پر ہوتا ہے اور ان دونوں باتوں میں سب پیغمبر شریک ہیں کتاب القضاۃ کی ۱۰ میں
 ہی کہ جدعون پر خدا کی روح اتری اور ۱۴ میں ہی کہ سمسون پر خدا کی روح اتری اور سمویل کی
 سفر اول کی ۶ میں ہی کہ داؤد پر خدا کی روح اتری اور ۱۷ میں ہی کہ سمویل فی شاول
 سی کہا جتھی فلا فی جگہ نبیو کا گروہ ملیگا وہاں تجہ پر بھی خدا کی روح اتری کی اور سفر ثانی
 کی ۲۳ میں کہ داؤد فی کہا خدا کی روح میر زبان پر کلام کرتی ہے اور وہ کلام جس سے
 میری زبان گویا ہے خدا کا کلام ہے اور اخبار الایام کی سفر ثانی کی ۲۴ میں کہ زخریا بن
 یویاداع پر خدا کی روح نازل ہوئی اور ۴۰ میں **حَلَّتْ عَلٰی عِزْرَا بْنِ عَزَارَ رُوحٌ مِنْ قُلَامِ**
اللّٰهِ یعنی خدا کی اگی سے اور خدا کی طرف سے عزریا پر روح اتری یہاں سے معلوم ہوا کہ اگلی کتاب
 میں **حَلَّتْ عَلَیْهِ رُوحُ اللّٰهِ** یا **تَرَكْتُ عَلَیْهِ رُوحُ اللّٰهِ** مذکور ہے ہاں یہی مقصود ہے
 کہ **حَلَّتْ عَلَیْهِ رُوحٌ مِنْ قُلَامِ اللّٰهِ** اور لوقا کی ۱۰ میں ہی کہ فرشتہ فی ذکر مایسی کہا
 یحیی پیدا ہوتی ہے روح قدس سے سمور ہو جائیگا اور ۱۴ میں ہی کہ اسے اسرار روح قدس سے سمور ہوئی

یہی معنی ہیں روح اتری
 فربا ہی
 روح اتری
 روح اتری
 روح اتری

اور یہود کہتی ہیں کہ یہ فعل عیسیٰ کا بنیو کا سنا تھا اس میں نہایت غضب ہو فری و صبری
 ثابت ہوئی کیونکہ محل غصہ کا انسان حیوان ہی نہ تھا اور درخت خصوصاً وہ مبارک
 درخت کہ شریف و خوش میوه و دافع الامراض تھا اور قصور اس کے کچھ نہ تھا وہ بی فصل
 خود بخود بن خدا کی دی ہل نہ لاسکتا تھا اور غصہ کرنا اون چیزوں پر جو نہ سمجھیں عاقلوں پر
 ظاہری کہ عاقلوں کا کام نہیں پس سب سے بڑا کہ فرمائی الہی اس میں ہل نہ کلاؤ میں اور
 ہمیشہ لگی رہیں تا میں ہی فائدہ پاؤں اور سر کوئی اس سے فائدہ پایا کری اور وہ ہی جب تک
 سر سبز رہی خدا کا ذکر کری اور جواب یہ کہ شاید نصاریٰ کی بندش میں اور اگر سچ ہی تو موسیٰ
 فی بھی رست کی تختیان گرا دی تھیں فی روضۃ الاحباب عجائب القصص وغیرہ تواریخ
 و تفاسیر میں ہے کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ آکہ وسلم ایک بار ہو کی ہوئی اور اس
 جگہ سوا ایک بکری اور چند آدمیوں کے چہتا سواپ فی بکری الی سی فرمایا کہ اس کا دود
 دہ لاؤ اوسنی کہا یا رسول اللہ یہ تو بڑی ہی بھٹی گجا بہن نہیں ہوئی آپ فی بسم اللہ کہہ کر
 اوسکی پٹہ پٹہ ہاتھ پیرا اور فرمایا دہ لی و سنے دہا اور بہت سا دودہ کلا سو حضرت
 صلی اللہ علیہ آکہ وسلم فی ہا اور اسودہ ہو گئی اور مٹی و مٹس و لو قایلین ہی کہ جب گرفتاری
 رات الی عیسیٰ فی زمین پر گر دے مانگی کہ اگر ممکن ہو گویہ گھری محبسی تل جانی اور ای باب سب
 چیزیں محبسی ممکن ہیں اس پالی کو محبسی گذر لیکن اپنی خواہش کی موافقت میری خواہش کی موافقت
 سو بزم نصاریٰ کی حقیقت فی ساعت کوٹا لا اور شہادت کا جام او نہیں پلا یا پر پلا یا اور یہ
 معلوم ہوا کہ عیسیٰ کو اوسکانہ واقع ہونا منظور تھا لیکن تقدیری چاری تھی اور جانا
 چاہی کہ خدا کا ارادہ عیسیٰ کو معلوم تھا یا نہ تھا اگر تھا تو دے مانگنا بیفائدہ تھا بلکہ جان بوجہ
 گرد و ست کی خلاف خواہش خواہش کرنا اور اگر نہ تھا تو علم غیب کو نہ تھا اور عینون

کہ چہ فائدہ ہو گا انتہی یہاں ہی معلوم ہوا کہ کوزرین غیرہ کی اطاعت و غیر اطاعت
 کا حال عیسیٰ کو معلوم نہوا اسو اسی شبہ میں انہیں بجزہ دکھائی کہ شاید توبہ کریں لیکن
 وہ ثابت نہوئی اور یہودیوں کا حال انہیں معلوم ہو گیا کہ یہ توبہ کرنیوالی سامعی نہیں
 اور متی کی باتیں کہ ایک نڈی فی عیسیٰ سی کہا میں یہ چاہتی ہوں کہ میری بیٹی ابھی
 بائیں بیٹھیں عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ میرا کام نہیں کہ تمکو بخشوں بلکہ یہ انہیں جنکی لپی میرا باب
 فی تیار کیا ہی یا جائیگا یہاں ہی ثابت ہوا کہ عیسیٰ خداداد و نوا ایک چیز نہی و گرنہ دوسرا کو
 تھا جسکی فرمان کی منتظر رہتی اور یہ ہی ثابت ہوا کہ عیسیٰ بیشک بی اختیار نہی جو بات حقیقتاً
 چاہتا تھا اونکی کہی ہو سکتی تھی اور وہی ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتو میں سے خواجہ باقی
 ایک فی تھی سو اوسنی ایک پختہ نانبائی فی ہٹ کی کہ مجھی اپنا سبب د و آخر بعد رد و کد کی
 خواجہ صاحب ناچار ہو کر اوسی حجر پین لیگئی اور اوسپر توجہ کی جب حجر پسی نکلی خواجہ صاحب
 اور نانبائی کی شکل و صورت میں کچھ فرق نہا تھا مگر اتنا تھا کہ خواجہ صاحب ہشیار تھی
 اور نانبائی مست الست آخر میں ان کی بعد اوسی بیوشی میں انتقال کر گیا یہ حال صولہ
 الضیفم اور تفسیر غزیری میں تفصیل ہی ملے اس سے باقی باند کی فضیلت عیسیٰ پر ثابت نہیں
 ہو سکتی اس میں ہی ہیدا تھا کہ یہ بات حقیقتاً فی چاہی تھی سو ہوئی اور وہ چاہی تھی سو ہو
 اور ۲۱ میں ہی کہ عیسیٰ کو ہو کہ لگی تہ ایک بخیر کا درخت اہ میں دیکھا اوسکی نزدیک آیا
 لیکن تپونکی سو اوسپر کچھ نہا یا تہا وسی بد دعا د و فوراً سو کہ گیا سو عیسیٰ کو اگر علم غیب
 ہوتا تو جان جاتی کہ اس درخت میں ہل نہیں اس میں ہل نہ ہوتا عبت ہی اور یہاں ہی
 ہی معلوم ہوا کہ آدمی بہت محتاج ہی کیونکہ اوسکو ہو کہ دیکھی ہی اور اوسکا دفعیہ اپنی ہا پر
 نہیں کہتا خارج اوسکی ٹانگ پر تھی اور یہ ہی معلوم ہوا کہ ہو کہ کی برداشت نہا سخت شکل ہی

میں میں میں کی اندر رہو گا پس معلوم ہوا کہ عیسیٰ بھی ہر وقت معجزہ نکالتی تھی
 بلکہ یہاں یہ نکلتا ہی کہ عیسیٰ نے مر کر جی وٹھنی کی سوا اور کوئی معجزہ نہیں دکھایا سو
 یہ بھی سب فی نہ دیکھا صرف اونکی گیارہ حواریوں نے دیکھا یا اور دو تین شخصوں
 نے اور کاتب فریسی تو یہی کہاکہ عیسیٰ کی لاش اونکی حواری کہو دیکھنی اور ۹۰ میں
 ہی کہ عیسیٰ نے فرمایا مجھے تہامت کہہ اچھا تو کوئی نہیں مگر ایک جو خدا ہی اور محمد صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے علم غیب کا نہیں مگر جو خدا چاہی وحی الہام سی
 بتا دیوی اور اگر میں غیب کی باتیں جانا کرتا تو اپنی لپی بہت خوبیاں جمع کر لیتا سو
 یہ بات اکل کتابوں سے ہی ثابت ہی دیکھو اسحاق سی بڑی پیغمبر کو جو نبی اسرائیل
 کی داد پیر تھی اپنی مرنیکا دن معلوم نہوا اور اونکی انہیں ہند ہی ہو گئی تھیں سو
 عیص و یعقوب میں فرق نہر سکی اور اونکا ارادہ تھا کہ عیص نبی و ریس ہو سو
 نہونی پایا یہ بات تفصیل پیدائش کی ۲ میں ہی و یعقوب کا حال تورت و
 قرآن میں لکھا ہی کہ بن خدا کی بتائی یوسف کی جینی مرنیکا حال و نہیں معلوم نہوا
 اور اگر کسی نبی کو خدا فی کارخانہ میں اختیار ہوتا تو تمام عالم کو اپنا امتی بنا لیتا سو
 سی فرعون کو اور عیسیٰ سی یہود اکو اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی ابو جہل کو نبی بہرہ
 ہونکی سو اچھہ بہرہ نلاس تہیدستان قسمت اچھہ سوار رہر کامل اور عیسیٰ کو اگر علم
 غیب ہوتا تو یہود اکو جسے آخر دغا کی اپنی بارہ اصحاب کی مسلک میں منسلک
 نہر تھی اور متی کی امین ہی کہ عیسیٰ نے اون شہر و ملکوں میں سکی بہت معجزہ ظاہر ہوئی
 تھی یعنی کوزرین غیرہ کو ملامت کی کیونکہ اونہوں نے توبہ نہ کی اور لوقا کی ۲۳ میں ہی
 کہ ہرودیس نے عیسیٰ سی بہت سوال کی کہ کوئی معجزہ دیکھی عیسیٰ نے نہ دکھایا یہ سچ ہے

ہیں اور خبر متواتر باتفاق ہونے کی یقینات سی ہی دیکھو ایک محل کی لوگ متنی کہ
 دیتی ہیں کہ فلانا تمہارا باپ سی سو تم ایسا یقین کر لیتی ہو کہ گویا سو بار آنکھوں سے دیکھا
 ہو پھر اگر متنی کوئی کہی یہ تمہارا باپ نہیں تو رٹو اور حال یہ سی کہ حقیقت کار کی معلوم
 نہیں شاید کہ چھپی چور کچھ اور قباح و فح ہو گئی ہو اور شاید کہ خبر دینی والی جانتی ہوں کہ
 تم زید کی بیٹی ہو اور کسی مصلحت کیواسطی ایکاکر کی اوہوں نے گھدیا ہو کہ تم عمر کی بیٹی ہو پس جب
 ایک محل کی آدمیوں کا قول جبکا اتفاق کرنا ہو تو یہ ممکن ہی مفید یقین کا ہوا تو لا کہوں
 گے ورنہ دست دشمن کا قول جبکا اتفاق کرنا ہو تو یہ ممکن نہیں کیونکہ مفید یقین کا ہونا
 اور عرب کا اجداد و زنا خواندہ ہونا مشہور سی ممکن تھا کہ وہ بن معجزہ دیکھی ایمان لاتی
 اور شریح تفصیل معجزوں کی اگر مطلوب ہو تو شواہد النبوة و معارج النبوة و روضۃ الاحباب
 و عجائب المقصود و صولۃ الضیغ و جاذب الافاد و غیرہ کو دیکھو اور اس منصفی پر نظر کیا جائیگا
 ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی باوجود کہ ہزاروں معجزی کہانی صاف صاف
 فرمادیا کہ میں فقط ڈرائی والا ہوں اور راہ دست بتا نیوالا اور معجزوں کی طاقت و بخود مجھیز
 نہیں سب اس کی دین ہی ہر پناہی معجزہ سی کچھ نہ ہو سکی سو یہ اس لیے فرمایا کہ احمق لوگ آپ کو
 خدا کی کارخانہ کا مالک سمجھنی لگیں اور بار بار معجزہ کی تکلیف ندین سو عیسیٰ فی ہی کیا ہی
 متنی کی ہم میں ہی کہ شیطان فی عیسیٰ کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہی تو آپ کو سیکل کی کنگری سی
 نیچی گرا دی کیونکہ خدا اپنی فرشتوں کو حکم کر چکا کہ تجھی ہاتھوں پر اوٹھالیں عیسیٰ فی کہا
 خدا کو آزمانا چھا نہیں اور یہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ عیسیٰ خلی انتی اور ۱۲ اور ۱۶ میں ہی کہ
 بعضی کاتب و فریسی عیسیٰ سی معجزہ کی طالب ہوئی سو عیسیٰ فی کہا کہ اس زانیکی شریر قوم
 معجزہ دہونڈہتی ہیں پر اوہ نہیں کوئی معجزہ سوا یوسنس نبی کی نشان کی کہا یا نجا بگا یعنی

رہ گئی تھی ہوا و سدن وہی معدوم ہوئی اور امام حسینؑ کی شہادت کی آپؑ فی خبر دی اور
 ابو ہریرہؓ بر ملا بیان کرتی تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمؐ فی مجہدی ہی کہ ہجرت
 سی ساٹھویں برس کی شروع میں یہ ہنگامہ ہو گا اور ہمیشہ ابو ہریرہؓ دعا کرتی تھی کہ خدا وہ
 سال مجہدی نہ کہلائی سو جیسا آپؑ فی فرمایا تھا و سیاظہور میں آیا اور ثابت بن قیسؓ
 قتل ہوئی اور مصر و فارس کی فتح ہوئی اور سیلمہ کی خروج کی اور اسکی قتل ہوئی اور نجاشی
 کی مئی اور عبد اللہ بن رواحہ اور جعفر کی قتل ہوئی خبر دی اور و سیاہی ہوا اور قرآن
 میں خبر دی کہ ابولہب کی جو روڑی کی پانی سی کی اور سیاہی ہوا اور سورہ الروم
 میں فرمایا گیا کہ **لَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلِبِهِمْ سَيْفُلُونَ** فی بضع سنین یعنی رومی قریب
 پین کہ فارسیوں پر غلبہ پائی ہوئی سپویش کی کافرون فی لہا فارسی بڑی شوکت والی
 ہیں ہر مونس ہر گر مغلوب ہوئی شہر کہ ایرانی از رومی شش روز بقائم کجا ریزد اندر
 آخر ابو بکر صدیقؓ اور ابی بن خلف سی یہ شرط ہوئی کہ اگر نو برس کی بیچ میں رومی غلبہ پائیں
 تو ابی سوا و نٹ دی نہیں تو ابو بکر دین سو حدیبیہ کی دن خبر پہنچی کہ رومیوں فی پارسیوں
 پر غلبہ پائی تب صدیقؓ فی ابی سی سوا و نٹ پہلے اور بضع کالفظ تین عدد سی لیکر تو تک
 بولا جاتا ہی اور سورہ الفتح میں فرمایا گیا **لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللَّهُ**
اٰمِنِينَ مُخْلِقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ یعنی قسم ہی تم ضرور
 مسجد حرام میں داخل ہو کی جو چاہا ہی خدا فی اس طرح سی کہ دشمنوں نہ رہو کی یعنی غلبہ
 ساتھ اور حج کی وسطی سر کی بال منداؤگی اور کتراؤگی اور کسی سی نہ ڈرو گی سو و سیاہی
 ہوا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمؐ کی جیتی جاگتی مکہ فتح ہو گیا سو یہ سب معجزات ثابت
 ہیں اور بعضی بروایت احادیث ثابت ہیں لیکن عیسیٰؑ کی اکثر معجزی بروایت احادیث ثابت

ہالاڈولاڈالہ دیا اور فرشتوں کو بھیجا کہ اونہوں کی جیموں کی طنابیں کاٹ دیں اور مین
 اے کہا کر ہینک بن اور کافر و کفری ال میں رب الدیاتب اونی ہباگنی کی ہوا کچھ نہ
 بن پڑا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نصرت بالصبا و اھلک
 عاد بالذبور یعنی مجھی پڑوسی مدد ملی اور قوم عاد چھپاوسی ہلاک کی گئی شمشیر
 باد صبا بہت کر نصرت ترانہ دیدی چراغ را کہ دھدا دیا وری ہا اور حق تعالیٰ
 یہ آیت بھی یا ایھا الذین امنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاء تکم جنود
 فارسلنا علیہم رحما وجنودکم تر وھا یعنی سی مسلمانوں یاد کر و نعمت خدا کی
 جب جرہ آیا تم پر کافروں کا لشکر پس بھیجا مینی و پیر آندھی کو اور ایسی لشکر کو جو ہتارے
 نظر و نسی پوشیدہ تھا اور صحیح سنائی و مجھ کبیر میں ہی ایک ندھی فی آپ سی بنیا ہونی
 استدعا کی آپ فی اوس سی و رکعت نماز پڑھوائی اور فرمایا کہ اللھم انی اسئلک
 و اتوجہ الیک بنیک محمد بنی الرحمة یا محمد انی اتوجہ الیک اللہ
 فی حاجتی ہذہ اللھم فشفعہ فی فیہی معی را او کی انکھیں تباہی کھل کھیں اور
 رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعد اصحاب فی اس نماز و دعا کو آرمایا اور پورا پایا
 اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کہ ابن ملجم کو قتل کر لگا اور وسیا ہی ہوا رواہ احمد اور
 امام المحدثین مولانا عبد الغفر رحمہ فی اپنی تفسیر میں لکھا ہی کہ جب علی رضی اللہ عنہ وفات پائی
 اور شلیم کی ہر ایک پتر کی نیچی سی خون ابلی لکامینی کہ سبب اسکا یہ تھا کہ اونکی وفات
 پانی سی خلافت نبوت کی منقطع ہوئی سوا و نکا قاتل کو یا سبب اور شلیم ہی منقطع ہو گیا
 لیونکہ نبی اسرائیل کی نبوت عیسیٰ کی وقت سی منقطع ہوئی اور نبی اسمعیل کی نبوت ہماری حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سی منقطع ہوئی تھی صرف نبوت کی خلافت و جانشینی باقی

باید تحقیق کریں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد نبوت کی خلافت نبوت کی منقطع ہوئی تھی صرف نبوت کی خلافت و جانشینی باقی رہی ہے

میں جو کچھ میں ہنسی کہوں اس کے مخالف تھی پھر کہہ دو اور وہ یعنی دشمن تمہاری آفت
 آوین تو مدد بھی تمہارا رب پانچ ہزار فرشتے تھے ابی والی تفسیر میں ہے کہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے بدر کی نجات کے لیے مدد مانگی سو تین ہزار فرشتے آوتری چنانچہ حضرت
 علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پہلی ایک ہزار تھیں اور دوسری ایک ہزار تھیں اور تیسری ایک ہزار تھیں
 چلا پھر تھوڑی دیر بعد تیسرا ایک ہزار چلا سو پہلی میں جبریل ہزار فرشتے سمیت تھا دوسری
 میں میکائیل تیس ہزار فرشتے تھے اور تیسری میں ہاروت اور ماروت کی مانند تھیں اور چوتھی میں بلق کھورو
 پر سوار تھے سولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسی مسلمان تھیں ہزار فرشتے
 تمہاری مدد کو آوتری ہیں کیا تم کو انکی مدد کفایت نہیں مسلمان اس سبب سے کہ
 کافروں کی کثرت سے ہر اسان تھی کہنی لگی کہ ہاں ہر قدر کفایت تو ہیں لیکن خدا کیا
 اور فرشتے زیادہ نہ بھیجے گا تب سولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلی ان تصبروا
 تا آخر یعنی ہاں اگر تم ٹھہری رہو گی اور میری مخالفت نہ کرو گی تو خدا دو ہزار فرشتے اور
 بھیجے گا اور سب پانچ ہزار ہو جائیں گی پس مسلمانوں نے جب کو مضبوط کیا اور لڑائی پر قدم کاڑھا
 تب خدائی بموجب قول سولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو ہزار فرشتے اور بھیجی چنانچہ جلائی
 میں لکھا ہے قَدْ صَبَرُوا وَأَنجَزَ اللَّهُ الْوَعْدَ بَأَنَّ قَاتِلَ مَعَهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى
 خَيْلٍ أَوْ بَلَقَ عَلَيْهِمُ عِمَامٌ مِّنْ ثَمَرٍ مِّنْ جَنَّةٍ مَّا يَصُوبُ وَهُوَ زَكَاةٌ أُولَٰئِكَ لَمْ يَصُوبُوا
 فَمَا أَصَابُوا مَأْكَلَ النَّاسِ فَمَا أَهَابُوا كَأَبْلِ عَصَا فَمَنْ أَتَقَوَّى فَنُجِّيْهِ فَمَنْ أَتَقَوَّى فَنُجِّيْهِ
 اہل بیت کے ہاں کہ فرشتے آئے اور کھڑے ہوئے اور فرشتے آئے اور کھڑے ہوئے اور فرشتے آئے اور کھڑے ہوئے
 اور خندق کی لڑائی میں حق تعالیٰ نے باد صبا کو بھیجا کہ اوسنی کافروں کی لاشیں زمین

قمر شوق ہو گیا پس الف لام الساعۃ میں عہد کا ہی اور ماضی کا صیغہ صریح دلالت کرتا ہی
 شوق ہونا واقع ہو چکا اور ایک مشت خاک آپؐ فی کافرو نکو پینکٹ سی تھی سو سبیل پیشین
 پیر ہی ہو گئیں تہیں تب حق تعالیٰ فی فرمایا صار صیبت اذ رعلیت **وَلَكِنَّ اللَّهَ رَحِيمٌ**
 اور سیطرف جامی فی اشارہ کیا ہی **ع** عہدست ریک پشت جملہ شکست اور آپؐ کی
 انکلیو سی سیکڑوں اہمیو کی سامنی چشمہ جاری ہوا اور بکری کی ایک ان سی آپؐ فی چالیس آدمیو نکو
 اسودہ کیا اور عکاشہ بن محسن کی تلوار بدر کی دن ٹوٹ گئی سو آپؐ فی اوسی خرمی کی ایک ڈالی
 پڑادی ہی تلوار بنگنی اور قنارہ بن نعمان کی انگہہ و سی ان ہوٹ گئی اور معاذ بن عفرہ
 کا ہاتھ کٹ گیا سو آپؐ فی دونو کو فوراً چکا کر دیا کذا فی مشکوٰۃ اور آپؐ کی آب دہن سی
 تھاری پانی بیٹھی ہو جاتی تھی اور آپؐ کی بدن مبارک کا پسینا مشک سی یادہ خوشبو تھا
 یہاں تک کہ آپؐ گلیو نمین چلتی تھی اور ہوا میں خوشبو بہر رہتی تھی اس سبب سی لوگ
 جان جاتی تھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس گلی میں تشریف لائی تھی اور گر میون میں
 آپؐ کی اوپر ہمیشہ ابر کا سایہ رہتا تھا چنانچہ یہی یکہ حضرت خدیجہ رضی فی آپؐ سی شادی کی
 اور آپؐ کی کپڑوں پر بھی بیٹھی تھی اور کٹ مل اور چہرہ آپؐ کو ایداندی تھی اور ہر لرون ہر
 بدر کی دن آپؐ کی ساتھ ہو کر کافرو سی لڑی چنانچہ فرمایا ہی **وَإِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ**
الْأَلْفُ يَكْفِيكُمْ أَنْ يُمْلَكُمْ رُبَّمَا ثَلَاثَةَ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ
مَنْزِلِينَ بَلْ أَنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فُجُوٍّ هَذَا يَمْدُكُمْ رَبُّكُمْ
بِمُحْسَنَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ یعنی یاد کر اسی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 جب تو کہنی کا بدر کی دن مسلمانو سی کیا تلو کفایت نہیں بہتاری خدا کا تلو مدد بھیجنا
 تین ہزار فرشتو سی آسمان سی وتری ہوئی ہیں البتہ اگر تم ٹھری ہو اور لڑائی کی مقہ

درونی و بیرونی
 و بیرونی و بیرونی
 و بیرونی و بیرونی
 و بیرونی و بیرونی

دہارونکو کند کیا وی سستی سستی ہوئی خیک میں ہا در ہوئی اور غیرو کی فوج کو ہٹا دیا اور
 سمویل کی امین بھی داؤدنی جلیات فلسطینی کو اپنی ہاتھی مارا اور کتاب قضاۃ کی
 میں ہی کہ سمسون نے ایک گدہ کی ہڈی سے ہزار آدمی مار ڈالی اور تسلیف ثانیہ کی ۲۰ میں
 کہ ابن الملک کو عیسیٰ اپنی موندہ کی دم سے فنا کر دیا **فصل** نصاریٰ کہتی ہیں محمد صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معجزی ند کھائی اور پیشین گوئی کی کہتا ہوں میں ہماری حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے تین ہزار معجزہ ظاہر ہوئی اور دو پارہ ہونا ٹمرا بر ملا ہزاروں کافروں اور
 مسلمانوں کی سامنی ہشک و شبہ آپ سی واقع ہوا اور روایت کیا اسکو سیکڑوں صحابہ
 اور تابعین نے اور روایت کیا اوسنی ایک جم غفیر نے ایسہ حدیث سی اور یہ خبر تواتری اور
 مروی ہی صحیحین میں اور اور کتابوں میں طرق کثیرہ کچھ شبہ کو قطعاً وہاں دخل نہیں اور
 لگہ لیا تھا اس حادثہ کو جا بجا کی مورخوں نے اور اجماع ہی مفسرین کا اسپر کہ اقتربت
 الساعۃ والشوق القریبی شقاق مراد ہی بدیل اس آیت کی **وَإِنْ يَرَوْا آيَةً**
يَعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنی قیامت کا دن نزدیک آیا ہی کیونکہ اوسدن چاند سوچ
 توڑ دی جائیں گی سوا و سکا نمونہ نمایان ہوا اور اس نمونہ نے ظہور
 قیامت کو قریب القیاس کر دیا کفار کو چاہی کہ اب قیامت قیامت کو بعید از قیاس بخانین
 کیونکہ حسنی سم کو آج اپنی نبی کی ہاتھ سے شوق کرایا وہ قادر ہی کہ ایک دن شمس و قمر و نو کو گڑ
 ٹی طرح لپیٹ ڈالی اور جب اوسکی بند وشی ایسی مر ہوئی تو اوس سی جو رب الارباب ہی
 عیاجب اور کیا بعید لیکن کفار جب یہ طرح کی نشانیاں دیکھتی ہیں حماقت سی موندہ پیر
 لبتی ہیں اور کہتی ہیں کہ یہ سحر ہی نظر بندی ہی یا یہ معنی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا
 کی تھی کہ میری ہاتھ سے شوق ٹمرا معجزہ ظاہر ہو سواسد عاکی قبولیت کی ساعت پہنچی اور

یہاں آج کہیں جاویں
 اور اگر وہ کہیں کوئی نشان
 پائیں گے کہ نبی کی ہاتھ سے
 چلا تا

پنج مہالوگ ایمان ملائی سو خدائی تمام آدمیوں کو چرندون پرندون درندون سمیت غرقاب
 لیا گرجندی معدود کو چنانچہ پیدائش کی زمین ہی پر اسکو خدا کی خوبی سی کوئی خلاف
 نہ مل سکتا ہی اور اوسکی ۱۴ امین ہی کہ ابراہیمؑ کی کذرا لاکھ مرید شاہ وغیرہ کو قتل و غارت کیا
 اور ۱۹ امین ہی لوط کی بہت پرگاہ اور گندہک برسی اور مشہور ہی کہ فراعنہ موسیٰؑ کی ہاتھ سی
 ہلاک ہوئی اور سفر اخروج کی ۴ امین ہی کہ موسیٰؑ کی حکم سی یوشعؑ کی عمالقہ کو تلوار سی
 شکست دی اور سفر احساب کی ۳۱ امین ہی کہ موسیٰؑ کی فتح اس کو سردار بنا کر بارہ ہزار
 اسرائیلوں کی ساتھ مدیا نیوں کی مقابلہ کو بھیجا اونہوں نے ساری مدیا نیوں کو قتل کیا اور انکا
 مال و متاع و دواب و مویشی سب لوٹ لیا اور انکی ساری بستیوں اور گروہوں کو ہونک
 دیا اور استتنا کی مین ہی کہ تیرا خدا اون سب کروہوں پر حسبی قوت رہا ہی نبورونکو مسلط کر گیا
 تاکہ اونہیں جو باقی و پنهان مین تیری حضور سی ہلاک کری تیرا خدا اونکی بادشاہوں کو تیری ہاتھوں
 گرفتار کروائیکا اور تو اونکی نام آسمان کی تلی سی مٹا دیکا اور ۲۶ مین ہی کہ جب تو قتال کی
 لی کسی شہر منی دیک ہو تو پہلی صلح کا پیغام دی اگر وہ صلح قبولین تو سب سی خراج لی اونہیں
 تو ہر ایک مرد کو قتل کر مگر عورتوں اور لڑکوں کو اور مال مویشی کو لوٹ لی اور صحیفہ یوشع
 ۱۱ مین ہی یوشعؑ نے حکم خدا تیسرا آدمی لیکر عی پر چڑھائی کی اور وہاں کی لوگوں کو پاک و مسلم
 تبلیغ کیا اور سب مقتول بارہ ہزار تھی اور کتاب سمویل کی ۲۴ مین ہی کہ داؤد نے چار سو
 اسی ہزار تک سیر کی اور اوس مین کی لوگوں کو قتل کیا اور صحیفہ ارمیا کی ۱۱ مین ہی ارمیاؑ
 تجھے ہم و استیصال و ہلاک کی واسطی کروہوں اور بادشاہوں پر قائم کیا اور عبرانیہ کی
 مین ہی کہ جرجون اور بارق و سمسون اور یفتاح اور داؤد و سمویل وغیرہ نے ایمانی
 مملکتوں کو مسخر کیا اور عبدالتین کین و شیرینکی موندہ بندگئی اور آگ کی شدت کو توڑ دیا تلوار کو

نکلتا ہی عیسیٰ مقبول مصلو نہیں ہوئی اور مین ہی مینی انکا شمار جن پر نجات کی واسطی مہر
 کی گئیں تین سنا کہ بنی اسرائیل کی فرقہ میں سے ایک لاکھ چوبیس ہزار مہری ہوئی بار
 اسباط سی بارہ بارہ ہزار بعد از ان مینی تاکانو دیکھو ایک بڑی جماعت جہیمن صفت
 ہر ذات ہر قوم ہر زبان کی لوگ تہی جنگو کوئی شمار نہ کر سکا سفید جامی پہنی اور خرمی کی
 ڈالیاں ہاتھوں میں لی خدا کی تخت اور برہ کی اگی کہڑی تہی انتہی ہیاسنی معلوم ہوا کہ بعد
 عیسیٰ کی بنی اسرائیل میں سی تہوڑی ہی لوگ ہوئی جنگی کاغذوں پر نجات کی مہر کی گئی
 اور غیر قوم سی پیشمار ناجی ہیں سووی محمدی ہست ہیں کہ سفید پوشاک اور خرمی کی ڈالیاں
 انکی نشان ہیں کیونکہ ان دو نو چیزوں کو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت دوست
 رہتی تہی اور خرمی کی افراط جس قدر عرب میں ہی مشہور ہی کہ اور ملک میں نہیں ب اویسی
 اتنی کی وٹیاں کہانی ہیں اور اویسی کو سیوہ کی طرز پر تناول کرتی ہیں اوسی سی وٹیاں
 و سرکہ بناتی ہیں اوسی سی قسم قسم کی مٹھائیاں بناتی ہیں ہی روٹی ہی وہی سالن ہی سیوہ
 وہی مٹھائی وزہ کہو لنا اوس سی ثواب ہی اور انکے میں روشنی پڑتا ہی قال عم
 اکرموا عمتکم الخلة فاما خلقت من بقية طينة ادم اس کتاب میں
 بسبب اختصار کی اتنی ہی خبریں لکھی گئیں اور سی ان چیزوں کی شرح و تفصیل مطلوب ہو یا او
 خبر و کام معلوم کرنا منظور ہوا اوسی کتاب صولۃ الضیغ کہ طرف رجوع کرنا چاہی فصل
 نصاریٰ کہتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی شمشیر ہی ہب سلام جاری کیا لیکن خدا کی غی
 سی خلافت ہی کہ زبردستے ہی ہب حق کو دنیا میں جاری کری اور اوسکی سبب سی لاکھ
 ٹوہجان کری اور ابتدا زانی سی خدا کی کسی کلام سی ثابت نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ فی کسی ہی
 یا بادشاہ کو کہی فرمایا ہو کہ میری ہب کو دنیا میں زور و ظلم سی جاری کر گستاہوں جن حضرت

اس کتاب میں جو خبریں لکھی گئی ہیں وہ سب سچ ہیں اور ان کی تائید قرآن مجید میں بھی ہے

پوشاک پہنیں کیونکہ وہ غالب سفید پوشاک پہنی گا اور میں اوسکا نام کتاب حیات سی بخونکر گا
 بلکہ اوسکی نام کا اقرار اپنی بیاوراوسکی فرشتوں کی اگی کرونگا اور میں اوسے جو غالب ہوتا ہی
 اپنی خدا کی سیکل کاستون کرونگا اور وہ پہر کبھی بہر نہ نکلیگا اور میں اپنی خدا کا نام اوسپر
 لکھوگا اور اپنی خدا کی شہر کا یعنی نئی اور شلیم کا نام جو آسمان پر سی خدا کی حضور سی اترتی
 ہی و سپر لکھوگا اور میں اوس غالب کو اپنی تخت پر بیٹھنی ونگا چنانچہ میں ہی غالب ہوا اور اپنی
 باپ کی ساتھ تخت پر بیٹھا انتی سو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ آہ وسلم ہمیشہ سفید پوشاک
 پہنتی تھی اور فرماتی تھی **الْبَسُوا الشَّيْبَ الْبَيْضَ** رواہ الترمذی اور عیسیٰ اور اونی سچی
 تابعین ہی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ آہ وسلم کی اس سنت چلیں گی اور قول اوسکا کبھی
 نہ نہ نکلیگا یعنی نبوت کا حکم قیامت رہیگا اور مدینۃ السد کہ ہی کہ نیا اور شلیم ہوا یعنی
 اوسکی بجائی ت کا مقام بنا اور حجر اسود کہ اوسمیں لگا ہی آسمانی تڑا ہی اور خدا کا نام
 اوس غالب مظفر کی ل پر لکھا گیا اور اوسکی ساتھ منسوب ہوا یعنی جو کوئی خدا کا نام
 اوسکی قول و شرع کی موافق لیتا ہی اصل باند ہوتا ہی و اگر اوسکی برخلاف ہو کر
 لیتا ہی وصل نہیں ہوتا اور عیسیٰ کا ہی نیا نام اوسکی ساتھ منسوب ہوا اوسوقت میں یسوع
 کہلاتی تھی اوسوقت میں عیسیٰ کہلاتی ظہور اول میں اونی دم جان بخش مومنان تھی
 ظہور ثانی میں جانگذاز کافران ہو گئی اوسوقت میں حمت اونی مشہور تھی اوسوقت
 میں تھرا اوسوقت میں ہ ایک گونہ مغلوب ہوئی تھی اوسوقت میں غالب کی ساتھی ہو کر
 دجال یا جوج پر غالب ہوئی اوسوقت میں کفار و کفر حقیقی ابن اللہ جانتی تھی و یہی
 اوسکا نام مشہور کیا تھا اوسوقت میں خدا کی پیاری اور نبی اللہ و عبد اللہ کہلاتی تھی
 اور اللہ و سکا اپنی تخت پر یعنی نبوت کی تخت پر اور قول اوسکا میں غالب مع اس سے

سلطان قوموں کا مختار حسب کالقب ہی مختار اور تیغ سی ہر کشتوں کو مطیع کری اور نافرمانوں کو
ہلاک کری سوا ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدا نہیں ہوا یہ واضح خبر آپ ہی کو
ہی دے رہی تھی اس خبر کو خدا سی پایا تھا اور صبح کا ستارہ ہماری شریعت بیضا ہی باقر
شریف کہ انزلنا الیکم نورا امینا یا جمعة کا دن کیونکہ صبح کا ستارہ زہرہ ہی حبیبی سوک
تھی ہین وروہ جمعہ کی دن سی منسوب ہی ایسوی ملی جمعہ کو سو کیا کہ تھی ہین صبح کا ستارہ
مہدی ہی کہ پچھلی ماہین کفر کی تاریکی اگر دفع کر گیا جس طرح پچھلی رات کو صبح ہوتی صبح کا
ستارہ نمایاں ہو کر فریل ظلمت ہوتا ہی اور شاید کہ عیسیٰ فی اب کو صبح کا ستارہ کہا
یعنی مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہو رہوگا اور اسکی شریعت مضبوط کر نیو آونگا
اور مینی ویت اور ولیم پادریوسی کہا کہ یہ آہنی عصا لیکر جاو کر نیوالا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہی تب سٹ چکا کہ مینی لگی کہ عیسیٰ فی یہ حکم تو اظہرہ کی کلیسیا وں پر کیا تھا سو وہین
تو فی شخص الیاس پیدا ہوگا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو وہان گئی ہی نہ تھی مینی کہا تو اظہرہ
تھان نہات کتابونین دیکر کہا کہ روم کی متعلقات مین استبول کی قریب تھا مینی کہا
روم تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصحاب حضرت عمر وغیرہ فی فتح کیا تھا چنانچہ تو انکو
مسطوری اور ہجرت کی کیسویں برس قسطنطین روم کا بادشاہ جو تلیشیون کا معین مددگار
تھا مسلمانوں کی ہاتھوں ہی ہایت وسیل و مقہور ہوا اور آخر قتل کیا گیا چنانچہ تو انکو الفیہ
جامہ جان نمایاں مرقوم ہی اور بعد اصحاب کی ہی محمد یونکار روم مین عمل ہا پر حیدر فورہ
فرکیوں کے اوسمین عمل پایا آخر سلاطین عثمانیہ کہ مسلمان تھی تمام روم پر قابض ہوئی اور اب ہین ان
مسلمانوں کا عمل ہی پس یخبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صادق ہوئی فاشھدان محمد اکبر
اللہ و رسولہ اور اسمین کہ جو لوگ تم مین خراب نہیں جونی وہ نہراوار اسکی ہین میری ساتھی

ساتھ تھا اور شاہدات یوحنا کی ۲ باب میں ہی کہ میں اوسے غالب و مظفر ہوتا ہی مخفی میں کہیں کو
 دوں گا اور ایک سنگ سفید و نگا جس پر ایک نیا نام لکھا ہی سوا او کی حسنی اوسی یا کوئی اور کو
 نہیں جانتا اور میں اوسے غالب جو میری کاموں کو یاد کرتا ہی قوموں کا مختار کر دے گا اور اسی کا سلطان
 وہ آہنی عصائی اور حکمرانی کرے گا اور اوسے کو مٹی کی برتنوں کی مانند چکنا چور کرے گا چنانچہ میں اپنی
 باب سی یہ پایا ہی اور میں اوسی صبح کا ستارہ دوں گا انتہی کہتا ہوں میں عیسیٰ فی بعد انتقال
 کی یہ خبریں یوحنا سی کہ میں جو غالب مظفر حسنی تمام سرکشوں کو مغلوب کیا جس کے اتباع غالب میں
 کل غالب اور خرب اللہ اور سیف اللہ اور اسد اللہ کہلائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور مخفی
 من گہ چپ کی ٹھانی ہی اور نہیں غایب رہا میں کہلائی گئی یعنی علم نبوت اور سنگ سفید وہ ہی حسنی امیہ
 اثنا عشریہ کہتی ہیں کہ جبریل علیہ السلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا تھا اور اوس پر چھ لکھا تھا کہ ہر سی سی پڑا
 جاتا تھا سوا ونون فی حضرت علیؓ کو دیا ونون فی امام حسنؓ کو بیان تک کہ حسنؓ سکرئی پہنچا
 اور سندھ و سوچر میں حسنؓ سکرئی ہی امام محمدؓ پیدا ہوئی سوچر ہشتاد ہشتون وہ سنگ
 سفید نمود و عاؤکی حوالی کیا وہ سنگ لیکر غائب ہو گئی اور آخری ثانی میں ظاہر ہو گئی اور بعضی
 محققین اہل اسلام کہتی ہیں کہ اوس پتھر کو آدمؑ عہد بہشت سی لائی تھی اور اوسنی شیثؑ کو پہنچا ہوا
 تک کہ ہاتھوں ہاتھ عیسیٰؑ کو پہنچا اور اوسنی بوساطت روح قدس جبریلؑ کی محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کو ملا اور شاید کہ وہ حجر اسود ہو کیونکہ حجر اسود پہلی دودہ سی زیادہ سفید تھا
 رواہ الترمذی صاحب فضیلت الاحباب اور آہنی عصا کا ذکر اور حکمرانی کا بیان اور قوموں
 چکنا چور کرنا کا تذکرہ صحیفہ اشعیائین میں ہی ہو میں ہی لیکن یوحنا کی خبر سی صاف ثابت
 ہو گیا کہ وہ عیسیٰؑ کی بعد ہو گا کیونکہ عیسیٰؑ فی آپ فرمایا کہ میں ایک شخص کو ایسا ایسا دوں
 پس معلوم ہوا کہ وہ شخص غیر عیسیٰؑ کا ہی اور عیسیٰؑ بعد یوحنا کی بعد کوئی ایسا غالب نہ ہو گا

اور بہت سوسو اعلیٰ سمجھاتا ہوں کہ شیطان کی غلبہ کا وقت آیا ہی مبادا وہ تین فریب دہی
 علاوہ اسکی قول منافی ہی اس قیل کی کہ میرا جانا سود مند ہی کیونکہ عیسیٰ کی جانی سی
 شیطان کا غلبہ ہوا تو اذکا جانا کہاں سود مند ہوا اور منافی ہی اس قیل کی ہی کہ اس جانی
 سردار حکم کیا گیا ہی کیونکہ شیطان محکوم و مغلوب نہیں ہوا اور اگر ہوا تو غالب ہوا و اسکا
 جو پہلی قول ثابت کرتی ہو بطل ہو گا اور بالفرض التقدير اگر اس جمان کی سرداری شیطان
 ہی مقصود ہو تو ہوا کری یہ بھی بیچ میں جملہ معترضہ سہی ارا مطلب تو یہ ہی کہ جسی تم فارقلیط و روح
 صدق کہتی ہو وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تیسرا خدا ہی نہیں اس لیل سہی اوسنی تو
 و عدالت نہیں کی اور قول و سکا اپنی نکہی کا اسکی موافق قرآن ناطق ہی کہ ہا یضطر عین
 اَلْهَوَا اِنْ هُوَ اَلَا وَحْیٌ یُّوحٰی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جی سی باتیں نہیں
 بناتا بلکہ جو کچھ اوسی پیغام دیا جاتا ہی ہی کہتا ہی اور اگر فارقلیط سہی ہ فرد ذہنی جسی تیرا
 خدا اثراتی ہیں مقصود ہو تو اسکا محتاج ہونا لازم آوی کہ جب ہ دوسری سی سی تب
 بیان نہ کری و محتاج خدا نہیں ہو سکتا اور فارقلیط یونانی لفظ ہی اسکی معنی ہیں شفاعت
 ارنوالا اور درمیانی اور بزرگ کیا ہوا سوسب ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
 صادق ہی بلکہ محمد اور بزرگ کیا ہوا دونو لفظ مترادف ہیں اگر رضاری کہیں اس میں
 نام کی تبدیل ہی کیونکہ نام اذکا محمد تہانہ فارقلیط کہو نہیں اگر کسی ہی تصریح طلب کرتی ہو تو اس طرح
 لی خبر حضرت عیسیٰ کی ہی کسی اگلی کتاب میں نہیں ہی شبہ کہ عیسیٰ کا لفظ واقع نہیں
 ہوا اور خود رضاری لکھتی ہیں کہ عیسیٰ کا نام اگلی کتاب میں عیسیٰ ہی تھا یعنی خدا ہماری سہ
 پس حسب طرح عیسیٰ کی نام میں تبدیل ہی اس طرح ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نام
 میں ہی اور خدا کا ساتھ ہونا عیسیٰ سی مخصوص نہ تھا پیدائش کی ۳۹ میں ہی خدا یوسف

سورہ نحلہ میں آیت
 یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
 آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا
 اَمْرَ الْمُشْرِکِیْنَ

اوسکی عمل سے موافق اوسکو دین دنیا میں جزا دی جاوے گی سو اس طرح وہ بھی سبکو تر یک
 ہی عمل کے موافق جزا دیگا اوس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا میں یہ جزا دی گئی کہ جہان کا
 سردار بنا اور خلق اوسکی مطیع ہوئی عظیم نشان بادشاہوں نے اوسکی لگی سر جکایا اور اوسکا
 نام نیک عالم میں فاش ہوا اور تاقیامت فاش ہوگا اور مکہ پر اوسی فتح دینی جیسی ابرہہ وغیرہ
 نے شکست اٹھائی تھی اور اوسکو بعد افلاس کی دوست و دشمن کی دولت ملی اور جب اوسکا
 نام لیا جاتا ہی و سپرد و دو برکت پہنچی جاتی ہی اور آخرت میں وہ درجہ اوسکا ہوگا جو کسی پیغمبر کا
 نہ ہوگا فاعلم اور رضاری اس جگہ جب خبر ہوتی ہیں کہتی ہیں کہ اس جہان کی سرکاری مراد شیطا
 ہی سو یہ سو اسطی کہتی ہیں کہ اگر تیسری خدا کو اس جہان کا سردار کہیں گی تو خدا کو نہیں مغایرت
 ثابت ہو جائیگی لیکن اگر غور و انصاف سے دیکھو تو یہ تاویل محض بعید و نادرست ہی
 بیان کلام دوسرے کلیل کی آئی میں ہی شیطان بیچ میں کہانی کو دہرا علاوہ اسکی
 عیسیٰ اوس سردار کی انیکو اپنی کلام کر نیکا سبب بتاتی ہیں یعنی میں اس سبب سے اب
 کلام نہیں کرتا کہ وہ آتا ہی راستی کی باتیں سببتا دیگا میری کلام کر نیکی احتیاج نہیں
 چنانچہ دوسری جگہ کہلکیر ہی مضمون فرمایا کہ ہنوز بہت سی باتیں ہیں کہ میں ہستی کہوں پر اب
 تم اوسکے برداشت نہیں کر سکتی لیکن جب وہ روح صدق آوے گا مہین ساری سچائی کو
 راہ بتا دیگا پس ثابت ہوا کہ فارقلیط کا انا عیسیٰ کی خاموش رہنی کا سبب ہی ہوو ہی فارقلیط
 جہان کا سردار کہانی علاوہ اسکی شیطان گیا کہان تھا جو عیسیٰ فرماتی ہیں کہ وہ آتا ہی وہ تو
 اونیکی عہد میں جو وہ تھا انجیل میں لکھا ہی کہ اوسنی عیسیٰ سی باتیں کہیں اور عیسیٰ کو آزمایا اور
 اگر یہ معنی ہیں وہ غالب ہوا چاہتا ہی تو یہی کلام درست نہیں ہوتا کیونکہ اوسکا غالب ہونا
 عیسیٰ کی خاموشی کا سبب نہیں ہوتا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ میں ہستی بہت کلام ہو اسطی کہتا ہوں

میری چیزوں کی پوچھا اس پر لالت کرتا ہی کہ وہ فارقلیط موعود یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 حضرت عیسیٰ سی افضلہ بنی اسرائیل کی کہ حضرت عیسیٰ کی نیک صفتیں اور سمین تہیں اور ان کی سوا
 اور نہی نہی صفتیں اور رتبی جو حضرت عیسیٰ کو حاصل نہی و سی بخشی گئی اور یہ قول خدا ہی
 دہنی ہر صادق نہیں آتا کیونکہ باپ بیٹی روح قدس تنہوں باتفاق رضاری کی متحد ہیں اور
 درجہ اور جلال میں برابر و کیساں اور یہاں بیٹا اتحاد سی صاف منکر ہوا جاتا ہی کہ تہا ہی
 کہ او سکی کوئی چیز مجہ میں نہیں نہ ذاتی صفتی میں بالکل اس کے سبب میں مغایر و علیحدہ
 ہوں پس اگر تین خدا ہوتی اور تنہوں ایک ہی تو بیٹا اس طرح کہتا کہ مجہ میں روح پاک کی
 کوئی چیز نہیں لیکن اوسنی یہ کہا پس مغایرت ثابت ہوئی اور تثلیث باطل ہوئی پس ہنوگا
 فارقلیط محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسمیں عیسیٰ کی اکثر صفتیں تہیں جیسی معجزات اور رسالت اور معجزہ
 اور کشف و کرامات دکھانا اور اور و نکو سہی او سکی طاقت بخشنا اور شہین کوئی اور علم
 اور اگلی کتابوں کی گواہی غیر ذلک اور صفتیں کہ حاصل و سمین تہیں حضرت عیسیٰ میں تہیں جیسی
 جہاد کرنا اور عجب و جلال سی فحیاب ہونا اور لوٹ کا مال لینا اور نکاح کرنا بسبب
 لطافت کی سایہ کا ہونا اور او سکی کتاب کا سب کتابوں سی فصیح تر ہونا وغیر ذلک
 اور قول اس کا اس جان کی سردار پر حکم کیا گیا ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اس
 جہان کا سردار بادشاہ ہی او سپر حکم کیا گیا ہی ہی حکم کہ خلق کو بسبب جزا کی الزام دی
 سو وہ محمد خدا کا محکوم علیہ ہی جیسا او سپر حکم کیا گیا ہی سیا ہی کہ کریگا اسپر کسی پر
 تو بیچ و حکمرانی نہ کرے گایا یہ معنی ہیں کہ اس جہان کی سرداری کا حکم دیا گیا ہی یعنی خدا کا حکم ہوا ہی اس
 جہان کا کوئی سردار ہو سو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردار ہو گایا یہ معنی کہ محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم جو جہان کا سردار ہی و سی جزا و اجرت دی گئی ہی جیسا اوسنی کیا ہی یعنی

چنانچہ شریعت آسان ہو گئی اور توحید مضبوط ہو گئی اور نعمت تمام و کمال تکمیل گئی سواب
 میری رہی سی تکون فائدہ نہیں بلکہ تکو دنیاوی نقصان ہی کیونکہ یہود میری پٹی ہیں اور
 میری سب سے متاری ہی کی ہیں اور میں ہباد کا حکم نہیں لایا جو انہیں قتل اور غارت
 کروں سواب میرا جانا ہی صلاح ہی کیونکہ یہود میرے بعد تم سی اس قدر فراحت نکرینگی حقد
 میری سامنی کرتی ہیں اور کرنا ارادہ رکھتی ہیں اور اگر کرینگی تو بھی مضائقہ نہیں بعد چندی
 فارقلیط اگر متار ناصر و عین ہوگا ولیکن اگر میں بخاؤن تو وہ نہ آوی اور تمہیں بقصر نہ بھیجی
 اور یہ جوینی کہا کہ اگر میں بخاؤنگا تو وہ نہ آویگا سو سب اسکا یہی کہ دونی مستقل صاحب
 شرع جدید ایک زمان و مکان میں جمع نہیں ہو سکتی والا بسبب اختلاف اسکام کی نظام
 عالم کا بگڑ جائی ہاں و بنی طرح کی جمع ہو سکتی ہیں کہ ایک تابع ہو ایک متبوع چنانچہ موسیٰ
 علی بعدد و دو چار چار پیغمبر اکٹھا ہوئی ہیں سو فارقلیط ایسا نہیں کہ میرا تابع ہو وہ بھی مستقل
 صاحب شرع جدید ہوگا اور اگر میں اسکا تابع ہوں تو بعض فوائد و احکام جیسی کثرت علم
 و عفو وغیرہ مخفی ہ جائیں میں چاند ہوں ہ سورج ہی جی چاند سی یادہ نافع ہی جو چیز
 چاندنی میں چلی گئی ہی دھوپ میں مل جائیگی چاند مظہر جمال کا ہی سورج مظہر جلال کا فہم
 وان لم تقم فارجع الی صولۃ الضیغ اور قول اسکا جہانکا سراریہ ہی میری خدا پر
 صادق نہیں اتنا کیونکہ خدا دونو جہانکا سرار ہوتا ہی و سراری و سکی اور سجان
 میں یادہ ترطا ہر ہوگی علاوہ اسکی اور خدا فی ہنی فی حکومت و عدالت و نظم و نسق عالم
 کا کچھ ہی نہیں کیا کس طرح اسکا سرار کھلا و یگا پیش تبت ہو کہ جہان کی سرار کھلا
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جنکا سید و سلطان عادل و سید رکائنات نام و لقب
 ہی ہوں جہان میں عدل و حکم جاری کیا اور قول اسکا و سکی مجھ میں کوئی چیز نہیں ہے وہ

پر یوم الدار میں نازل ہوا تو لازم آوی کہ نصرانیوں کی پادری اور پاپا مسیح اور حواریوں کی مانند کشف
 و کرامات پرفاد رہوں لیکن وہ اصلاً قادر نہیں ہیں معلوم ہوا کہ فارقلیط اوس فیض کو نہیں
 لہا ثبوت مقدم کا اسطور پر کہ حواریوں سے کراماتیں ظاہر ہوئیں چنانچہ بطرس و یوحنا
 علی و عاسی لنگر اچھنی لگا اور بطرس کی بددعاسی حنا نیا و سفیر امر گئی اور ثبوت ثانی کا اسطور
 پر کہ جب سی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عروج ہوا تب سے لیکر آج تک کسی
 نصرانی سے کرامات ظاہر نہ ہوئی اور اگر ظاہر ہوتی تو کہیں کہیں منقول و مستور ہوتا اور اب
 اس زمان موجود میں بھی کسی سے خرق عادت نہیں ہوتی ہر تبار وین کہ وہ فارقلیط
 جو ابدی تھا کہان چلا گیا اور کیون فانی ہو گیا جو اسکا اثر بھی ظاہر نہیں ہوتا اور اس
 فیض کی بہنک بھی کانو نہیں ہیں پہنچتی اور قول اسکا جہانکو توجیح کر گیا یہ انجیل یوحنا کی
 باب ۸ فقرے میں ہی سو یہ فیض ہی اس پر کہ فارقلیط محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کیونکہ
 اوس تسیری خدای موموم فی جہانکو توجیح نکلی اور کشتوں کی قتل و جہاد پرستند ہوا اور
 عدالت کا کارخانہ اور جزا سزا پہنچانا جاری کیا اور جہانکو عیسیٰ کی ساتھ ایمان بلانی پر لازم
 نہ یا اور کس طرح الزام دینا وہ تو جہانوں کی نظریں چھپا ہی ہا و سکی تو کسی بہنک ہی سنی
 سوای عیسائیوں کی حالانکہ عیسیٰ مائگی تھی کہ وہ جہانکو الزام دیکھا بسبب گناہ کی اس سبب سے کہ مجھ پر
 ایمان بلانی اور سبب عدالت کی کیونکہ میں خدا کی ماہن جاتا ہوں اور تم مجھ پر بد بگوئی وہی میری عوض
 عدالت کر گیا اور میرا بدلہ میری دشمنوں سنی لیکر اسوا و سنی توجیح کی نہ عدالت کی نہ کسی کا فک الزام
 دینا نہ کہہ جلال ظاہر کیا بلکہ عیسیٰ کی تمام جمالی احکام اوسنی بدستور قائم رکھی پس معلوم ہوا
 کہ وہ فارقلیط موعود تھا کیونکہ فارقلیط موعود میں ان باتوں کا ہونا شرط ہی اور قول
 اسکا یہ سنا ہی ہوا دیندہ ہی مراد یہی کہ میری سبب جو نفع تمکو پہنچتا تھا سو پہنچ گیا

اور ہم میں اگر رہا اور نزول اسکا اس طرح ہوا کہ حواری لوگ ایک گہر میں جمع تھے ناگاہ
 چنگاریاں سی آسمان سے اتریں اور حواریوں پر گرین سو وہ چنگاریاں نیتین روح قدس
 تھا کہ حواری اس سے معمور ہو گئی اور خود بخود تمام لغتوں اور زبانوں سے واقف ہو گئی
 اور کراتین و نسی ظاہر ہونی لگیں سو وہی فارقلیطا روح قدس اب بھی ہماری پاس
 اور ابدا لا باد تک ہیکل کھتا ہوئیں خارج میں بعد عیسیٰ کی کوئی شخص آ دیو نسی اس
 قسم کا ظاہر نہوا خلق کو نیک اپن سکھاوی اور عیسیٰ کی کہ ہوئی باتین یاد دلاو
 اور نبوت او سپر ختم ہو جاوی اس سبب سے بن اسکا ابد تک ہی اور وہ آئندہ
 خبرین بتاوی اور عیسیٰ کی تلاش کری اور اسی نبی برحق بتاوی اور اسکی دشمنوں کو
 الزام اور سزا دی اور جہان کو زبرد تو بیچ کری اور عدالت جاری کری سو اس
 شخص سے ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی ظاہر نہوا پس معلوم ہوا
 کہ روح قدس روح صدق و فارقلیطا موعود وہی ہیں نہ وہ شخص مجہول نہ ہی جسکو نصا
 میرا خدا اٹھاتی ہیں اور روح قدس کہتی ہیں کیونکہ یہ وہی بات ہی جسکا سر پائو نہیں
 اور خار جمیں نہ اسکی فائزات موجود و محسوس ہی نہ اسکی افعال و آثار جو ذات پر دلالت
 کریں اور حقیقت امر کی یہی کہ حواریوں پر یوم الدار میں فیض الہی چنگاریوں کی صورت
 پر نازل ہوا تھا اس سبب سے وہ اصحاب کشف و کرامات ہو گئی تھی سو اس فیض کو
 اس نظر سے کہ مستفیض کار و حافی و مقدس بنایو الاهی اگر روح قدس کہیں ممکن ہی
 لیکن اسکی فارقلیطا موعود سمجھنا نادانی ہی اور اسقول مذکور کا منصوص علیہ جاننا
 عقل سے بعید ہی کیونکہ وہ یوم الدار کی بعد پھر نہوا اور اب اس زمانہ میں نصرا نیو کی پھر
 سو اس روح ابلیس کے کہ نہیں والا اگر فارقلیطا موعود فیض روح مقدس مراد ہو جو حواریوں

ہی بلکہ وہ سچائی کی روح ہی اور صدق اور راستی کا زندہ گرنوالا وہ صادق مین
 و مصدق کہلا و یگا وہ روح پاکہ ہی اور اسکی روح لطیف و مقدس ہی احکام روحی و سر
 غالب مین فی الواقع ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی ہی تھی اس سبب سے
 انوکھا جسم اظہر بتواتر ثابت ہی کہ سایہ انداز نہ تھا والا کب ممکن ہی کہ جو چیز باوجود کثافت
 کی طول و عرض و عمق کہتی ہو نور کی حامل ہو یہ لطیف ہی چیز و نہ کا خاصہ ہی ائمہ کو
 دیکھو اور اسی سبب سے انوکھا جسم لطیف ایک پل مین بتوں آسمان پر ہوا آیا اور اسے
 سبب سے آپ پشت کی طرف سے بھی کہتی تھی ع کہ ہوا کی گسیان رخ و پشت شمع اور اسی
 سبب سے آپ کہانی مینی کی شدت محتاج نہ تھی کہانی اُپیٹ اور اسی سبب سے
 آپ کو لطیف چیز و نہ کا اور عطریات کا شوق تھا اور جمعہ کو عطر لگانا سنت ہی اور
 لہسن و یاز وغیرہ کسب چیز مین آپ نکھاتی تھی اور فرماتی تھی مَنْ اَکَلَ مِنْ هَاتَيْنِ
 الشَّجَرَتَيْنِ فَلَا يَقْرُبُ مَسْجِدَنَا يَوْمَئِذٍ نَا اور آپ کا پسینا خوشبو ہوتا تھا اور
 سوا انکی و رہت سے احکام روحی آپ مین تھی جسکی ذکر مین طول ہی ل و سکا میری نام
 سے یعنی جس طرح مجھی چھی لوگ رسالت کی نام سے مشہور کرتی ہیں اسی طرح وہ رسول ہوگا
 اور وہ باپ سے نکلیگا یعنی خدا کی پاکست آو یگا اور خدا کی صفات سے معصوم ہوگا
 وہ ایسا نور ہی جسکا منبع بیوسطہ حق تعالیٰ ہی و پھیل فارسی مین ہی کہ روح راستی
 از طرف پدری آید قول و سکا وہ میری لی گواہی دیگا یعنی مجھی نبی حق بتلا و یگا
 اور دشمنوں کو سزا پہنچا و یگا سو فی الواقع ایسا ہی ہوا اور شعیا کی صحیفہ مین ہی
 اور قرآن مین ہی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاہد و گواہ کہا ہی و بصر
 لہتی مین کہ یہ فارقیط جسی روح قدس و روح صدق کہاتیسرے خدا ہی جی باپ بیٹی سے کلا

۱۔ عیسو میری تانی سی و سی جانتی ہو کیونکہ وہ تمہاری ساتھ رہتا ہی اور تم میں ہو گیا یعنی
 حقیقت محمدیہ کہ حقیقت الحقائق ہی اور سب میں لیکن وہی چانتی نہیں مگر خاص لوگ
 جیسی عیسیٰ کی حواری اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور اسی جیسی صوفیہ صافیہ فی
 فرمایا ہی کہ جب التحیات پڑھنی میں السلام علیک ایہا البنی کہی حقیقت محمدیہ کو آپ میں
 موجود جانے اور اسی سی خطاب کری اور کشف اس کا مقصود ہو تو مضمون حکم و گلشن
 راز وغیرہ صوفیہ کی کتابوں کو دیکھو اور صورت میں حال و سکار ہتا ہی صنیعہ حال الہی و
 اپنی حقیقی معنی میں ہی اور شاید یہ معنی ہوں کہ عوام اس کی مرتبہ کو نہ پہچانیگی نادانی کی سبب
 اکثر اس سے منحرف رہیں گی اور اس کی میں بھی بہتری اس کی مرتبہ کو نہ پہچانیگی اس کی رتبہ کو
 حقیقت وہی پہچانی جو اس کی سچ میں کسی طرح کی شرکت کہی یعنی نبی بولی ہو سو میں اس کو
 اس کی رتبہ کو پہچانتا ہوں اور تم بھی میری تانی سی و سی جانتی ہو اور شاید یہ معنی ہوں کہ
 عوام سچی میں اس کا ذکر کرتا ہوں تو نہیں جانتی کیونکہ اس کی بیتی اور جانتی نہیں لیکن تم میری
 تانی سی و سی جانتی ہو سو وہ تمہاری ساتھ رہے گا یعنی عیسیٰ و سچی عیسا یونکا مددگار رہے گا کیونکہ
 وہ میری اور تمہاری سچی ہونگی گواہی یگا اور کہیگا کہ عیسیٰ اس کی حواری سچی تھی اور فی الواقع
 ایسا کہ قرآن فی عیسیٰ علیہ السلام کو رسول حق کہا اور اس کی حواری میں کی شان میں فرمایا
 ۲۔ قَالَ الْحَوَارِیُّونَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللَّهِ اور تمہاری دشمنوں کو کہ ہو دین ملزم کر گیا اور
 اور سزا دیگا اور اس کا سپوت مہر ظہور تانی میں میری ساتھ ہو گا پس ان دنوں
 صورتوں میں حال و سکار ہتا ہی معنی استقبال کی ہی اور محاورہ میں ایسا بیشتر واقع ہو کرتا ہی
 چنانچہ انجیل یوحنا کی فارسی ترجمہ کی سولہویں باب شویں فقرہ میں ہی کہ تیرے پدر خود میروم
 و شمارا دیکر منی بنید یعنی نخواہید قول و سکار روح صدق و روح قدس یعنی اس کی روح سچی

جو سب سے پہلے
 ہو گیا

میں جاتا ہوں اور مئی قبل از وقوع نہیں خبر کر دی ہے تاکہ تم بعد از وقوع ایمان لاؤ بعد اسکی
 مٹی بہت کلام نہ کرو نکا اس لیے کہ اس جہان کا سردار اتا ہی اور اسکی مجھ میں کوئی چیز نہیں
 اور ہا میں ہی کہ جب وہ وکیل شافع جسی میں مہتاری لیے پ کی طرف سی ہیجوں گا یعنی
 روح صدق کے باپ سی نکلتا ہی اوی تو وہ میری لیے گواہی لگا اور ۱۶ میں ہی کہ مہتاری
 لیے میرا جانا ہی سود مند ہی کیونکہ اگر میں بخاؤن فارقلیط مہتاری پاس نہ آؤں گا پر اگر میں
 جاؤں گا تو اوی مہتاری پاس ہیجوں گا اور وہ جب آؤں گا جہان کو توبیح کرے گا اور الزام دے گا
 بسبب گناہ کی کیونکہ وہ مجھ پر ایمان نہ لائی اور الزام دے گا بسبب عیالت کی کیونکہ میں باپ
 پاس جاتا ہوں اور تم مجھی پر نہ دیکھو گی اور الزام دے گا بسبب حکم اور جزا کی کیونکہ اس جہان
 کی سردار پر حکم کیا گیا ہی اور منہ زہت سی باتیں ہیں کہ میں مٹی کہوں پر اب تم اونکی برداشت
 نہیں کر سکتی لیکن جب وہ روح صدق آؤں گا تمہیں ساری سچائی کی راہ بتاؤں گا اسلی
 کہ وہ اپنی نکلی گا لیکن جو کچھ سنیکا سو کہیگا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا وہ میری ساری
 لڑیگا اسلی کہ وہ میری چیزوں سی پاؤں گا اور تمہیں دکھاؤں گا سب چیزیں جو باپ کی ہیں
 میری ہیں اسلی مٹی کہہ کہ وہ میری چیزوں سی لے گا اور تم کو دکھاؤں گا تمام ہوئی
 بعینہ عبارت اسکی کہتا ہوں یہ دوسرا وکیل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی یعنی
 وہ وکیل خدا کا جواب تم میں موجود ہی یعنی مسیح سو ہمیشہ رہی گا بلکہ اسکی شرع منقطع
 ہو جائیگی لیکن وہ فارقلیط خدا کا بھیجا ہوا جو مجھے عیسیٰ کی بعد آؤں گا ابدی ہی اسکی
 شرع ہمیشہ رہی گی کیونکہ اس کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا قول اسکا دنیا قبول نہیں
 کر سکتی یعنی اسکا ذکر جو میں دنیا کی نادانوں سی کہ یہود ہیں کرتا ہوں تو نہیں جانتی اور نہیں
 قبولتی کیونکہ وہ فارقلیط کو دیکھتی نہیں اور مجھ کو بھی اپنی جہالت سی سچا نہیں جانتی لیکن تم

اور فرمایا کہ سوداگر ایسی نہیں بنادے کہ رکھنا پڑاوسکی ہم شہری اوس سے عداوت رکھتی تھی
 اور بچا ہتی تھی کہ وہ سلطان بنی سو حیب و سلطنت لیکر ہر ارباب و سنی اوس کو کر کو
 جیسے دو ٹوڑونکی چار کر رکھی تھی سر فرار کیا اور بنی ایک کا ایک کہا تھا اوسی
 ذلیل کیا اور اپنی دشمنوں کو جو اوس کے سلطنت کی وادارنتی قتل کیا ہتی مخصا سود
 شریف عیسیٰ بن اور ملک بعید آسمان اور شہری شمن ہو دکہ مسیح کی شہر اور شلیمین
 اونکی بود و باش اکثر تھی اور نوکر بنی اسرائیل جنہیں وہ نقدایمان سونپ گئی تھی اور
 فرما گئی تھی کہ اسکو دونا کر رکھنا یعنی میری بعد ایک پیغمبر ہوگا سواوسکی ساتھ ہے
 ایمان لانا سواون نوکر و شمن سچی لوگ حضرت عیسیٰ کی خاص بن پر ایام قدرت میں
 چلتی رہی اور جب ہاری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عروج ہوا اونکی ساتھ ایمان
 لائی اونکا نقدایمان ونا ہو گیا کہ اُولَئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ اور حضرت مسیح
 ۳ اکراونکی تعریفیں کریں گی وشفاعت سی اونکی درجی بلند کروائیں گی اور جنہوں نے عیسیٰ
 نقدایمان لیا اور باوجود کہ مال کی فراٹش کا وقت پایا لیکن انفرٹش کی تدبیر نہ کی عیسیٰ
 اونکی وح سی ہزار ہوں گی اور دوزخ کا رستہ و نہیں تبادیلگی اور یہودیوں کو اونکی سردار
 سمیت حبس سلمان جال کھتی ہیں اور رضاری بن الہلاک ہلاک کریں گی اور انجیل
 یوحنا کی ۱۴ آئین کہ اگر تم مجھی عزیز جانتی ہو تو میری حکم کو یاد رکھو میں اپنی باب سی رخوا
 ٹرونگا وہ تمہیں مسرا وکیل بگا جو ابد تک تمہاری ساتھ ہی عنی فارقلیط روح صدق
 جسنی نیا قبول نہیں کر سکتی کیونکہ اوسی کہتی نہیں اور اوسی جانتی نہیں لیکن تم اوسی جانتی ہو
 کیونکہ وہ تمہاری ساتھ رہتا ہی اور تم میں ہو وگا وہ فارقلیط روح قدس ہی اوسی باب
 میری نام سی ہیجگا وہ تمہیں سب چیزیں سکھا وگا اور جو کچھ میں نے تمہیں سکھا ہی وہ تمہیں یاد دلا وگا

وہ لوگ جو پہلی نیا تھی وہ ۱۲

پناہ کی جگہ نہ ہی سیکڑا سو و عیسیٰ غیرہ مشرکین کفار صفا صاف کر دی گئی تمام عرب و عجم
 نازیانہ کی بھی آ یا خصوصاً عجمیوں کا یہ حال تھا کہ عمرہ کا نام سنتی گہرائی تھی اور سیکڑا گٹھا
 اگر پانی پیتی جھک و ٹٹا تھا تو کہتی تھی ہی گھوڑی کیا تجھی پانی میں عمر کا سایہ نظر آیا جو
 تو کہہ راوٹھا غرض کہ حقتعالیٰ فی اپنا اجنبی کام اور عجیب عمل حبیبی بنی اسرائیل بخانتی تھی
 پورا کیا یعنی انکی غیر و نسبی بنی اسماعیل ہیں پیغمبر مبعوث کیا اور نئی شریعت بھی اور ہمارے
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عورت سب ملٹو نہیں پہنچی کیونکہ وہ تمام عالم پر مبعوث
 تھی و عیسیٰ تو انجیل و قرآن سنی ثابت ہوتا ہی صرف بنی اسرائیل کی رسول تھی اور کسان
 کی مثل سنی مقصد ہی اور پیغمبر کی وقت میں جو رحم کی لایق ہی و سپر رحم ہوگا اور جو قدر
 کی لایق ہی وہ سپر قدر ہوگا اور وہ قدر ہی صرف تہذیب کی وسطی ہوگا قول و سکا اور
 مصلحتیں عجیب ہیں آخر زمانی میں یہی و سکی حکمت قضا کیا کہ خلق بزور راہ رست پر لا
 جائی و سکو تہذیب عام و تکمیل نام منظور تھی سو وسطی نبوت و سلطنت کو ایک کر کی حکم دیگا
 کہ سب کو سید ہا کر و سمجھانی سنی و حق مار دہا رسی ہوں اور آخر میں بسا ہی تا ہی کہ جب لوگ
 کسی طرح نصیحت نہیں سنتی اور پند کرنا حدی گزرتا ہی و سو وقت حکم ہوتا ہی کہ نما میں تو مار د
 سو حقتعالیٰ فی ایک لاکہ چوبیس ہزار پیغمبر بلکہ زیادہ بھیجی اور انہوں نے خلق کو بخوبی نصیحت
 کی بلکہ بعضوں نے مار دہا ر ہی جاری کی اور بعضوں نے بد دعاسی خلق کو تباہ کیا لیکن وہ ہرگز
 سید ہی نہ ہوئی مگر تھوڑی تھوڑی ہر زمانہ میں حتیٰ کہ ہند و فارس و غیرہ میں انکا دین نہ بچا
 تب حقتعالیٰ فی یہی تجویز کیا کہ اب حکم تیغ کا علی العموم دینا خوب ہی آورتی کی ۱۲ اور
 لوقا کی ۱۹ میں کہ اکبر و شریف فی ملک بعید کا سفر کیا تو سلطنت اپنی قبضہ میں لائی
 اور ہر آوی تب و سنی اپنی نوکر و نکو اپنا مال سو پنا ایک کو د و تھوڑی پی اور ایک کو آ

گردن پر ہوا اسی جاسی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمادیا کہ جو تم شیر برہنہ
 گری و سکا خون ہڈی کیونکہ وہ قاتل ہو چکا اگر کسی مانع کی وجہ سے قتل اس سے صادر نہ ہوتی یا
 قول اس کا یہ طرف سے ہی یعنی اس کی تقدیر صنعت ہی سو اسی سر ایلیو تسی خدا کی بادشاہت
 یعنی نبوت چینی جائیگی اور دوسرے قوم کو جو بنی اسمعیل ہیں یا سبکی کیونکہ جب سر ایلیو بنی اسمعیل
 قتل کیا اور عیسیٰ سی بری بنی کو ستا یا خدا نے اوسنی ولت چمن کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو او
 محمد یونکو دی اور حکم فرمایا کہ جو کوئی تم پر دبا نہ آگری و جنگ کا ارادہ کری و سی کچل و اور
 جس کو تم نافرمان نہ کیو او سپر جاگر و او پس کہ قاتلوں کو جیت جیت و او ہم اور یہ
 حکم عیسیٰ کو نہیں ملا تھا اور نہ قتل و ہلاک اوسنی صادر ہوا پس ثابت ہوا کہ نصاریٰ جو کتاب
 اعمال کی ہم میں لکھا ہی کہ وہ پتر عیسیٰ تھا سو غلط ہی اور نصاریٰ سی کہا چاہیں کہ اگر تم عیسیٰ کو پتر کہو گی
 تو لازم آویگا کہ ابن اللہ اور کوئی ہو سو اسی و س پتر کی یعنی عیسیٰ کی پس چار خدا کا ہونا لازم آویگا
 ایک اللہ ایک عیسیٰ ایک وح قدس ایک یہ ابن اللہ جو اس قتل میں مذکور سی اور اس مثال میں غور
 کیا چاہیں کہ کیا ہی ب طرز پر سوال جواب کی ساتھ داہوئی ہی یعنی بنی اسرائیل سمعیلیو کو حقیر جت
 تھی و رات کو بڑی شان والا سمجھتی تھی سو او کو عجیب معلوم ہوا کہ لو نڈی کی مٹی جنگو ابراہیم
 و سارہ اسحق فی میراث سی اور حق تعالیٰ فی مدت دراز تک نبوت سی محروم رکھا باغ نبوت
 کی خاطر اور جناب باری کی منظورین اسو سطلی او نہوں نے حضرت عیسیٰ ہی کہا کہ ایسا نہو گا تب
 آپ کی جنملا کر فرمایا کہ اگر تم مجھی جہلا تے ہو تو اپنی شعیانہ غیر کی قتل کو کیا کرو گی و نہوں نے
 تو کہہ کر کہدیا ہی کہ جس پتر کو معارون نے مقبول جانا وہی کو نکا سر ہوا یہ حکم خدا کا ہی و اس
 عہد کا پورا کرنا ہی ابراہیم سی کیا تھا کہ اسمعیل کو مین بکت و نگا اور بارور کرونگا اور اسکی
 بیست عظیم بناؤنگا اور اس کے بارہ بادشاہ ہونگی اور اس مقام سی یہی معلوم ہوتا ہی عیسیٰ

گیا اور موسیٰ پر اپنی خادمہ ماریون ماریون بھیجا ماریون نے خادموں کو کچلا اور قتل کیا پہلے
 خادموں کو بھیجا ماریون نے اوسنی بھیج سلوک کیا آخر اوسنی اپنی بیٹی کو یہ سمجھا کہ اوسنی بھیج
 مالی اس سے بہن کے پر ماریون نے جب بیٹی کو دیکھا کہا وارث بھیج اوسنی نے ردالین ورسکی مرث
 پر قبضہ کرین چنانچہ اوسنی نے اوسنی پکڑ کر قتل کیا اب باغ کا مالک اوسنی کیا کر گیا وہ آو گیا
 اور اوسنی ہی طرح سیل رکا اور باغ اور ماریون کو سوئی کا جو میوی موسم میں اوسنی بھیجا
 لوگوں نے کہا ایسا نہو کا تب عیسیٰ نے اوسنی طرف گھور کر فرمایا کیا تمہی کتابوں میں نہیں پڑھا کہ
 جس پتھر کو مہاروں نے مقبول جانا وہی کونیکا سر ہوا یہ خدا کی طرف سے ہی اور ہماری نظر میں
 عجیب ہے اسی میں متھی کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت میں چینی جائیگی اور ایک قوم کو جو اوسکی
 میوی لادنی بجا دینی اور جو کوئی اوس پتھر گر گیا کچل جاوے گا اور جس پتھر گر گیا اوسنی پتھر کا
 انتہی یہ خبر صریح ہی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیونکہ عیسیٰ برہم نصاریٰ کی
 ابن اللہ ہیں اور مسلمان کہتی ہیں ابن سی مراد عزیز و مطیع ہی اور باغ کا مالک رسیا
 ہی اور سرکش مالی بنی اسرائیل میں جنہوں نے پیغمبر کو قتل کیا اور دوسری خلیفہ باغ پتھر ہوا
 ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعین ہیں وہ پتھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 ہیں کہ لوگوں نے آپ کی جد اسمعیل کو اور اسمعیل کی اولاد کو نامقبول جانکر میراث نہ دی تھی
 سو وہ پتھر کوئی کاسر یعنی مقصود عظم اور آخری مانہ کا پیغمبر ہوا اور وہ پتھر حضرت عیسیٰ ہیں
 کیونکہ وہ تمہاری دیک اسی نصرانیوں خدا کی بیٹی تھی سو مقتول ہوئی اگر نصاریٰ کہیں مسلمان
 عیسیٰ کی مقتول ہونے کی قائل نہیں جالانکہ یہاں تک ثابت ہوتا ہی کہ وہ نہیں قتل کرنا اوسکی طرف
 اسوہلی منسوب کیا کہ اوسنیوں نے اپنی دہشت میں عیسیٰ کو قتل کیا اور قتل کریمین کے چہ و پہاڑ
 اگرچہ خدای تعالیٰ کی حفاظت سے وہ فی الواقع مقتول نہ ہوئی لیکن نبی کی مار ڈالنے کا کناہ

او سپر سیر کرین انہی سو عرب سب سی حقیر تر تھی لوگ اونہیں اہل باد یہ اور گنوار اور لونڈی بچی
 گنتی تھی اور جسمانی لذتوں اور ظاہری آرائشوں سے اونکو بہرہ کم تھا اور علم و دین میں بھی
 ہیٹھی تھی جیسی ان کی دانہ سوا ونہیں سچی ایک سر سبز ہوا یعنی سہاگت کے درجہ پر پہنچا سب
 سبز و سنی یعنی سب پیغمبر و سنی عظیم ہو گیا اور مہا کی پرندگی و رد و رکی آدمی ہیں جو مکہ میں
 جا کر بود و باش کرتی ہیں یا رحمت کی فرشتے کہ وہاں اکثر حاضر ہوتی ہیں یا بہار اور
 جنگل کی رہنی الی جو اکلے مانہ میں شرع سے افس نہتی اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ
 الہ وسلم کی عہد میں درخت شرع کی سایہ میں آئی اور کسان باری الی ہی جسمانی دنیا کی
 باری میں ان کی دانہ سی یہ بڑا تر بوز پیدا کیا اور انیسویں مہین میں کہ بہت سی اگلی
 پیچھے نکلی اور پھیلی اگلی چنانچہ ایک شخص اپنی باغ میں درو رکائی اور ہر ایک کا ایک نیار روڑ
 گرد یا ہر سیر ساعت میں اور درو ورائی اونہیں بھی لگا لیا اور چٹپٹ اور نوین میں آئے
 اونہیں بھی لگا لیا ہر کھڑی ن ہر دن ہی جو آئی اونہیں بھی لگا لیا ہر چہ شام ہوئی
 ہر ایک کو ایک نیار دیات اگلی گڑ گرائی لگی کہ ہمیں زیادہ محنت کی ہی پھیلوئی برا بھلا
 ہون سو مالک فی فرمایا کہ تم ایک نیار پر راضی ہوئی تھی سو لو اور میں اپنی مال کا مالک
 ہوں انہی محض اس طرح بعینہ محمدی حدیث میں ہی بلکہ اوسمین کہلی کہ لاند کوڑی کہ
 یود و نصاری گڑ گرائی کی چنانچہ صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ سماعی
 مدتوں متروک رہی آخر آخر زمانہ میں حق تعالیٰ نے اون پر مہر کی پانچ وقت کی نماز بچا سوت
 لی برابر گئی گئی کیرات ہزار مہینی سی بہتر ہوئی ہر ایک نیکی پر دس ثواب ملی ایک بدی پر ایک
 عذاب و قال انہی لا یرجون السابغون اور ۲۴ میں ہی کہ عیسیٰ تمثیلاً فرمایا کہ
 ایک شخص فی باغ لگا یا اور اسکی گرد احاطہ بنایا اور اسی مال کو سونپ کر اپنے گھر کو

یعنی پھیلوئی میں جو گڑ گرائی

۵۵
 اور اسکے گیسو و نمین جا بجا تلخ دانی بول گیا اور جب سبیری بنود ہوئی اور خوشی لگی تو تلخ دانی
 بہی ظاہر ہوئی تب اس گہروالی کی نوکرون فی اگر اس کے صاحب نے تو اپنی کہیت میں
 اچھی بیچ بوئی تھی بہر تلخ دانی کہا سنی آئی اوسنی کہا ایک دشمن فی یہ کام کیا ہوئی کرو
 فی کہا اگر مرضی ہو تو ہم جا کر او نمین جمع کریں اوسنی کہا نہیں تا ایسا نہو کہ جب تلخ دانی کو
 جمع کروانکی ساتھ کہو و نکو ہی کہا رلو در و تک دو نو کو ملی ہوئی بڑھنی و کہ میں درو کی
 وقت درو کرنیوالو کو نکو کا کہ تلخ دانی کو جمع کر کی حلا و او گریون میری کہیتی میں جمع
 گرو بعد از ان فرمایا کہ جواچی بیچ بوتاہی بن دم گور کہیت دنیا ہی اور اچھی بیچ او
 بادشاہت کی لڑکی ہیں اور تلخ دانی شیر کی فرزند ہیں اور دشمن ابلدیں و درو کا وقت
 جہان کا انتہا ہی و درو کرنیوالی فرشتی سواس جہان کی انتہا میں بن دم اپنی فرشتی کو
 بیچی کا سوی برائی کرنیوالو کو اکٹھی کر نیکی اور جلتی ہو میں ال دنگی تب سب رستبار
 آفتاب کی مانند نورانی ہوئی انتہی سو فرشتی وہ ہیں جنہوں فی بدر کی ن تلخ دانی کو
 جو کئی ہزار کا فرتی اکٹھا پا کر مقتول مقید کیا اور جلتا تو جہنم ہی کہ جتنی قتل ہوئی اوسمیں
 ٹہلی اور رستبار اس سول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی است ہیں جسکو بخیل روح اصد
 ٹہتی ہی بعد اس ماجری کی وہ آفتاب کی مانند روشن ہو جائیں گی کہ تمام جہان میں انکا نور
 و فیض محیط ہو جائیگا و یا وہ تلخ دانی حیلوۃ الارض تھی کہ انکی ٹہتی ہوئی آفتاب فی جہانکو رو
 بخشی و رفی الواقع ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی حال گذرا کہ جب مکہ کی لوگ
 مطیع ہو گئی و انکی سعی تائید سیل کمون و پیسی مسلمان ہو گئی سو یہ سب آخری مائیں واقع ہوا
 اور اوس میں ہی کہ آسمان کی بادشاہت رائی کی دانی سی مشابہ ہی جسی ایک شخص فی کہیت
 میں بویا اور وہ سب تجمونین چوٹا ہی پر جب اگا تو سب ترکار یوسنی بڑا ہوا ایسا ہوا کہ پزند

جہان کی انتہا میں
 بن دم اپنی فرشتی کو
 بیچی کا سوی برائی
 کرنیوالو کو اکٹھی
 کر نیکی اور جلتی
 ہو میں ال دنگی
 تب سب رستبار

ہماری منہ میں کی انت میں چنانچہ انجیل میں جو وہی اور متی کی ۱۳ میں ہی کہ ایک
 انسان بونی گیا اور بونی وقت بعضی تخم راہ میں کری اور نہیں چریان چک گئیں اور بعضی
 سنگی میں پرگری جان بہت مٹی مٹی سو جلدی آگ آئی اس لیے اوہوں نے دل دار زمین نیائی
 اور جب سورج نکلا جل کئی اور بعضی کانٹوں میں کری سو کانٹوں فی بڑ بڑا وہیں کہو نہ ٹٹا لا
 وی میوہ ملائی اور بعضی چینی میں میں کری اور اوہیں کو نیلین نکلیں جو بہتی اور مضبوط ہوتی کھیز
 اوہوں نے میوہ بی بعضی سو گئی بعضی ساٹھ گئی بعضی تیس گئی جسکی کان سنائی الی ہوں
 انتی سو پہلا فرقہ یونان کی حکما ہیں کہ شرع کی سادہ سادہ باتوں کو اونکی لوہین استقامت
 نہیں ہوتی شیاطین سفسطی شہبی الکرانہیں بہا کہتی ہیں ردو سرفرقہ ہو ہی کہ اونکی دل
 بہر کی مانند ہی کہی کا لکھ ارقہ او اشدا فتوہ سواوہوں فی چند یہ فریقہ شرع کو قبول آخر
 جب خورشید طالع ہوا شرع رضاری کی ہاتھ پری اور وہ کافر ہو گئی کہ فاصدا بھا
 اعصار فیہ نار فاحترقت اور تیسرے فرقہ رضاری ہیں کہ اونکی لوہین تخم شرع کا کرا
 اور جالیکن اون لوہین ہم و اشتباہ کا بہت دخل تھا اس سبب حقیقت مجاز و اصل
 و نقل میں فرق نہ کر سکتی تھی سو جب عیسیٰ خوارق عادات مثال احیاء اموات وغیرہ ظاہر
 ہوئی وہ تو ہمت و اشتباہات کانٹوں کی طرح پھہنی لگی اور بیان تک ٹہکی درخت شرع
 ٹواوہوں فی کہیر کر سکھا دیا اور جو تہا فرقہ عرب ہیں کہ اونکی ل سفسطیات و قساو
 و اشتباہات نہ خیالی تھی سواوہیں تخم شرع کا جما اور بڑ ہا اور بارور ہوا فذلک لہو کہ
 نقال و مثاکیر فی الانجیل کرا عیسیٰ اخرج شطاہ فاذرہ فاستغلظ
 فاستوکل علی سوقہ یحب الزنا ع اور اوسی میں ہی کہ عیسیٰ فی فرمایا اسما نکلی ہوتا
 اوس آدمی سی شاہہ ہی بنی چہی بچو نکو اپنی کہیت میں بویا چرب لوگ سوئی اوسکا دشمن آیا

سو وہی ہوا وہی
 سو وہی ہوا وہی

سو وہی ہوا وہی
 سو وہی ہوا وہی

سو وہی ہوا وہی
 سو وہی ہوا وہی

سو وہی ہوا وہی
 سو وہی ہوا وہی

پانی پین کی اور اگلی زمانہ سی یا وہ فضل ہو جائیگا اور اس قوسنی کلتا ہی کھتا رہتا تمام قوموں کی
 جو اور شیعہ میں آونکی کئی ایک ہونکی سوا اول عمرہ آئی اور بعد ازاں عیسیٰ مہدی
 آونکی اور زکریا امین ہی کہ مینی ایک شخص کو سرخ گھوڑی پر سوار دیکھا کہ دو ہپاڑوں کی
 بیج میں کھڑا تھا اور ایک سچی سرخ گھوڑی اور شقراور ابلق اور سفید تھی اور
 اوس سحرانی جو ہپاڑوں کی بیج کھڑا تھا کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں خدا فی ہبجا ہی قوم
 لگی گردہ پرین انتہی ہپاڑ قبیس و قیقمان ہیں فرسخ گھوڑی کی سوار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم جنکی ساتھ چاروں خلیفہ اپنا اپنا لشکر لے کر جہاد پرستند ہیں اور نہیں خدا فی ہبجا
 بنایا کہ عرب و عجم کی مالک بن اور اونکی گھوڑوں کی سم زمین کی گردہ پرین اور ۱۳ مین
 ہی کہ خدا اوسدن بتوں کی نام زمین سی او کھار کجا اور ہپاڑوں کا ذکر نہوگا اور جہوتی
 پیغمبر و نکوا و نجس و خونکوزمین سی جلا دیگا اور اگر کوئی آدمی غیب کی خبر دینی لکھیکا
 اور نبوت کا دعویٰ کرے لکھیکا تو اوسکی سگی باب کہین گی تو مرجانی کیونکہ تو فی خدا
 نام سی ہو تھا کلام کیا اور اوسکی سگی باب او سکوباند ہیں گی جب نبوت کا دعویٰ
 کرے گا انتہی یہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد میں واقع ہوا کہ عرب اور تمام
 ممالک اسلام کی بتونس خالی کی گئی اور جہوتی پیغمبر سید و اسود وغیرہ قتل کی گئی اور
 نجس و حین شیاطین وغیرہ تہی مقہور ہوئی اور آسمان پر جانی سی باز رہی گئی اور کھات
 و نجوم سب موقوف ہوا سوا اب اگر کوئی غیب کے خبر کہنی لگی یا نبوت کا دعویٰ کری
 یا جہوتی کاہن اور نجومی اور فال گو سی جو کری تو اوسکی اقربا آپ اوسکی ماری
 دانٹنی قتل کرنی پرستند ہوں اور کہین تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کافر و نافر ہوا
 اور حضرت عیسیٰ کی توقت ہی میں جہوتی انبیاء موجود تھی اور کوئی اونسی ہو پھتا تھا کہ

گو سوچی سہی محتالی فی فرمایا کہ بخت نصر فی اور شلیم کو تاراج کیا تا سوا بجے زور بابل اور
 یسوع بن یوساداک کا ہن سہی کہ تم مضبوط ہوا اور ہر اسکو بناؤ میں تہار دی میان چون
 بعد از ان فرمایا کہ میں کنیاہ و نکا ایک مرتبہ ہی آسمان زمین تری خوشکی کو اور کنیا
 تمام متونکو اور اونگی مختار سب متونکی اور ہر نکا میں اس کہ کو بزرگی سہی چاندی میری
 ہی اور سونا میرا سوہی اس کہ کہ پچلی پڑی بزرگی اول سہی فضل ہوگی نہ ہی صحیفہ حجی کی میں
 ہی سوہی عیسیٰ کی خبر کہا ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ہمدی کی لیکن عیسیٰ کی نہیں
 ہو سکتی کیونکہ اونکی وقت میں آسمان زمین صحرا و دریا کنیا فی نہیں کئی اور وہ اور اونکی حوا
 سب متونکی مختار نہیں فی پس ثابت ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر ہی جنگی وقت میں
 آسمان زمین بشت معراج کو و موسم پر اور ماہ آسمان بارہ کیا گیا اور زمین میں کسری کی
 محل میں لزلہ پڑا اور کنکر ٹٹی و سکی کر ٹٹی اور تشکدہ بچہ گئی اور جب جہاد شروع ہوا
 ہفت اسلم میں عرب سہی لزلہ پڑا ایران کی سلطنت کہ حبشہ فریدون کے وقت سے
لَمَّا مَلَكَ کا لکھا بجائی چلی آتی تھی بل رتی خاک میں ملا دی گئی وہ گاویانی درشن کہ
 جد ہر ہوتا تھا اور دہر شکست نہ آتی تھی بی اثر ہو گیا اور سوا ایران باور تمامی ممالک میں
 اور ازہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بلند ہو گیا اور کانپ جانا تمام متونکا صادق آیا اور اور تم
 میں اگرچہ اسرائیل کی وقت عبادت ہوتی تھی لیکن سادہ ہی تہا اسی سبب ویران ہی
 گردیا گیا تا سو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت میں خوب عبادت ہوگی اور کفار کا ان
 چین سہی و زمین عمل نہونی پاویگا بیان تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب ہمدی
 اگر او زمین سبیکا اور منہ کی ال سہی اسی آباد کر گیا اور وقت تمام ہندوی ہانکی اہل اللہ
 ہو جاو نیکی و نعمت و برکت سہی معور ہو جاو یگا اور شیر اور بکری اور سوقت ایک گھاٹ

عرب کی باد یہ حتی وج و عروج کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا ہن و سیکے ظہور سی لہری
یہاں تک فنا ہوئی اور علم کہانت اوٹھ گیا روح کمال ہی ہی جوئی احکام لایا والہا
اوسیکے گھوڑے کی تعریف ہی اور ۱۲ مین ہی کہ خدا کی تلوار زمین کو سطر ف سی و سطر تک
ٹھالی گی اور کسی ہی لحم کو سلامتی نہوگی مین اونکی زمین سی اونکو نکالونکا اور بعد نکالنی کی
پھر رحم کروںکا اور ہر ایک کو اوسکی زمین میراث میں دینکا پھر ہونگی کہ جب سیکہ میں میری مین
سیکھیں گی اور میری قسم کہائیں گی جیسی اب بعل کی قسم کہاتی ہیں انتہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور اوسکے اتباع جہاد کرتی ہونگی یہاں تک مہدی رنظاہر ہو کر سب گرا ہونکو
صاف کر ڈالیںگا اوسوقت سبکی سب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لاونگی اور آراء
سی ہیں اور شرع محمدی کی موافق قسم کہائیں گی اور ظاہر ہی کہ ارمیا کی بعد سیکے و قہقہ
ایسا نہوا کہ تمام زمین مین ایک دین ہو جائی مگر مہدی کی وقت اسلامیوں کی قولن ایسا ہوگا
جب عیسیٰ ہی و سہر ظہور کریں گی اور رضاری ہی کہتی ہیں ایک دن ایسا ہوگا جس میں تمام عالم
مین عیسیٰ بادشاہی کی خوشخبری بجاوی کافی رسالہ المقابلہ پس تنا با اتفاق ثابت ہوا
کہ ایک دن تمام جہان مین ایک دین جاری ہوگا اور کافر مخالف نہ ہوں گا اور یہی امتیاز کی صحیفہ
سی ہی نکلتا ہی ہا یہ کہ وہ دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوگا یا عیسیٰ کا مسلمان وہ کہتی ہیں
اور رضاری یہ پس ضرور ہوا کہ دونوں مین رضاف کیا جاو سو رضاف یہ ہی کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا دین ہوگا کیونکہ عیسیٰ دین مین خدا کی قسم کہانا نہیں درست اور محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی دین مین سب سے سو و سوقت اگر عیسیٰ کا دین ہوتا تو لوک خدا کی قسم نکھائی لیکر
ارمیا فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم کہائیں پس معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دین مین
ہونگی اور داریوش فارسی کی سلطنت سی و سہری سال حجی کو نبوت ہوا اور چوتھی سال کر یا

لوی کی تھی کہنا جاتا تھا اور پشلتا تھا جو کچھ وہ کی مومنہ میں پڑتا تھا اور وہ سب جانور سنی
 ممتاز و مخالف تھا اور اس کی سسینگہ تھی پس یرنگذری تھی کہ اُون سینگو نمین سی جو
 چوٹی سینگو ثیان چین اور نمین انگمین بن کنین ہر ایک چوٹا سینگہ ایسا بڑا کہ سب سی بڑا
 ہو گیا اور اس سی مہی عجیب کلام سنا سو یہ چوٹی ملکیت ہی کہ سبکی آخر ہوگی اور سب سبکی
 واکمل انتہی کہتا ہو نمین یہ سلطنت عظیم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اور یہی کی فانت جہاد کی
 ہتھیار ہیں اور سبکی مخالف ہی یہ مراد ہی کہ شرع اسکی ناسخ ہوگی اور سینگہ عشرہ عشرہ
 ہیں اور سینگو ثیان خلفائی عباسیہ غیر ہم اور چوٹا سینگہ چوٹہ گیا حضرت امام ہیں اور
 کلام عجیب قرآن کریم سماع قرآن عجیب یا معرفت کی اسرار اور ۱۲ مین ہی کہ استعا عجیب
 کا ایک وقت اور دو وقت اور آدھی وقت تک ہی اور سب بات کو تمام گنگار نہ سمجھیں کیا اور
 اصحاب فہم سمجھیں گی کہتا ہو نمین وقت تو بہت تھی لیکن ان سب سے ہی تین وقتوں کو اسوہ طلی خاص کیا
 کہ یہ نبوت و ولایت کی وقت تھی سو جسکو ایک وقت کہا وہ حضرت عیسیٰ کا وقت ہی حسین
 رحمت حق بخوبی ظاہر ہوئی اور جسکو دو وقت کہا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کا وقت ہی حسین جلال و جمال و علم ظاہر و معرفت باطن فی بخوبی کمال پایا اور آدھا وقت
 امام رہا ہی کہ او سمین محمد کی شرع کامل ہوگی اور اسرار ولایت کی ظاہر ہوگی اور گنگا
 یہود و نصاریٰ ہیں اور اصحاب فہم ہم اور ررمیا کی ہمین ہی چہ ہاشیر اپنی باد یہ سی تو تو کو
 بکاری و سینے اپنی جگہ سی خراج کیا تا مین کو اجاڑی اور شہر و نکو اکھاری سور و و پٹو
 گونکہ خدا کا غضب ہر گناہین بادشاہ و رئیس و سدن ہلاک ہوگی اور کاہن لوگ
 گمراہی کی روح کمال آتی ہی اور سو وقت مین انکی ساتھ احکام کی باتین کرونگا بان گشتا کی طرح
 اور آنہی کی طرح چڑھیکا اسکی کٹوری کر کسون زیادہ سبکی ہیں انتہی ہو خدا کا شہیر

خالف و مخالف
 کہ سبکی مخالف
 کہ سبکی مخالف
 کہ سبکی مخالف

یہود کی ظلم بشمار ہوئی سواب میں حم نکر ونگا اس در میان میں رہ پوشتی لہا کہ جیسا
مجاہد حکم ہوا تھا میں بجالا یا انتہی سوز رہ پوشت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور
مجاہدین چار یار ہیں اور باچوین ہمدی اور قول اسکا قید سوسنی ابتدا کروا سیکم مطا
پہلی مکہ مقدس میں جہاد کیا گیا پر شام مقدس میں اور امین ہی کہ تھکوا اور شلیم
سی کا لونگا کیا تم تلوار سی ڈرتی ہو سو تم پر تلوار سی کہینچو نکا اور اس شہر کی دنیا
سی کال کریکا نوئی ہاتھ سونو نکا اور اسرائیل کی ہارون پر تھکوا خزا و نکا تمام
اسرائیل منقضی ہوئی اور جنکو اور شلیمون لہا دور ہوا و نکو میں میراث و نکا اور تمام
زمین میں پہلا و نکا اور اوئی واسطی شہر و زمین چوٹا مقدس بنا و نکا جہان وہ داخل
ہوئی اور او نکو استونین سی قبول کرو نکا اور او نکو شہر و شہر و شہر و شہر جمع کرو نکا جہان
یعنی و نکو بویا ہی اور او نکو اسرائیل کی زمین و نکا وہاں وہ داخل ہوئی اور اوئی
سب برائیان نکال بیکیں گی وہ میری گروہ ہوئی میں او نکا خدا انتہی یعنی مٹی
پنیمبر و نکو ضعیف و بی اور سمجھا اور اپنی قوت و شمشیر فی پر بولی سواب میں تیغ زن
پنیمبر ہیچو نکا اور او شلیم سی تھکوا نکا لکریکا نوئی یعنی سمعیلیون کی سپرد کرو نکا وہ ہارون
پر تھیں خزا و نیکی کیونکہ او نکا ملک ہارون کی پاس یا انکہ وہ تھکوا اور شلیم سی نکال
و نیکی تب تم ہارون پر جابسوگی وہاں حقتعالی تھکوا خزا و نکا اور تمام بنی اسرائیل کاٹ
ڈالی جائیں مگر وہ جواوس بیکانہ ست کا یعنی سمعیلیون کا چلن سیکھیں اور آپ ہی ایرو
سی جواوس اور جنکو اور شلیم دور دور کہتی تھی اور حقیر و کنیزک اودہ سمجھتی تھی سو اسمعیل
ہیں اور سمعیلیون نے شام کی ملک و نکو کفر و گناہ سی پاک کیا اور صحیفہ دانیال کی میں
ہی کہ مینی چار جانور دیکھلی سی اور سی و سی اور چو تھا بہت عظیم قوی تھا اوئی انت

کامل رہی رہنوی نام یوحنا کی وقت میں ہی مٹی تھی لیکن ہماری حضرت کی وقت میں
 بالکل مٹی اور کاہنوں کی قیمتیں اور ان کی بعد ہی باقی تھی سو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی وقت میں شوق و سلیح و سواد و سن قارب وغیرہ کاہن سب مٹی اور کھانت بالکل
 موقوف ہو گئی لاکھانہ بعد النبوة اور آسمان کی لشکرستاری ہیں اور فرشتی
 سوا ان کی بوجہی الی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت میں مٹی گئی اور خدا کی
 اور سب کی قسم کھانا اور بادشاہوں کو سجدہ کرنا منع ہوا اور وہ لوگ جو خدا کی وسطی خاص ہیں
 ہوتی مشرکین ہیں جو خدا کی ساتھی و عزیر و لات و عزری وغیرہ کو شریک بناتی ہیں
 اور سکا انکو روہ و نیکی ہی نقشہ بعینہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت جاری ہوا
 کہ ظفار انکو روہ تھی لیکن شکر کا پناہ اور چپا موقوف ہو گیا تھا اور اب تک ہی
 اور سلیم میں جاری ہی ہے اور سکا ڈنگی کا دن یہ جہاد کی خبر ہی ہے اور سکا زور و سیم سبکی
 مطابق قرآن میں ہی ما اغنی عنہ مالہ وما کسب وکن تغنی عنہم امواتہ
 ولا اولادہم من اللہ شیئا اور باقی عبارت کا مضمون ظاہر ہی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 واقع نہیں ہوا اور صحیفہ حزقیال کی ۹ میں کہ ہر شخص ہیکل میں آئی اور ایک و نین سی بیج
 میں تہارہ پہنی اور فیروزہ کا کمر بند باندھی اور خدا کا جلال ظاہر ہوا سو اسنی بیج والی
 نذرہ پوش کو بلایا اور کھانا شمع کر درمیان اور سلیم کی اور گنگاروں کی پشیمانوں پر
 نشان بنا بعد از ان فرمایا کہ تم شہر کو جاؤ اور قطع کرنا شروع کرو اور شفقت نہ کرو بڑی پرہ
 جوان پرہ لڑکی پر سب کو قتل کرو اور ان سب کو جن نشان کیا گیا ہی دیکھو اور میر قندوسی
 ابتدا کرو خرقیال فرماتی ہیں اس درمیان میں کہ وہ قطع قتل کرتی تھی میں نے نہ کی ہبل گراؤ
 واولا لکری مٹی کہا یا رب تو رہی سبھی ہر تھلیو نکو ہی مٹوائی دہا ہی فرمایا کہ بیت اسرائیل

اگر کام آوے گا اور سبکی
 مال و جہاد
 اگر کام آوے گا اور سبکی
 خدا داد اللہ کی ہے

دونا اور اپنا ہاتھ ہوا پر اور سب اور تسلیم کی بشندون پر دراز کروں گا اور اس موضع
 بتوں کی نام اور کامیوں کی اور جو لوگ آسمان کی لشکر و نکو سجہ کرتی ہیں اونکی نام اور جو لوگ
 بادشاہوں کی قسم کھاتی ہیں اونکی نام اور خدا سی موندہ موڑیوا اونکی نام اور جو لوگ خدا کی واسطہ
 خاص نہیں ہوتی اونکی نام مثلاً دونا کا ہر فرماتا ہی کہ میں اسے دین اور تسلیم کو چراغ لیکر
 دھونڈھوں گا اور اون لوگوں پر جو زریل کامو نہیں اور بھی ہیں حکم کروں گا ہر فرماتا ہی
 اونکی قوت کٹا دونا اور اونکی کمر ہلاک کروں گا وہ کہہ رہا وینکی اور رہی پنا وینکی
 انکو ربو وینکی اور شراب پی پی پینکی اسواسطیکہ خدا کا بڑا دن قریب ہی اور اس دن اونکی آواز
 گڑوی ہی اور سخت وہ دن قوی ہی اور تنکی و سختی کا دن اور اندھیری اور بدلی کا دن
 اور دونا اور ان سنگی کا دن بونتی شہرون پر اور بلند زادیوں پر میں آدمیوں کو تنک
 گروں گا وہ اندھوں کی طرح چلین کی کیونکہ وہ ہوں گناہ کیا اونکا خون خاک کی مانند اور
 گوشت گو بریطح پڑا ہر گاسیم وزرا وینین پچاسکی کا خدا کی غضب کے دن انتہی کہتا
 ہونین مراد یہی کہ اکثر آدمی کہ خطا کار و کفار ہیں نیست ہونگی اور اونکی ساتھ اونکی ہوا
 اور پرندی اور مچلیاں ہی جنسی اونکو نفع پہنچتا ہی ہلاک ہونگی سو جب یہ امر واقع
 ہوگا منافق ضعیف ہو جائیں گی کیونکہ اونکی ملی مددگار جو کفار تہی نیست ہو جائیں گی
 سو جب مکہ فتح ہوا ایسا ہی ہوا اور حضرت عمر رضو صلاح الدین فرخ شاہ و محمود کی وقت
 ایسا ہی ہوا اور حضرت امام مہدی کی وقت میں یہ امر بخوبی واقع ہوگا اور اگر یہ معنی ہوں
 کہ سب انسان و ہایم فنا ہونگی تو منافق کہاں رہیں جو ضعیف ہوں اور قول و
 اپنا ہاتھ واقع میں ایسا ہی ہوا کہ ہوا کی نسل سی عیسیٰ کی کم ہوتی ہی نبوت جاتی رہی
 اور اور تسلیم میں مسلمانوں کا عمل ہو کفار و ہانکی قتل و اسیر ہونے اور اب بھی مان اسلام

الیٰ نبی اسرائیل اور اگر زیادہ تشریح ہوتا تو براہین بنا باطیہ دیکھو اور صحیفہ ملائکہ
 میں ہی مان میں اپنا فرشتہ بھیجکا وہ دیکھیکاراہ میری سامنی کی اور اچانک خدا کی
 ہیکل میں آوے گا وہ ملک عدل حبیبی تم چاہتی ہو مان آوے گا ہر کون ہی کہ اوسکی آنکی
 دن صبر کرے گا اور کون ہی کہ اوسکی ظہور میں ثابت رہے گا اس لیے کہ وہ آتش کی تہ
 داخل ہوگا اور عسائون کی کیسی اور جونی کی مانند اور کیریا میں الکریم و زر کی مانند صاف کرے گا
 ہر فرمائی میں بہتاری نزدیک کروں گا حکم اور ہونگا میں شاہد جلدی کرنیوالا ساحرون اور
 فاسقون اور جہوئی قسم کھانیوالوں اور ظالموں پر اوسدن میں لوگوں کو رضی کروں گا وہ
 لوگ جو میری اسطی ہونگی اور عدل و ستم و عابد و غیر عابد میں کاظ کرے گی انتہی خدا کا ہیکل کعبہ
 حسین باری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ آئی یا بیت المقدس حسین آپ کی اتباع و
 اصحاب و اولاد و بعض ازواج آئی اور آپ کا دین مصحف و مان شایع ہوا اور عدل کا
 فرشتہ پادشاہ ہوتا عیسیٰ پر صادق نہیں پس معلوم ہوا کہ وہ نبی موعود محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم ہیں جنکی ظہور کا دن گرا ہی اور عدل و ستم میں فرق کرنیوالی حضرت عمر
 ہیں جنکا لقب فاروق تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے اقصیٰ علیؑ و انکی شان میں ہی
 اور فرشتہ معنی رسول کی ہی اصل اسکی فرشتہ تھی یعنی فرستادہ اور ملک بھی ہو کہ
 سی خود ہی معنی پیغام کی اور فرشتہ اس حکمہ اپنی حقیقی معنی میں نہیں کیونکہ ہمیشہ آدمی
 ہی پیغام لیکر آیا کیسی ہیں اور مرثیٰ فی ایک جا عیسیٰ کو فرشتہ کہا ہی لیکن یہ خبر عیسیٰ
 کی نہیں کیونکہ آتش کی سی گرمی اور خلق کو بوتہ میں الکرز کی طرح بغیش کرنا اور سحر و
 منقہ کو سزا پہنچانا اور سب ظاہر نہیں ہوا اور صحیفہ صفو نیامین ہی کہ انسان و ہایم و پزندہ
 و ماہی و فضا ہونگی اور منافق لوگ ضعیف ہونگی اور گنہگار و نکو میں وی زمین سی اوکھاڑ

ثہ اوہن میں سی ایک کا نام فوالفقار تھا اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 اپنی گروہ اسمعیلیوں کو رنج و ضلالت سے نجات دی اور حضرت عمرؓ کی عہد میں ہزاروں
 مسلمانوں نے دریائی زخار میں گھوڑی ڈال دی اور پارا تر کر پارسیوں کو شکست دی اپنی
 اور خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس ایک مینی کھڑا تھا کہ اس کا بجر نام تھا اور
 صحیفہ یوشعہ کی ۲ میں ہے کہ میں غیر مرحوم پر رحم کرونگا اور میں قوم غیر کو اپنی قوم کہوں گا
 اور جو محبوب نہیں اوسی محبوب کہوں گا سورومہ میں ہے کہ یہ خبر عیسیٰ کی ہے کہتا ہوں
 حضرت عیسیٰ تو بنی اسرائیل سے ملاؤد کی اولاد میں تھی غیر قوم کہاں سے ہوتی اور غیر قوم پر
 مبعوث بھی نہ تھی اوہنوں نے تو آپ متی کی ہا بائین فرمایا ہے کہ میں سو اسرائیل کی گہرائی کی
 گو سپندون کی جو کم شدہ ہیں کسی پاس پہنچا نہیں گیا اور یہ بھی متی نے لکھا ہے کہ ایک سیرا
 عورت نے عیسیٰ اگر لہا کہ میری بیٹی کو چنگا کر دھیسئی نے کہا میں صرف بنی اسرائیل کی شفا دینی کو
 آیا ہوں جو خدا کی دست ہیں اور لڑکوں سے وٹی لیکر کتون کی لگی ڈالنا نہیں درست اور
 پولوس نے جب یونانیوں کو دعوت کرنا شروع کیا تب یہود لہا کہ عیسیٰ تم سے صرف اسرائیلیوں کی
 واسطی مبعوث تھی ہر تو کیوں اور و نکو دعوت کرتا ہے تب و سنی کہا خدا قادر ہی کیا
 متی کہا ہے کہہ سکتی ہے کہ تو مجھ کیس لی بناتا ہے اور ہر کس لی توڑتا ہے یعنی عیسیٰ اگرچہ صرف
 اسرائیلیوں کی شفا دینی کی واسطی آئی تھی لیکن اگر خدا غیر اسرائیلی کو بھی و سنی فیض پہنچا دی
 تو کیا عجب یہاں معلوم ہوا کہ اگر عیسیٰ کی عموم رسالت پر کوئی رض ہوتی تو پولوس حجاز ہی
 میں اور ہر اود ہر ہنگتانہ ہر تارا ورا ویکے جواب میں جو کچھ ضعف و نقصان ہی علقو پر
 ظاہر ہی علاوہ اسٹی پولوس کا کلام اپرا ل ہے کہ غیر قوم کو بھی دعوت جائز ہے لیکن
 وجوہ دعوت غیر اسرائیل پر مفہوم نہیں ہوتا اور قرآن میں عیسیٰ کی کریمین ہی رسوا

طوق توفیق تو انایون کی سرکاتی اور دریا پر اپنی کہوڑی سوار کرانی انتی ملخصاً سکوہ
 سایہ و احیل فاران ہی اور قرون سی مراد اہل قرون اہل زمان ہیں کہ اونکی مطیع ہونگی یا
 قرن یعنی شاخ کی ہی یعنی تیغ اور دونو امر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صادق ہیں
 اور عیسیٰ پر صادق نہیں اور وضع محبت سی تالیف قلوب مقصود ہی ہمارے حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی عرب سی ملک فتح ہو گئی کہ نصرت بالرحمہ اور حضرت عمر و علیؓ کی
 عرب سی خلق کو لرزہ تھا اور تمام قلعی اور پرانی بتانی ڈھائی گئی اور عیسیٰ کی قوت میں پہچہ
 نہیں واقع ہوا وہ توفیقی بانار کہتی تھی اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اور انکی
 قوم فی جو رنج و تعب کہینچی تھی و سکی عزمین ہمیشگی کی راہیں و نہون فی و یکہین رنج کہینچا
 یہ تھا کہ اسمعیل فی باب کا ورثہ پنا یا اور انمین نبوت نہونی اور سالہای دراز مترو
 پڑی رہی اوسکی بدلی ہمیشہ کی سلطنت پائی اور حبش و مدین پر ہی غالب ہوئی چنانچہ
 نجاشی حبشہ کا بادشاہ کہ نصرانی تھا ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سامنی
 ہی ایمان لی آیا تھا اور کہوڑون پر سوار ہونی سی مراد جہاد ہی جس سی تمام عالم کو فیض
 پہنچتا ہی و رنجات ملتی ہی اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس بہت کہوڑ
 تھی چنانچہ نام اونکی وضۃ الاحباب وغیرہ میں مذکور ہیں اور عیسیٰ کی پاس ایک ہتھیار
 اور ایک کہوڑا ہی تھا لئی کی ناول تکو ناہ ان لئی کہان پائی تھی اور کمان کا لفظ
 ابرو کی اشارہ سی کہتا ہی کہ وہ نبی اسمعیل کی اولاد سی ہوگا اور تیر انداز ہوگا اور عیسیٰ
 فی لہی کمان چھوٹی نہیں اور ہتھیار و سکی روشنی میں چلنی سی مراد یہی کہ تیغ کی نور سی شور
 ستانی کرے گا یا مبالغہ ہی یعنی اتنی چمکتی ہوئی برق سی ہتھیار تیری سامنی چلین گی کہ
 زمین و شن ہو جائی اور اکیلی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس دس تلوار ہیں ہتھ
 ہ

مقبر و نمین بستی کی معنی کہ اکثر اوقات اپنی پیٹری کی مقبرین پر عبادت کی و سہلی ہا کرتی ہیں
 اوزکا دل میں سبتا ہی و نہون فی مقبر و نکو عبادت کا ہنایا ہی چنانچہ ہماری حضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ہی خبر دی ہی کہ لعن اللہ الیہود و النصارى اتخذوا
 قبور انبیائهم مساجد و لیکن جوان اوصاف مذکورہ میں یہود وغیرہ ہی شریک
 تھی سو سہلی کہل کر بری بچان تباوی کہ وہ لوگ سور کا گوشت کھاتی ہیں سو نصار
 بر ملا سور کھاتے ہیں و رگد منو کا دودہ لڑ کو نکو پلاتی ہیں و عتقاد رکھتی ہیں کہ کوئی چیز
 بذاتہ ناپاک نہیں یہاں صاف انکی گمراہی ظاہر ہی لیکن یہ نہیں سمجھتی اور کسی طرح سنیں
 اور سمجھیں کہ دل تو مردہ ہیں کہ انکی بنو کی قبر و نمین فون ہیں ہبلامری کہیں بات شکرا تھی ہیں
 قرآن فرماتا ہی مَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ فِی الْقُبُورِ یعنی امی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجب خبر شعیا
 کی یہ لوگ قبر و نمین کے بننے والی ہیں تیری بات سنکر یہ ہرگز اطاعت نہ کریں گی اور صحیفہ
 حقیق کی ۳ میں بھی قدوس کو سایہ دار آوگا آسمان اوسکی فضیلتوں کی اور زمین
 اوسکی تسبیحی ہر جائیکے فرون اوسکی تہ میں ہونگی اپنی قوت سی مضبوط دوستی ضیع کرے گا کہ
 ہوگا تو ہل جائیگی زمین نظر کرے گا تو گل جائیگی مہین ہا پڑ ہل جائیگی اور پانی ٹیلے ہ جائیگی و
 ریح و غیب کی عوض اپنی ابدی سلکو نکو و کھینگی اہل دین کی زمین اور حبشیوں کی گہر ہل جائیگی
 گلیا نہرو نمین تیرا زجر و غضب ہی یارب یاد دیر یا میں تیرا کوچ ہی ہونکہ تو گھوڑوں پر سوار
 ہوگا اور سوار تیری نجات ہی تو اپنی کمانوں کو نیروں پر پڑا و گچا خدا کہتا ہی پانیوں کی تیر
 شوق ہوگی مہین تجھی بکھینگی وی پانیوں کی سر پر راہ چلیں گے تو اپنی تیر و نمین اور ہتیار و نمین
 روشنی میں چلیں گے تیری نور میں کو قلیل کرے گا اور غضب سی مہون کو پسپا کرے گا تو
 اپنی گرو کی نجات کیو سہلی نکلا تو فی گنہ گار و نمین سروں پر موت رکھی اور کروٹوں پر

لعنت کرے خدا یہود
 و نصاریٰ کہ انہوں
 فی انبی پیٹری کی مقبر
 مسجد بنایا

علوم کی سنائی گئی تھی خدا کی حمد کرنی والی شادی و غم میں جو الحمد للہ علی کل حال کہا کرتی تھیں
 اور ائمہ اہل بیتؑ کی شان میں ہی سو محمدی لوگ ہیں ان کی پیشوا کا یہی طریقہ
 تھا وہ محمد تھا بکسیر سمیع توفیق پاکر محمد ہوا اور حضرت عمر و عثمان و خلفای عباسیہ
 قدم نہ رکھا با د کیا پر کسی لوگ بنی اسماعیل ہیں اس سے پہلے سرداروں اور بیوں کی گلی
 ان کی رعایا اور متبعین ہیں بنی اسماعیل ان کی اولاد کی شبانہ راعی بنی یعنی بنی و امام
 و حاکم اور نسل متبرک و وارثہ امام ہیں یا سب دوات یا تمام اہل اسلام اور دست
 و ستودہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ۶۵۰ میں ہی میں انہیں بلایا ہوا
 جہنم کے بھیجا گیا انہوں نے مجھ ہی پر یا جہنم کے نہ دھونڈ پائی ایک گروہ کو بنی میرا نام
 نلیا کہا میری طرف دیکھ میری طرف دیکھ کیونکہ میں ایک سرکش جماعت کی لی تمام
 دن اپنی ہاتھ پیرلائی رہا جو اپنی ہوا کی نفس کی پیروی میں بری اہل چلتی ہی جماعت جو
 میری مومنہ پر بھی کجا کی غصہ لاتی ہی اور شیاطین کی مدد جو بے رخصت ہو جلاتی ہی
 جو مقبرین میں بستی ہی اور سور و نکا کو سنت کہاتی ہی اور نفرتی ناپاک چیزوں کا
 شور باؤن کی باستونہیں ہی انتہی یعنی عرب کی لوگ کہ بیشتر خدا کی طالب نہتی اور اسکی
 ذات و صفات سے بحث نہ کرتی تھی بلکہ وڈ و سواع و لغوث و یعوق و کسرولات
 و منات و مناف و ہبل و غری کی سچپی اپنی اوقات راہگان کرتی تھی سو خدا کی فضل
 فی انہیں مہم میں فرش سے عرش کو پہنچا دیا اور یوں ان کی خبر یہ نہیں ہو سکتی جیسے انصاف
 لگان کرتی ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ خدا کی ذات و صفات سے بحث کیا کرتی تھی اور خدا کی طالب
 رہتی تھی لہذا میں ان کو کمال تو غل تھا اور دوسرا فرقہ جسکی مذمت نہ کر رہی سو نصاریٰ ہیں
 انہیں نفس کے خواہشوں پر عمل کرتی ہیں کہ ان یَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ اور

انہیں جہنم
 کے بھیجا گیا

۲۲ میں بھی اللہ فی اپنی مسیح داؤد کو نعمت دی القصہ شعبا فرماتی ہیں کہ میں خدا کا
 منظر ہوں خدائی مجھی مسیح کیا ہی تو خدا کی مقبول ال کی خبر اور خدا کی روزِ انتقام
 کی خبر خلق میں مشہور کروں سو واقعی اونہوں نے ایسا ہی کیا تمام صحیفہ افکار کا
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر سی سچون ہی اور سال مقبول ہمارے سول مقبول
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظہور کا سال ہی جیسی عرب عام بغیل کہتی ہیں کیونکہ اس
 سال میں مکہ کی مقبولیت ظاہر ہوئی اور اسی سال ہی خدا کا انتقام بھی ظاہر ہوا
 کہ ابرہہ پر آسمانی بلا نازل ہوئی بعد ازاں جب سول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عروج
 ہوا تب بخوبی خدا کی دشمنوں سے انتقام لیا گیا پس یہ انتقام کا لفظ اس پر دلالت کرتا
 کہ یہ خبر حضرت عیسیٰ کی نہیں اور نصاریٰ سے فتح نہ سی انکہ چپا کر لفظ مسیح و لفظ رو
 اللہ کی قرینہ سی کہتی ہیں کہ یہ خبر عیسیٰ کی ہی گویا اشعیا اونہیں کی زبان سی گویا
 سو اس تقدیر پر ہی ہمارا مطلب ثابت ہی کیونکہ عیسیٰ فرماتی ہیں میں روح اللہ ہوں
 خدائی مجھی مسیح کہا تا خدا کی مقبول سال کی خبر اور اسی کے روز انتقام کی خبر خلق
 کو پہنچاؤں پس مقبول سال بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظہور کا سال
 ہوگا اور روز انتقام انکی عروج کا روز اور عیسیٰ مبشر و مژدہ گو ہوئی اور فی الواقع
 اونہوں نے محمدی ظہور کی بشارت دی ہی چنانچہ بیان کرینکی ہم انشاء اللہ تعالیٰ اور
 یہ بھی ۲۱ میں ہی کہ خدا کی حمد کیجاگی سی برائی اجار شہر و ملک و سبائی پر دسی اکھری کی
 اور تمہاری گلی چراونکی پریشانی کی بدلی دی اپنی قسمت سی شہر و ملک اونہیں دی
 شادمانی ہوگی میں سچائی سی انکی کاموں کو آراستگی بخشوگا انکی نسل کو کو نہیں
 مشہور ہوگی اور سب کہینکی یہ وہ نسل ہی جیسی خدائی برکت بخشے خدا رستی ستوں کی کوتاہ

اوسکا اسرائیل کی قدوس کا صیہون یعنی خدا کا پہاڑ مرا حبل عرفات ہی یعنی
 اورشلیم میں تو صیہون مقرر ہی لیکن اسی مکہ تیرا پہاڑ خدا کا صیہون کہلاوگا اور
 اسرائیل کا لفظ عظمت ظاہر کر نیکی واسطی ہی یعنی وہ خدا جسکی اسرائیل فی تقدیر
 ملی ہی سو وہ جب تجھی کو ازیکا تو بھی اوسکی تقدیس کرے گا اور قول اوسکا تو متروک و
 مبغوض ہی اسرائیل ہی کہ خطاب مکہ سی ہی کیونکہ اورشلیم مبغوض نہیں ہی خصوصاً
 اشعیا کی قہقہہ کہ نہایت محبوب تھی اور کعبہ کی ایک دروازیکا نام باب السلام ہی
 یعنی نجات و سلامتی کا دروازہ اور کعبہ کی اوپر سی و سری طرف کو پرندی اور کر
 نہیں جاتی بلکہ جب برابر پہنچتی ہیں مگر اور طرف منی کل جاتی ہیں اور کوئی درندہ اگر کسی
 جانور کی پیروی و رہائی اور وہ جانور حرم کی حد میں داخل ہو جاتا ہی تو درندہ بھی ہر جاتا
 ہی اور حرم میں نہیں گستاخ بہ العلامة عبد الغفر المحدث رحمہ اور زیادہ شرح اس
 قول کی اور کعبہ کی تعریف اگر دریافت کرنا منظور ہو تو صولۃ الضیف میں دیکھو اور ۱۱
 میں ہی کہ خداوند کی روح مجہی ہی اوسے مجہی سیج کیا تا میں جھینو کو بشارتیں دن
 اور دل شکستوں کو دلاسا اور سیر نکو پڑاؤں اور خدا کی مقبول سال کا اور اوسکی
 انتقام کی روز کا اشتہار دن نہی کہتا ہوں میں یہود جب کسی کو بادشاہ بنانی
 تھی اوسوقت کا پیغمبر و عن قدس جو ہیکل میں مستعمل ہوتا تھا اوسکی بدن پر مٹاتا اور
 اوسکو سب سے کہتی تھی یعنی مسح بروغن قدس اور داود فی شاؤل کو کئی جگہ مسیح
 الرب کہا ہی کافی صحیفہ صمویل اور ایک مرد عمالقی فی داود سی کہا کہ میں شاؤل
 کو مارا یا داود فی فرمایا کہ اسی خدا کی مسیح کو قتل کیا اسی ہی قتل کرو اور بعضی پیغمبر
 بھی یہ لقب ہوتا تھا چنانچہ زبور کی میں داود کو مسیح کہا ہی اور سفر ثانی صمویل کے

اور سجدہ کی دروازی ہماری شریعت میں کبھی بند کرنا نہیں۔ و اگر خوف کی زمانہ مکان میں
 قول و سکاء عوام کی فوجوں کو یعنی غازی لوگ عوام کی فوجوں کو تیغ کی و رسی مسلمان کر کر تیری
 پاسنہ جتنی ہیں و عالم و واعظ خلق کو سمجھا سمجھا کر حج کی وسطی تیری طرف روانہ کرتی ہیں
 اور عشق و محبت عاشقوں کو اور حجاج و مطالب حاجتوں کو خواہی بخوابی تیری طرف گسیٹ
 لاتی ہیں جو گروہ تیری خدمت سے موندہ موڑتی ہیں برباد ہوتی ہیں چنانچہ ابرہہ میں کی
 حاکم فی چاہتا کہ اپنی بڑی بی بی ہاتھوں کی کعبہ معظمہ کو ڈھا دیوے سو حقتعالیٰ فی جہوٹی
 چوٹی پر بندوئی اسی ہلاک کروایا چنانچہ فرماتا ہی اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ
 الْفِیْلِ اور دیکھنی کی لفظ میں اشارہ ہی کہ خیر متواتر کاسناد دیکھنی کی برابر ہی کیونکہ
 دونوں میں شبہ نہیں ہوتا اور یہ حال ایسا تھا کہ لاکھوں لاکھوں دیکھتا تھا اور وہ
 کنکریاں جنہی اصحاب فیل ہاری گئی تھی بیوں کی عمدت تک موجود تھیں اور ربک میں
 اشارہ ہی کہ خدا کی پرورش و عنایت جی تیری کامل کریمین مصروف تھی اسی
 فی غیبی دسی ابرہہ کو ہلاک کیا اور یہ امر تیری ہی وسطی واقع ہوا اور اسی سبب سے
 جب تو لشکر لیکر مکہ پر چڑھا تیری پروردگار نے بھی فتح دی اور کسب طح کی فراحت
 سی ہوئی اور لبنان ایک پہاڑی شام میں اور شام کا ملک متبرک ہی کیونکہ تمام
 اسرائیلی پیغمبر کا مسکن ہا سو شعبا فرماتی ہیں کہ اسی مکہ جو عظمت لبنان کو حاصل تھی
 تجھ کو لیکل یعنی نبوت شام سی اٹھ کر تجھ میں او کی قول و سکاء صنوبر و شمشاد یعنی مکہ میں
 درخت و سبزہ کثرت سی ہوگا سو الواقع او میں قسم قسم کی نباتات ہیں ہا کی درخت
 و سبزہ کو کوئی کاٹتا اور کھاتا نہیں و درختوں کی پتی ہی کوئی توڑتا نہیں مگر ازخیر و سنا
 تو ضرورت و اور شاید کہ صنوبر و شمشاد و بقیں قسم قسم کی آدمی مقصود ہوں قول

نہی کہ اس کا کیا کیا
 نہی کہ اس کا کیا کیا

ہوگا یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو کہ اس سبب سے تیرا انتظار کرینگے کہ خدا فی تجہی
 ستودہ و محمد کیا ہی یہاں تک کہ خلق و خالق سب تجہی محمد محمد کہ کپارتی ہیں اور انہیں
 مراد بنی اسمعیل ہیں اسو سطلی کہ اشعیا کی قوت متروک و بیگانہ تھی یا بنی اسرائیل اسو سطلیکہ
 مکہ قدیم سے اسمعیلیوں کا سکنا تھا پس اسمعیلی اوسیکے آشنا ہوئی اور اسرائیلی
 اجنبی اور بلا شک ثابت ہی کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد سے آج
 تک کروڑوں اسرائیلی بھی ایمان لائی ہیں اور کعبہ کو مہدی بن منصور وغیرہ خلفای عباہ
 فی اور اور بادشاہوں فی نفیس چیز و نسی عینت دی تھی اور واثق بالسد ہر سال مال
 فراوان ہاں بھیجا کرتا تھا یہاں تک کہ اوسیکے عہد میں حرمین محترمین میں کوئی سائل
 و مفلس نہ ہوتا اور زربیدہ فی حرم کی راہ میں حوضیں اور باولیان بنوائی تھیں اور
 لاکھوں اشرفیان مکہ کی راہ میں خرچ کی تھیں اور شاہ جہان نے وہاں پانچ لاکھ و فی
 بھیجی تھی اور ہارون عالمگیر و اکبر وغیرہ بھی مال افرو ہاں بھیجا کرتی تھی چنانچہ تاریخ
 الفی تاریخ مظفر و جام جہان نامی ناصر میں مسطور ہے اور مکہ ایک شہر ہی لہذا جوڑا کہ ہمارے قلعے
 مانند اوسیکے گردا گرد واقع ہیں اور باوجود اسلحہ کی آٹھ سو سولہ سن ہجری میں سید حسن بن
 عجلان نے تین طرف سے اس شہر پر تیرا کی دیوار بنوا دی ہے اور ہمارے جو اس شہر کو کہتے ہیں وہاں ایک
 قبیلہ سے سرفیقان قول و سکا قہر سے راہتا یعنی اگلی مانہ میں تو متروک پڑا ہاں تہہ میں تین بگھی
 میں تہہ پر نبوت کا آفتاب نہ چمکا خدا کی توجہ اور شلیم کی طرف ہی لیکن انہوں نے خدا فی تجہی
 اور اور شلیم سے تجہی افضل بنایا ہمیشہ تیری دروازی کھلی رہتی ہیں شرف و زین مرد تیرا
 طواف کرتی ہیں سو جیسا فرمایا گیا تھا و سیاہی ابکہ وہ مکان جو کعبہ سے ایک کونہ مشابہت
 رکھتی ہیں معلوم ہوگئی یعنی مسجدین کہ اوس میں پانچون وقت نیکو کی کثرت رہتی ہے خصوصاً رمضان

اسی سبب صحابہ تجربہ کہہ گئی ہیں کہ عرب کا تمام کاروبار اونٹ سی ہی اور ہند کا
 بیل سے اور ایران کا چرخ سی اور مدینہ براہیم کی بیٹی کا نام تھا جو قطور اسی پیدا
 ہوا تھا اور ایفا مدینہ کا بیٹا تھا سواون دونوں اپنی نام سی و شہر آباد کئی اور
 بناوٹ اسمعیل کی پہلی بیٹی کا نام تھا اور قیدار دوسری کا یہ سبب یہ ہیں کہ
 ۲۵ میں ہی سواون و نو کی ساری کلی و زمیند ہی یعنی تمام اولاد جا بجاسی مکہ میں
 اگر جمع ہوئی اور اویس کے خادم و مجاور بنی اور جو مکان کہ ایسا محمود و منبرک ہو ظاہر
 ہی کہ اویس کے خادم ہی محمود ہونکی پس ثابت ہوا کہ اسمعیلیوں کو آخر زمان میں بتہ طیکا
 سو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد میں ملا کیونکہ آپ سی اگی تو اسمعیلی بیشک متروک
 و حقیر تھی اور خدا کی شوکت کا گہر مکہ ہی کہ بیت اللہ کہلاتا ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 ملی ولادت سے پیشتر بموجب اخبار انبیاء سابقین کی شام و فارس و غیرہ کی لوگ
 منتظر تھی کہ کب مکہ جمال احمد سی و شن ہوا ورم اپنا مال و متاع لیکر اوس میں جا بسین
 قول اس کا ستودہ کیا یعنی لوگ اس سبب سی تیرا انتظار کرینگے کہ خدا فی
 تجہی محمد کیا ہی یعنی ایک دستودہ و محمد تجہین پیدا ہوگا اور تجہی آباد کرے گا اس سبب
 تو ہی ستودہ و محمد ہوگا کو یا تیرا نام ہی ہی تو ملک محمد سی جس طرح شہر مدینہ مدین
 ابن ابراہیم کی آباد کرنی سی مدین کہلایا اور غالب یہی کہ خطاب محمد صلی
 اللہ علیہ وسلم ہو کیونکہ بستی کی پکارنی سی بستی کی لوگوں کا پکارنا منظور ہوتا ہی
 چنانچہ اس صحیفہ میں ہی جا بجاسی کہ اسی اور شلیم نافرمان نہوای صیہون تو ایسا کہ
 اریل افسوس و غیر ذلک و مکہ کی سبب کنون سی فضل و ہی جسکی باعث مکہ فی
 عظمت و شہرت و ہدایت پائی سو وہ شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں پس خطاب نہیں کو

عواموں کی فوج نکو تیری پاس لا کر حاضر کریں جو گروہ و مملکت تیری خدمتگزاری کرے
 برباد ہوگی لبنان کا جلال تیری پاس آوے گا اور صنوبر و شمشاد و یاقوت کی ہونگی
 تیری پاس آوے گئے تائیں اپنی گزرگاہ کو آراستہ و جلیل کروں سب تیری حقارت
 گزنیوالی تیری سامنے آپ کو خم کرینگے اور خدا کا شہر اور اسرائیل کی قدوس کا صیون
 تیرا نام رکھینگے اور ایسے بدلے کہ تو متروک و مبعوض رہی میں تجھے شرافت دے
 دوں گا اور بہت سی پشتوں کا سرور بناؤں گا اگے کو کبھی تیری سز زمین میں ستم کی
 صدائے سنائیگی اور تیری سرحدوں میں خرابی و بربادی نہ ہوگی تو اپنی دیواروں کا نام
 نجات اور دروازوں کا نام ستودگی رکھی کی تیری تمام لوگ صدیق ہونگی اور اب
 نیک زمین کی وارث ہونگی میری لگائی ہوئی ٹہنی اور میری ہاتھ کا کام تاکہ میں
 ستودہ ہوں ایک چوٹی سی ایک ہزار ہونگی ایک حقیر سی ایک قوی گروہ ہونگی
 میں خدا کے زمانے میں یہ سب جلد کروں گا انتہی ملخصاً یہ کہ کیطرف خطاب ہی
 اور دلیل و شنیدہ کہ چھپ چھپ ہو برقعے کا آنا موقوف رہا اور جہالت کا اندھیرا
 عالم میں پھیل گیا تب خدا تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کر کے اپنی نور
 نگاہ کو درجستان کیا وہی نور عوام و خواص کا رہنما ہوا مکہ شہر جامع بن گیا چاروں
 طرف سے خلق سمٹ کر اوسمین آئی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ ایمان لائی
 اب بھی ورد و درملکونسی ہر قسم کی آدمی ہر سال حج کی وسطی و سمین جمع ہوتی ہیں
 بہلا یہ رتبہ اور شلیم کو کہاں حاصل اور اونٹوں کی افراط مکہ میں اس قدر ہے کہ اور ملکوں میں
 نہیں عرب و نہیں کا گوشت کھاتی ہیں اور نہیں کا دودھ پیتی ہیں اور نہیں کا بکون سے
 قبائین اور مذہبی اور قالین وغیرہ بناتی ہیں اور سپر سوار بھی تھی ہیں اور بوجہ یہی دینی ہے

روز قیامت کو وہ آپ تخت پر بیٹھ کر سب کا انصاف کرینگے چنانچہ پورے ملک کو پوچھ کر
 لکھا ہی اور ظاہر ہی کہ گواہی کی وجہ سے اور اس سے بڑا فرق ہی اور وہ گروہ جس سے
 نہ بچا نہ تھی نہ ہی ایل میں کہ اس وقت میں سبب ضعف وادبار کی ان پونچھی سی تھی یعنی
 لوگ انہیں جانتی تھی لیکن بیگانہ کی طرح ان کی قدر نہ کرتی تھی اور سچی ورنی سی مراد یہ ہے کہ
 وی اگرچہ نئی شرع پاوینگی لیکن تیری شک خصلتیں سب یکہینگے کیونکہ خدائی تھی ستو
 و محمد کیا ہی پس وہ بھی تیری خوب سیکہ کر نیک نگاہی اور ان کا سر رہی تیری روشن
 اختیار کر کے مصطفیٰ و محمد ہو گا اسی معنی میں ہی اُولَٰئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰى اللّٰهُ فِیْہُمْ
 اَقْتَدٰی اور اس قول میں اشارہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہی تبادیا ہی
 اور یہ بھی ایک طریقہ بتانی کا ہوتا ہے کہ اثنای کلام میں مطلوب کا نام لیجانی ہیں جس طرح
 ہمیں ایک سیوہ خبر بوزہ کی سی ہو رہتا ہے اور اکثر بختگی کی وقت پہوٹ جاتا ہے اوزار
 میں ہی اٹھ اور روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور خدا کی جلال فی تجہیل طلوع کیا بعد از
 انکہ تاریکی زمین پر چھا جائیگی خدا تجہیل طالع ہو گا اور اس کا جلال جلوہ کرے گا عوام و
 پادشاہ تیری روشنی میں چلینگے سب کے سب جمع ہو کر دور دور تیری طرف
 آوینگے اونٹوں کی قطار میں اور مدیانی و ایفائی ساندھیاں تیری گرد ہمار ہووینگے
 قیدار کی ساری گلی اور بناوٹ کی ساری مینڈ ہی تیری خدمت کرینگے اور میں اپنی ہمت
 لی گھر کوستوں کی بخشش کا جزیری اور سرسین کی ہمازا ابتدا میں میری راہ تکین ہے
 کہ تیری بیٹوں کو سونی روپی سمیت دوسری خدا کی نام کی لی لاوین کیونکہ اس سے بھی
 ستودہ کیا اجنبیوں کی بیٹی تیری یواریں اوٹھاوین گی اور ان کی پادشاہ تیری خدمتگداری
 ترینگے کیونکہ مینی قہری تھی مارا تھا پر آخر رحم کیا سو تیری دروازہ نہت کہلی رہینگے تاکہ لوگ

وہ لوگ بھی جنکو
 ہدایت دے گا
 سو نفع دے گا

زیادہ ہوئے اور تمام ملکوں کی مالک ہوئی سو ویسا ہی کہ جب عتاب کی شب
 سحر ہوئی اور بنی اسرائیل نے اقبال سے پشت دی اوسکے اولاد سی محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئی جنہوں نے راست و چپ کی بادشاہوں کو شکست دی اور ان کی
 وارث ہوئی اسمعیلیوں کی اگلی دونوں ذلت و ندامت بہول گئی ابدی عنایت سے
 سرفراز ہوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ میری امت غدا عام سے
 ہلاک نہ ہو سو قبول ہوئی اور ۵۵۵۰۰۰ مین ہی کہ مین بستی ابدی عہد باند ہو گا اور داؤدی تھیں
 رحمتیں بہر کر ونگا دیکھو مین اسی لوگوں پر گواہ بناؤنگا اور خلق کا فرمان و اخدا ایک
 گروہ کو جسے نہیں جانتا بلا ونگا اور وہ قومین جو تجھی نہیں پہچانتیں تیری سچی و نیکی
 کیونکہ اوسنی تجھی ستودہ کیا ہی انتی یہ خطاب محمدی بہت سی ہی سو حسب طرح خدا کی
 داؤد کو دنیا کی ہی بادشاہی سی اور دین کی ہی اس طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
 دنیا میں فرمانروا و حاکم بنایا اور جب تک قیامت قائم نہ ہوگی اونکی حکومت و شوکت
 گو نہ بگاڑیگا اور قیامت کی دن ہی و نہ رحمت کرے گا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 گو سب امتوں پر گواہ بنا ونگا بلکہ اونکی بہت کو بھی یہ درجہ ملیگا چنانچہ قرآن میں فرماتا ہے
 وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ
 عَلَيْكُمْ شَهِيدًا اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام خلق کا گواہ عام اس سبب
 بنا دینگی کہ اونکو اولین و آخرین کا علم عطا کیا تھا اور شرع اونکی متوسط ہی یعنی
 سب سے اونکی اصول کی جامع ہی کیونکہ جو شریعت ہی و حال سی خالی نہیں یا جلالی ہی
 یا جمالی سو آپ کی شرع میں و نوا م موجود ہیں پس جو اس پر عامل ہو گا وہ سب شرعوں کا
 عالم ہو گا حسب عقل مدد کہ اور حضرت عیسیٰ کی یہ خبر نہیں ہو سکتی کیونکہ نصاریٰ کی

اور اس طرح کیا
 حکومت میں
 کہ ہم نبی و رسول
 اور رسول و نبی
 پہنچ والا

بیاختہ اویس کے تعریف کریں گی اور اوس پروردگار بھیجیں گے اسی واسطے خدا فی اوس کا نام محمد
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا ہی اور ستودہ و محمد و نوالفظ مراد ف ہیں بضا صبیح
 ہی شہر محمد ستودہ متین تہوار بقرآن ثنا گفت یرا خدا می اور چاہی یون کہی
 بصحف سما و سیت یرا ثنائی قول اوس کا موندہ بند کریں گی یعنی رومی زمین کی باد ہونو
 نہایت عجب ہیت سی اویس کے اگی بلکہ اویس کے ملازموں کی اگی بات کریں گی تا ب
 نہوگی چنانچہ رسول و م عمر کی اگی کا پتا تھا اور جی میں کہتا تھا **شہر ہیت**
 حق بہت این از خلق نیست بہت این مرد صاحب لوق نیست اور اشعیا کی ۵۴
 میں ہی اری اویس تو تو جنتی نہتی اب گیت گاؤ کیونکہ خدا فرماتا ہی جار مکان کی بچے
 سہاگن بیٹی کی بچو سنئی یادہ ہیں اپنی جنمی کی فضا کو وسیع کر اور اپنی مسکنوں کی پردوں کو
 تان اور اپنی میخوں کو خوب مضبوط کر اور اپنی طنائیں خوب لبنی کر کیونکہ تو دہنی اور بائیں
 شکست دیتی ہریگی اور تیری نسل امتوں کی ارث ہوگی اور ویران بستوں کو آباد کریں گی
 تو اپنی جوانی کی نہایت اور رندا پی کا تنگ کہی یاد کریں گی کہ تیرا نجات دینی والا
 خدا کہتا ہی کہ مینی تجھی اکیدم کی لی چوڑ دیا تھا اب تجھ پر ابدی عنایت کرونگا یہ
 نوح کی طوفان کا سامنا ملہ ہی سو جس طرح تب مینی مسم کہائی تھی کہ زمین پر ہر کہی
 ایسا طوفان نہوگا اسی طرح اب مینی مسم کہائی ہی کہ تجھی پر لگی ازردہ نہوگا پہاڑ
 جائیں گی پر میری مہربانی میں جو تجھ پر ہی فرق پڑگا انتی ملخصا یہ ہاجرہ کو بشارت ہے
 جو تمام عرب کی ماہی یہ لونڈی تھی نکالی ہوئی سب کے نظر و نہیں حقیر اور سہاگن
 سی سارہ کی طرف اشارہ ہی جو بی بی تھی سو حق تعالیٰ نے لونڈی پر رحم کیا اور
 فرمایا کہ تجھ پر تھوری نوک کا عتاب تھا اب خوشی کر تیری اولاد سارہ کی اولاد سے

گوئی کہ دنیا سی قطع نہیں لیکن باتفاق عاقلوں کی رض صریح کا تاویل کرنا
 دینی اور سب مذہبوں میں مومن اور اگر ایسی کھلی حکمتیں تاویل روا ہوتی تو براہیم
 یسوع و دود و اشعیا وغیرہم علیہم السلام کا ہیکو اپنا جیتا چڑا کٹواتی اور لوگوں کو
 اس بات کا حکم دیتی اور تصدیق خرقیال کی ہر مین ہی کہ سب فرزند غریب جنسوں کی جنگی
 دل غیر مختون ہیں اور گوشت غیر مختون ہیں میری قدسوں میں داخل ہونے کی یعنی کہ مقدس
 ہیں اور شام مقدس ہیں اور عبد و خادم خدا کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جنگی
 دانائی دوست دشمن پر آفتاب سی ظاہر تر ہی دہری حکیم اور بہتری فرنگی جو نبوت
 کی قابل نہیں کہتی ہیں کہ سب جو نبی کہلائی حکیم تھی اور عیسیٰ ہی حکیم تھی لیکن محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم ان سب سے مانا تر تھی و نکو تالیف قلوب کی ترکیب خوب معلوم تھی
 اور جہاد و مشورت کا امر و نہی فی ایسا سوچ کر نکالا کہ ملک گیری کا تمام کارخانہ
 اوسی پر وابستہ ہی پس ثابت ہوا کہ تمام خلق کی ترویج ہماری حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی دانائی اور کمال ثابت ہی و کیونکر نہواوسی دانائی کا ایک شتمہ تمام اہل
 اسلام کو اپنا ہی جنگی فضل و کمال و عرفان کا ثری سی ثریات تک شہرہ پڑا ہی پس سقد
 فضل و کمال کا بی محنت حاصل ہو جانا ایک پندہ مرده امی آدمی کو جسے پڑھنا لکھنا نہ آتا
 ہوا اور آغاز عمر سی انجام تک و سنی جاہلون ہی میں اوقات بسر کی ہو بی شبہ
 خرق عادت تھی و یہی خرق عادت و سیکے نبوت پر دال ہی و عیسیٰ تو برعم نصا
 کی عبد و خادم خدا کی نہتی بلکہ خود مخدوم و معبود تھی قول اوس کا ستودہ یعنی درجہ
 و مرتبہ اوس کا علی و عالی ہو گا اور تمام خلق انجام کو اور اکثر آغاز و توسط میں اوسکی
 تعریف کرنیکی بیان تک کہ جب اوسکا نام خلوت و جلوت میں مذکور ہو گا سننے والی

روم کی نصرانیوں نے یہودیوں کی ضد سے بیت المقدس چڑھا دیا اور وہاں کی ہشت ہزار
 یہود وغیرہ کو اسیر و مقتول کیا اور یہودی مسجد میں اجڑے ہوئے یہودیوں کی انصاف ہی کہ اسے
 ضد سے خدا کی مسجد میں اجڑے اور فرماتا ہے کہ یہ بھی لائق نہیں کہ اس ملک میں جاگم
 رہیں آخر اللہ تعالیٰ نے وہ ملک شام مسلمانوں کی ہاتھ لگایا اور قسیر حسینی میں ہی کہ
 تیطوس و می بیت المقدس پر چڑھ گیا تھا اور یہودی احبار کو اسے قتل کیا تھا اور
 ایک مسجد بیت المقدس کو جمع کی لفظ سے تعظیماً ذکر کیا یا ہر قطعہ و موضع اور
 مسجد ہی یعنی محل مسجد اور قول اسکا مانگاں کھڑا ہے کہ مسلمانوں کی ایام ترقی
 میں ترساؤ و نکو مسلمانوں کی ترسے مسجد قضا میں جانی کی قوت نہوگی کہتا ہوں
 دو نو مصحفوں کی وعدہ کی موافق ایسا ہی ہوا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی رحلت سے چھٹی برس شام فتح ہوا اور اب تک سلامیوں کی قبضہ میں ہی اور صلاح
 کی عہد میں چند سال ہاں نصرانیوں کا دخل رہا تھا لیکن اس میں چھ برس ہی رہے
 تھے صلاح الدین اور بڑی در پی حباد کرتا ہی رہا اور آخر کو اسے پانچ لاکھ فرنگی
 مار کر شام کو لیا گیا تھا سو حقتعالیٰ نے فرماتا ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں کو شام کی مسجد میں
 نماز پڑھنے سے کیا منع کریں گی یہ آپ ہی اوسمیں بخانی پاونگی مگر درتی درتی اور جب کہ
 فتح نہوا تھا تب عرب کی مشرکین مسلمانوں کو کعبہ میں نماز پڑھنے سے منع کرتی تھی
 اسو سطلی مساجد کا لفظ جمع سے بولا گیا یعنی دو نو مقدس حکموں میں سلام کا عمل ہوگا
 اور نامختون اور کفار وہاں دخل نہ پاونگی اور یہاں سے نامختون کی مذمت اور مختون کی تعریف
 ثابت ہے اور رضاری باوجود اسکی ختنہ سے انکار کہتی ہیں اور نا انصافی سے مختون کی
 مذمت کرتی ہیں اور منتهی کلام رضاری کا ایسی نصوص قطعہ میں تاویل ہی کہتی ہیں چنانچہ

لی واپسی نہیں اور بعد ملک مکہ ہی اور عیسیٰ تو اور شلیم سی ہوئی جہاں اشعیا اور اونکی امتی تھی
اور مصلحت خدا تعالیٰ کی یہ تھی کہ رحم و قدر و نوکیبارہ ظہور کریں اور ۲۹ مین ہی خدا فی مجہدی
سی بلایا مین ہنوز اپنی ناک کی پٹ مین تھا اور اوکے مین نام دکر کیا اور میری مین کو تیغ تیزی
ماند کیا اور اپنی ہاتھ کی سایہ نکی بھی چھپایا اور بھی ملک درخشان بنایا اور اپنی تکرش
مین بھی پھان کیا اور کہا تو میرا بندہ ہی مین تیری سبب مجھ کو ہنگامنتی اور بعضی نسخہ مین ہی
مین خدا کی نزدیک محمد ہوا کتا ہون مین اس جگہ اشعیا محمد کی طرف سے لوگوں سی خطاب کرتی ہیں
اور دوسرے بلانکی یہ معنی مین کہ وہ اسرائیلیوں سی جیسا معبود ہی مبعوث نہوگا اور شپان
ولادت نہد کور ہونکی یہ معنی کہ اوکے خبر اگلی صحیفہ مین ہوگی اور زبان اوکے نہایت
فصیح ہوگی اور وہی مین کندہ ہوگی فاسقون کو اوکے سوکھٹ جائیکی کہ یہ نصیب نہوگا او
وہ خدا کا حمایت کردہ ہوگا خلق اوکو اور پیغمبر کی مانند قتل نہکر سیکگی جیسی نگر یا و
اشعیا مقتول ہوئی باتفاق اور عیسیٰ برعم رضاری وہ تیر مقتول ہی جسکا جہاد کہلی کھلا
عالم پر واقع ہوا اور وہ خدا کی سلاح خانہ مین محفوظ رہے گا شیراوسی توڑ سکین گی اور محمد
و محمود و حامد و احمد سب ہماری حضرت کی نام مین اور ۵۲ مین ہی امی صیہون اوریم
شاد ہو کیونکہ اگ کوئی نامختون دنیا پاک تجہ مین داخل ہوگا اور میرا خادم دانائی سی کامیاب
ہوگا وہ بالا و ستوہ ہوگا وہ بہت سی قومون پر جبر کسکا اور بادشاہ اگلی کی اپنا نہو
بند کرینگی انتہی ملخصاً اور اسکے موافق قرآن مین ہی وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْكِدًا
اللّٰهُ اَنْ يَذَّكَّرَ فَحِثَّا اَسْمُهُ وَاسْعٰی فِيْ خَزَائِكُمْ اَوَّلَئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَدْخُلُوْهَا
اَلَا خَائِفٰیْنَ سُوْفَسُوْرْنَ نِی لکھا ہی کہ رضاری آپ کو منصف جانتی تھی اور یہود کو
ظالم کہ انہون فی حضرت عیسیٰ سی دشمنی کی اور مہنی اوکو مانا سوا اللہ تعالیٰ عزتا ہی کہ

اشعیا کا کوئی نسخہ کیا
اور اس کی کچھ
اسکی صحیفہ مین کچھ
وہاں نام اوکے اور
کہ وہاں نام اوکے
اور یہ نسخہ جیسا کہ
اون مین مگر وہی

لیونکہ وہ تو بزم نصاریٰ کی آمد و ابن اللہ تہی اؤ نکا سا بھی اور حصہ بتانیوالا کون تھا اؤ
 سوا اسکی وہ آپ بنی اسرائیل سی تہی حسب طرح اور انبیا پر حصہ باطنی کی کیا معنی قول اسکا
 خدا جزا و سزا یعنی ایسی شریعت اؤ بکی جو رحم و قہر کی جامع ہوگی بدکار و ن پر عقوبت
 ہوگی اور نیکون پر رحمت ایسی عدل شرع کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پی اور کعبہ کے
 حرم میں کوئی درندہ جانین سکتا چنانچہ مفسرین فی اور امام المحدثین مولانا عبد الغفر
 فی تبصریح لکھا ہی اور تجربہ شاہدی اور امام مہدیؑ کی عہد میں زمین خوب تازہ و سرسبز
 ہوگی اور درندی اپنی درندگی چوڑ دنگی کذا فی حدیث القیامۃ اور ۴۲۲ میں ہی میں نی
 باتین بتاتا ہوں صحرا و دشت اور صحرائی کا نوا و ریہ جو قیدار میں ہی با و از بلند خدا کی تہا خوا
 ہوں خدا ایک بہادر کی مانند نکل کٹا ہوگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اکسائیگا
 وہ اپنی دشمنوں پر بہادری کرے گا میں از لسی چپ رہا اور آپ کو روکی گیا پر آپ میں زور و
 سی ٹھنڈی سپاہیں لوں گا ہمارے و نکو ا جاڑ و فنگا اور اندھونکو اوس سستی سی لی جلوں گا
 جس سے ہاگاہ نہیں میں اندھیرے کو روشن کروں گا اور ٹیڑھی چیز و نکو سیدھا انتہی قیداً
 اسمعیل کی بیٹی کا نام ہی اور ظہور خدا جلال کی طور پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد میں
 واقع ہوا اور اندھ بنی اسرائیل و اسمعیل کے کمرہ لوگ تہی سوا و نکو شرع محمدیؑ پر کھلی
 حکم ہو جس سے ہاگاہ نہتی حاصل یہی کہ جب خلق فی بہت سرا و ٹھایا اور شرع سی
 بالکل منحرف ہوئی مینی محمدی شریعت انونکی وسطی معین کی تو جنگ و جدل سی مری
 جائیں اور زبردستی راہ رست پر لائی جائیں اور ۴۶۲ میں ہی کہ میں اکل و قیون کی
 باتین جو اب تک پوری نہیں ہوئی بتاتا ہوں میں ایک عقاب کو یعنی اوس شخص کو جو
 ایک بعید ملک سی اگر میری مصلحت کو پورا کرے گا بلا و نکا انتہی عقاب کا لفظ عیسیٰؑ

ہوگا اور الکن کی زبان سی صاف کلام نکلیگا انتی بادشاہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
 لہا اسو اہطی کہ اپ سلطنت و نبوت کی جامع تھی اور شہزادی دوازده امام ہیں اور
 خلفای راشدین اور عیسیٰ فی حکم انی نہیں کی اور نہ اولاد رکھتی تھی کہ وہ شہزادے
 تھلائی بلکہ بادشاہی کی لفظ سی و نکوانکار تھا چنانچہ انجیل میں ہی کہ اوہوں نے
 لہا میر بادشاہی یہاں کی نہیں اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصیبت
 زد و نکی پناہ تھی یَعِیْنُ عَلٰی نَوَاصِیْ الْحَقِّ اور آپ فی دعا کی کہ میری مہت قبل قیامت
 ٹی عذاب عام سی ہلاک نہو جس طرح اور انبیا کی عہد میں ہوا اور آپ کی طفیل سے
 عرب کی اجکر معرفت فہم ہو گئی اور یہودہ لوگوں کی زبانی توحید و تحمید کی باتیں
 نکلتی لکین اور ۳۱ اور ۳۲ میں ہی کہ خدا فی اوں کی لپی فرعہ ڈالا ہی اور رسی الکی
 اوہیں حصہ بانٹ دیا ہی سو وی ابد تک پشت در پشت او کے مالک ہوئی
 او داس مکان اوں کی لپی شادان ہوئی زمین افراط سی شکوفہ لاوگی لبناں کی
 شکوت اور سی بجائیگی دیکھو متار خدا سزا و جزا ساتھ لپی آتا ہی و سوقت آند ہوئی
 انگین کہلین کے اور ہرون کی کان سنین کی پاسی میں پر پانی کی چشمی ہوئی
 وہاں ایک شاہراہ ہوگی او سکنا نام پاکی کی راہ ہوگا سو قوت ہی او میں ہمراہ
 ہوئی وہاں شیر نہوگا اور کوئی درندہ او میں جا سکیگا انتی کہتا ہوئین بدت
 ٹہنی اسرائیل میں نبوت رہی اور بنی اسمعیل متاع ناپرساں کی طرح پری رہی لیز
 حق تعالیٰ فی عدل کی راہ سی رسی ڈالکر برابر برابری کم و کاست حصہ بانٹ دیا کہ
 آخری زمانہ کی نبوت و ولایت و ہدایت اوں کو عطا کی سو وی پشت در پشت اس
 حصہ کی مالک ہیں کی جس طرح سا لہا سال نبی اسرائیل مالک ہی اور عیسیٰ کی نہیں
 لہا

خدا کی مقرر کردہ
 عہد و پیمان
 کے مطابق
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی مقرر کردہ
 عہد و پیمان
 کے مطابق

والہ وسلم فی سبت کیا جو اسلام ملائی اونسے چہ یہ لیا یا قتل کیا اور یہ امر اگر حق کو ظلم
 معلوم ہوتا ہی لیکن حقیقت میں عدل ہے کما صرح بہ الخ کما فی کتبہم
 ایسوی علی حضرت اشعیا فی فرادیا کہ صدیقوں کی راہ عدل ہی یعنی سیمچو کہ سرکشوں کو خاک میں
 ملا نا ظلم ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کو خدا فی نہایت کثرت بخشی حقیقی
 اولاد کو بھی یعنی ہاشمی سید نکو اور علویونکو اور علمی اولاد کو بھی یعنی مہت کو کہ
 اِنَّا اعْطَيْنَاكَ الْکَوْنُ یعنی ہمیں تجھ ہی بہت سی اولاد و ولادت کہ اتنی کسی پیغمبر کو
 نہیں دی کہ شہرستی لی مغرب تک دیو سنی لی جنون تک تیری مطیع و منقاد ہونی اور
 ۲۹ میں ہی کہ چھپی یر ہوگی کہ لبنان ایک سیوہ دار میدان ہو جاوگا اور اوسد
 بہری کتاب کی باتیں سنیں کی اور اندھی اندھیر میں بکھینچے اور سکین محتاج خوش
 ہونگی اور بدکار کاٹ ڈالی جائیں گی سو بدکار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد
 میں کاٹی گئی اور عیسیٰ فی تو انجیل میں لکھا ہی کہ زانیہ کو بھی تغیر ندی اور اندھی بہر
 عرب کی امی لوگ تھی کہ نیک بات نہ سننتی تھی اور بت پرستی میں ہا کرتی تھی اور
 ایسی انکڑہ کہتی تھی کہ آپ کوئی اگلی کتاب پڑھ کر فی جملہ ہدایت حاصل کریں
 اور سکینوں کے مراد ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی اتباع ہیں کہ
 فرماتی تھی اَللّٰهُمَّ اجْنِبْ سُبُکِنَا وَابْذَاذْهُمِنْ اَیْمَانِ اور حضرت
 عمرؓ کئی چوند کا گدڑا پہنتی تھی اور کہتی تھی مجھ کی طرح تنعم میں پڑو اور حضرت علیؓ
 کا ابو تراب خطاب تھا اور ۳۲ میں ہی کہ ایک بادشاہ رستی سی سلطنت کر گیا
 اور شاہراوی عدالتی حکمرانی کر نیکی اور ایک شخص اندھی سی بپاہ کی جگہ کی ماتہ ہوگا
 اور ندی کی مانند خشک میں میں اور سایہ کی مانند ماندگی میں بی لحاظ کا دل معرفت

ایک کہ بیان ہے
 اور ایک کہ بیان ہے
 انبی کی بونین

ای خدا جل جلالہ سکین
 رنگی از ایمان است

ایح سی لیلی بدتک عدل و نضاف سی نظم و نسق کر کیا انتہی سونشان حکومت کا ہر
نبوت ہی کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانہ پر تھی اور بادشاہ مشورت گز
اسو علی کہا کہ حق تعالیٰ نے ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشورت کرنے کا
حکم دیا تھا کہ شاورہم فی الامر واکرمہم شورا بیئہم اور آلہ قوی قوی بارہ مراد
ہی اور اگر رضاری عیسیٰ کو خدا کہیں قوی و مسلط نہ کہہ سکیں گے کیونکہ سلطنت اور غلبہ
اونکو حاصل نہیں ہوا اور داؤد کی تخت سی مراد یہی کہ وہ داؤد کی مانند ہم نہ ہو گا
ہم بادشاہ کا قال للک الدین تو امان اور بدتک ناظم رہیگا یعنی بلا واسطہ
بھی اور بواسطہ تابعین کے بھی اور حضرت عیسیٰ فی نہ عدالت کی نہ عالم کا نظم و نسق
اور دین ہی کہ میں وہی بھیجو گا جو ایک ناپاک بہت کو اور اون لوگوں کو جن پر میرا قہر
نہرادیوی اور میں وہی حکم نافذ و نفاذ کہ لوٹ کا مال لیلی اور انہیں سیر کری اور
یہی چکر کی مانند لٹاری اور ۲۴ میں ہی کہ دروازہ کہو لو تو رہت باز آوین وہ جو
خدا پر عہد کرتا ہی وہ جو اونچی بیٹھنی والو نکو نیچی او تار یگا اور بلند شہر کو لپٹ کر یگا
اور لپٹ کر کی خاک میں ملا و یگا ہاں صدیقون کی راہ عدل ہی ای خدا تو فی او
تو کو کثرت بخشی ای میری قوم دیکھو خدا اپنی مکان سی چلا آتا ہی تو زمین کی بندہ کو
نہرادیوی انتہی یہ خبر عیسیٰ کی نہیں کیونکہ اگر عیسیٰ خدا ہیں کہ اپنی مکان سی چلی آتی ہیں
تو اونہون فی زمین کو نہر کیون نہ دی اور رنج کیون اوٹھایا اور قتل کیون ہوئی بلکہ
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر ہی اور مراد یہی کہ خدا کا جلال آتا ہی اور قوم صادق
محمدی ہیں اور حضرت عیسیٰ فی ہماری ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روح لصدق
لہا ہی جنکی امیتو کا لقب صدیق ہوا اور کہ کشو نکو ہماری ہی حضرت صلی اللہ علیہ

عجیبی حکمت دینو
عزیز کا جو اچھی
کتاب ہے

ہی قیمتی تہری جسی مہارون نے متروک و مہجور کیا تھا لیکن جقتعالیٰ فی اوسی کو نیکی سزا
 پر رکھا اور خاتم الانبیاء بنایا وہ اسرائیلیوں کی لی مہی ہی کہ اون پر مسلط ہوگا
 اور مہی کی طرح ایک ایک کر کے اون سب کو شکار کر لے گا اور بیت المقدس و شام کی کو
 مہا جال ہی کہ کیا رگی او سمین عمل کر لے گا اور لوگ اوس تہری تھو کر کہا نیگی یعنی
 اوسکی نبوت میں شک کر نیگی اور گر نیگی اور جب گر نیگی چورم چور ہو جاو نیگی اور جب
 چور ہو نیگی قیدی کی جائیں گی کیونکہ ہاگنی کی طاقت نہ رہیں گی پس فتنہ رفتہ رفتہ
 امام مہدیؑ کی عہد میں تمام خلق و لشکر کا وہ مالک و مخدوم ہو جاوے گا اور سب
 اوسکے دین میں آ جاو نیگی پس ای پیغمبر اپنی دستاویز و نیکو لپیٹ رکھو اور سب
 صحیفے انبیاء کی سمیٹ رکھو کیونکہ جب ہ شکروں کا مالک ہو گا یہ سب منسوخ و مٹو
 ہو جاو نیگی اور انکی کچھہ احتیاج نہ رہیگی اور اب میں اوسی شکروں کے مالک جو بنی اسرائیل
 سی و پوش ہو گا انتظار کروں گا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جو بنی اوس
 پیشتر آئیوا لا ہی جیسی کرایا جیسی عیسیٰ وغیرہ سوا اوسکا میں انتظار نہ کروں گا کیونکہ وہ
 بنی اسرائیل کا پیغمبر ہو گا اور میں انکی فعل و کنسی ہزار ہوں پس اوسکا منتظر ہوں گا
 جو انکی جڑا و کھاری اور اسکا غرور مٹا دی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت
 اگرچہ عام ہی لیکن ہ اسرائیلی نہ ہو گا بلکہ اسرائیلیوں کی کہ رانی سی نبوت چہین
 لے گا اور اوسکا غرور ڈھاوے گا اور ہ میں ہی ہماری لی ایک لڑکا تولد ہو گا کہ حکم لاف
 کا نشان اوسکی کاندہی پر ہو گا اوسکی ہی نام ہو نیگی عجیب اور شیر اور مشور کا
 عظمیٰ کا بادشاہ اور آلہ قوی مسلط اور سردی باب اور سلامتی کا بادشاہ
 اوسکے حکمرانی اور سلامتی کی افزائش کا کچھہ انتہا نہ ہو گا وہ داؤد کی تخت و سلطنت

یعنی اسرائیلیوں
 اسرائیلیوں کو خیر دینا
 اور اب ہ ہمارے
 اسرائیل کو دینا ہے

گریزی اور ٹینگلی اور قیدی جائیں گی پس لپیٹ لکھو دستاویزین اور ہر کر کی کہچو
 صحیفہ جو میری شاکر و نکی ہاں میں اب انتظار کرونگا اوس مالک کا جو مونہ
 چپا ونگا اسرائیلیوں سی اور اوسی پر تک لگائی رہو نگا انتی کہتا ہوں میں نصاریٰ اسی سی
 لی خبر جانتی ہوں اور اونی الوہیت کی دلیل سمجھتی ہوں لیکن بی غلطی میں ہوں کیونکہ پہلی
 صفت اس میں یہی کہ وہ شکر و نکا مالک ہی عیسیٰ ملک لشکر و تیغ و سلطنت کہہ
 نہ لہتی تھی اور دوسری صفت یہی کہ وہ پتہ ہی جسمین لوگ ٹھوکر کھاٹینگلی تا آخر
 عیسیٰ اسی انتی کیونکہ اونی شرع میں قتل و جس کا حکم نہ تھا بلکہ محض جاتی تھی جس
 کسی کو نہ صدمہ پہنچا اور نہ کوئی گرانہ ٹوٹا نہ قید ہوا اور تیسری صفت یہی
 کہ وہ اسرائیلیوں سی مونہ چپا ونگا عیسیٰ اسی انتی بلکہ خاص اسرائیل ہی
 لیو سطلی مبعوث ہوئی تھی اور خود ہی اسرائیلی تھی چنانچہ ذکر اسکا اوگیا انشاء
 اللہ تعالیٰ اور چوتھی صفت یہی کہ وہ سب شریعتوں کا نسخ ہوگا اور عیسیٰ اگرچہ
 واقعہ میں نسخ تھی لیکن نصاریٰ کو اس کا کار ہی کہتی ہوں کہ وہ شریعتوں کی نسخ
 انتی بلکہ مکمل تھی اور اسرائیل سی دلیل لاتی ہوں اور رسالہ النبوة کی مولف فی محمد صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض کیا ہی کہ اگر وہ سچی نبی ہوتی تو اکی شرعوں کی خلاف
 حکم دیتی اور ایک ایک مرد کو چار چار جو روان کرنا جائز نہ کہتی پس ضرور ہوا کہ
 نصاریٰ اس قول کو عیسیٰ کی خبر خائیں بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر سمجھیں
 کیونکہ اشعیا اپنی تابعین سی فرماتی ہوں کہ اس امت کی سی یعنی یہود کی سی تابعین
 نگر و اوزنی طرح فلسطین روم و مدین و غیرہ کی بادشاہوں سی نہروا اور اونی کو مقدر
 نہ سمجھو بلکہ چاہی کہ تمہارا تمام تکیہ اعتماد لشکر و نکی خداوند پر ہو جو بادشاہ عادل و نبی مقدر

۲۳
 ایسا ہو گا کہ خداوند کی گھر کا پہاڑ پہاڑوں کی چوٹیوں پر بنایا جاوے گا اور ساری قومیں
 اوس کے طرف سے روانہ ہوں گی اور کہیں گے اؤ ہم خدا کی پہاڑ پر چڑھیں اور اوس کے گھر میں
 جاویں وہ ہم کو اپنی راہیں بتاویگا ہم اوپر چلیں گے کیونکہ شریعت صیہون اور خدا کی بات
 اور شلیم سے کل نجاتی گی اور وہ امتوں کی درمیان عدالت کریگا اور بہت لوگوں کو ڈانٹے گی
 گا انتہی سے روانہ ہونی والی قوم حاجی لوگ ہیں اور خدا کا پہاڑ عرفات اور اوس کا
 گھر کعبہ جو پہاڑ بنی گہرا ہوا ہے اور صیہون بیت المقدس کی پہاڑ کو کہتی ہیں اور اور شلیم
 بیت المقدس کا نام ہے سو فرماتا ہے کہ وہاں عیسیٰ شریعت موقوف ہوگی اور
 عیسیٰ کی خبر نہیں ہو سکتی کیونکہ وہوں نے عدالت نہیں کی اور کسی کو جزا و سزا
 نہیں پہنچائی اور کسی کو ڈانٹا نہیں اور وہ میں ہی کہ خدا قوموں کی لیے دور سے ایک
 نشان کھڑا کرے گا اور وہیں میں کے اطراف سے سیٹی بجا کر بلاویگا ویں وڑ کر
 جلاؤنگی کوئی اور نہیں تھکیگا نہ پسلی گانہ اونگہی گانہ سو جا یگانہ کسیکا کر بند واپوگا
 نہ کسیکے جو بھیگا ستم کھل جائیگا اونکی خدنگ تیرہیں ونکی ساری کمانیں شیدہ ہیں
 اونکی گھوڑوں کی سم چھاق کی پتھر کی مانند ہوں گی اور اونکا چکر گھومے گی مانند اور شیر کی مانند
 رچیکا اور شکار پکڑے گا انتہی یہ محمدی جہادیوں کی تعریف ہے اور اس کے موافق ہے
 وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا فَأَثَرُنَّ بِهِ
 نَقْعًا فَوْسَطُنَّ بِهِ جَمْعًا اور شیر کی مانند گرجنی والا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ہیں اور وہ میں ہی کہ اس امت کی سی باتیں نہ کرو اور جس سے یہ ڈرتی ہیں ڈرو صرف
 لشکر و نکی خداوند سے ڈرو کیونکہ وہی مقدس ہے اور وہی ہمارے ہنگول پتھر ہے وہ
 اسے ملکوں کی لہجہ سے ہی اور اور شلیم ہی ہمارا حال و رقبہ ہے کہ لوگ ٹھوکر کھاٹینگے اور

وَالْعَادِيَاتِ
 قَدْحًا فَالْمُغِيرَاتِ
 صُبْحًا فَأَثَرُنَّ
 بِهِ نَقْعًا فَوْسَطُنَّ
 بِهِ جَمْعًا
 جہاد و غنائی و سیر
 و پیکار و شکر و توحید
 من

یہی کہ اگر بالفرض وہ ٹوٹا تو ہر موجب اخبار انبیاء کی کہی آباؤ نہوتا لیکن یہ یوحنا کی قوت
 ٹٹ آباد تھا تب تو اوسنی فرمایا کہ یہ ویران ہوا چاہتا ہی اور سطح کی قوت تک ہی
 آباد تھا پس ثابت ہوا کہ اول حسنی بلکو ویران کیا محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
 تھی اور انکی ویران کر نیکی بعد پر آج تک آباؤ نہوتا پس تمام تعریفین جو باہلی توڑنیوالی کی
 شان میں لکھی ہیں وہی صادق آئین اور نبوت انکی ثابت ہوگئی فاشہدا ان محمد عبد
 اللہ ورسولہ اور بیان سی ہباد کی ہی تعریف اور حضرت عمر کی ہی تعریف نکلتی ہی
 اور اگر سوا اس خبر کی اور کوئی خبر اس مختصر میں لکھی جاتی تو مضائقہ نہیں ہی تھا کا
 ہی فاضل کا تعسف اور سلیمان کی تسبیح التسبیح میں ہی کہ چاہی کہ میری ہبائی کا
 بیٹا اپنی باغین ول فرماوی اور اوسکے میوہ کھائی اسی اور شلیم کی لڑکیوں میں بتیں دیکر
 لٹتا ہوں کہ جب میری ہبائی کی بیٹی کو پانا خبر دیا کہ میں اوسکو بہت دوست رکھتا تھا
 میری ہبائی کا بیٹا سرخ و سفید ہی اوسکے دونوں ہاتھوں میں سرس کا سونا ہوا ہی
 انتہی کہتا ہوں حضرت سلیمانؑ نے آیکو اسراہیلی کہا اور اسراہیلیونکی ہبائی ہما علی
 ہیں جو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی باپ دادی تھی اور باغ سی مراد ملک سلطنت
 ہی اور اور شلیم کی لڑکیاں اوسکے باشندی ہیں اس میں شہارہ ہی کہ اور شلیم کی لوک
 محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو اور انکی سلطنت کو دیکھیں اور رنگ ہماری حضرت صلی
 اللہ علیہ آلہ وسلم کا سرخ و سفید تھا اور سرس کی سو فی سی مراد یہ ہی کہ فارس
 کل ملک وال انکی ہاتھ و گیا پس یہ خبر عیسیٰ کی نہیں اور سلف کی کسی نصرائی فی اسی عیسیٰ کی
 خبر نہیں کہا اور اگر وہ مقصود ہوتی تو سلیمانؑ بہن کا بیٹا کہتی کیونکہ انکی باپ تھا اور اگر
 ابن اللہ کا ذکر آویگا تو سلیمانؑ اخ اللہ ہو جاوینگی اور صحیفہ شعبا کی ۲ میں ہی کہ آخری نوٹ

اور عرب فی اوسمین بود و باشند فی منتخب اللغات اور برهان قاطع میں ہی کہ بابل اب
 ویران ہی شتر سوار وہی ہیں شتر و نکی افراط اوسیکی ملک میں ہی اور خرسوار عیسیٰ بن
 ساعیر وادوم بن عیسیٰ بنی ہوئی اور عرب و بنی قیدار یعنی بنی اسمعیل کی بنی محمد صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئی وہ عقاب حبشی فارسیوں کی زمین چینی اور بابل کو فتح
 لیا اور بہت بادشاہوں کو مطیع بنایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور عیسیٰ
 پر عقاب کا لفظ صادق نہیں کیونکہ وہ شکاری پرندہ ہی کہ اپنی چٹکل سے
 زور سی کہتا ہی اور عیسیٰ فی فارس پر عمل ہی نہیں پایا اور کماندار اور تیر انداز محمد
 لوک ہیں جنکی پیغمبری فرمایا اَرْصُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّمَا كُنَّا رَسُولًا مِّنْ رَبِّكُمْ
 عَلَّمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُمْ فَكَيْسَ صَنَّا اور کتاب پیدایش میں ہی کہ اسمعیل تیر انداز تھا
 اور صلاح الدین کی فوج تیر اندازی ہی کی زور دہی لاکھوں فرنگیوں کو شکست دی تھی
 اور عربی کہوڑی سے مشہور ہیں اور جہاد یونکی کہوڑوں کی تعریف قرآن
 میں فرمورسے اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس
 بہت کہوڑی تھی اور کہوڑی کی برابری کسی خیر کو دوست نہ کہتی تھی اور فرماتی
 تھی اَلْخَيْلُ مَعْصُومَةٌ لَا تَوَكُّبُهَا اَلْخَيْرُ اور صاحب عصا وہی تھی جنوں نے
 عاصیوں کو زبردعا کیا جنکی شانیں بربور و مشاہدات وغیرہ میں فرمورسی کہ تمہیں
 عصا لیکر متونکو چھنا جو گریز کی جنگی شرع میں عصا کہنا مستحب ہی جنگی عہد میں کہا
 یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا مَوْقُوْفٌ هُوَ لَكُمْ اِذَا رَاْتُمْ اِلَیْهِ رُكُوْا عَلَیْهِ لَعَلَّكُمْ تَكْفُرُوْنَ
 سی الی اور کسی پیغمبر فی توڑا ہو پسین خبر اوسیکی ہو کہو نہیں اول تو کسی مورخ نصرانی
 یا یہودی یا مسلم فی یہ لکھا نہیں کہ بابل کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی شتر کسی فی توڑا دو

قلاع و متاع
 تیر اندازی کرد
 اولاد اسمعیل
 سید برکتی باب
 تھارا اسمعیل
 تیر انداز تھا

بہت کہوڑی تھی
 بیکر متونکو چھنا
 بیکر متونکو چھنا

اور بابل ٹوٹ جائیگا اور چودہ شخص تیری اولاد ہی ابی اور سلطنت کریں گی سو ستر
 پچتر برس عرصی میں ان چودہوں کی سلطنت ہو گئی اور ہماری حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کی پہلی برس حضرت عمرؓ نے بابل و سیواس و بابل و بیت المقدس
 فتح کیا چنانچہ الفیہ و جامہ بان نامی ناصریہ وغیرہ تواریخوں میں مذکور و مسطور ہیں پس
 خبر سبب نبیاء کی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد میں صادق ہوئی
 پس مبارک بند ہی ہیں کہ نرم و نرم میں ان پر درود و برکت بھی جاتی ہیں کہ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اور خاص بند ہی خدا کی ہی وہی ہیں
 محمد کو عبد اللہ و رسولہ جانتی ہیں اور حضرت عیسیٰؑ تو نصاریٰ کی نزدیک بندہ نہیں اور ہماری
 نزدیک بندہ ہیں لیکن ان کی عہد میں بابل ٹوٹا پس خبریں ان کی نہونگیں اور خدا کی ہباد ہی
 ہماری ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جنکی امتوں کا اسد اللہ و سیف اللہ
 خطاب ہی اور وہی خدا کی مظفر لشکر ہیں کہ اُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللَّهِ
 هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور انہیں کی شان میں رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ہی عرب کی
 بہار و نسی و نین کی جہاد کا دُنکا بلند ہوا وہ اوس مملکت سی آئی جو بنی اسرائیل
 ملکو نسی یعنی مصر و کنعان بیت المقدس و جبلہ اردن و بیابان مواب و ناصرہ
 وغیرہ ہی ظاہر و باطن اور ہی ظاہر میں تو اسو سطلی کہ حجاز سی اور ان شہروں
 ہزاروں کوس کا مفاصلہ ہی اور باطن میں اسو سطلی کہ وہ لوگ اجنبی تھی اسرائیل کی
 اولاد سی تھی سب ہاتھ دس سی بنی ہوئی وہ سب پر غالب ہو اہر ایک آدمی کا
 دل ان کی عہد میں عب و عبت سی یا خدا کی ذوق و شوق سی کداز ہوا ظالموں کا غور
 ڈھایا گیا وہ بنی زمر مغربی سی یا وہ عزیز و گران ہوا بابل کی تو کلو اوسکی اتباع فی تورا

وہ ہیں جن کا اسد
 سنائی ہوئی ہے
 اسد کا وہی اور وہی
 جو بنی اسرائیل
 اسد و نسی ہی
 وہ اوس کی ہے

۱۹
 سواری میں فرست کاملہ کمینگی اور شاہدات کی ہامین یوحنا کہتا ہے کہ مینی ایک
 ملک دیکھا کہ آسمان سی اور اوس کے ساتھ سلطان عظیم ہی سوزمین اوسکی جہر کی
 نوری چمک اٹھی اور اوس نے لکار کر کہا کہ مینی بابل کو جو بڑا شہر تھا دہا دیا سو اٹیکہ
 وہ بہت ہی خراب ہو گیا تھا سو اب کہی و سہین چراغ نہ جلیگا اور سطح کاہن فی نوشیروانکو
 خبر دی کہ اذ اظہر التلاوة و بعث صاحب الهراوة و قاض وادی السماوة
 و غاصت بحيرة ساوة و حکت نیران فارس لم یکن بابل للفرس مقاما ولا
 الشام لسطح مناما سو ان ساتون خبر و مین بابل کیا چاہی یحیو داؤد فی خبر دی کہ
 بابل جو عراق کی شہر مین سی ہی یکدن ٹوٹ گیا سو وہ اشعیاء کی وقت تک ٹوٹا سو اٹلی
 اونہون فی ہی خبر دی کہ اوسلی ٹوٹنی کا دن آنی چاہا اور ٹوٹ کر ہر آباد نہوگا اور وہ
 حضرت ارمیا کی وقت تک ہی ٹوٹا بلکہ اونہین وقت مین شاہ بابل کا یو قیم کو جو
 بنی اسرائیل کا بادشاہ تھا پکڑ لیا تاں وہون فی پکار کر کہا کہ اسی بابل کی توڑنیو الو
 اوتا لوگوں کو معلوم ہو کہ انبیاء کی خبر جو ٹی نہیں ضرور ٹوٹیکا لیکن حضرت عیسیٰ کا
 ہی وقت ہو گذرا اور اسرائیلی نبوت کا انقطاع ہی ہو گیا پر بابل ٹوٹا تب لوگوں کو
 شبہہ کہ یہ کسی بے ترے نبی نے خواب مین یوحنا سی بتایا کہ انبیاء کا قول جہو نہوگا
 ضرور وہ دن آنیو لا ہی اور یوحنا کی قول پر ہی جب چہ سو برس قریب گذری
 تب سطح کاہن فی نوشیروان کو جو فارس بابل کا بادشاہ تھا خبر دی کہ اب
 بابل کی ٹوٹنی کی نشانیاں ظاہر ہونی مین کیونکہ فارس کا تشکدہ مجہ گیا اور سماو
 ندی کہ سوکھی پری تھی جاری ہوئی اور ساوہ تالاب سوکھ گیا اور پیہر صاحب
 عصا و صاحب تلاوت پیدا ہوا سوہ مسخوث ہوگا اور تمام فارس مین اسکا عمل ہوگا

خط ہر مونی تلاوت مینی
 قرآن کا پڑھنا اور پیہر بابل
 جانی لائی والا اور جاری
 ہو وی چیل ساوہ کی اور
 سوکھ جانی تالاب ساوہ کا
 اور جہو بنی اسرائیل کا
 نذی بابل فارس کا جگہ
 اور تمام فارس کا جگہ

اور قول اسکا محمد و سز کر و نکا یعنی محمد بناؤ نکا اور ۱۳ مین ہی کہ ای بابل مبارک
 بندہ ہی وہ جو تیری سلوک کا جو توئی مہسی کیا انتقام لیوی و تیری لڑو تو لڑو پیکر لڑو
 اور حنیفہ شعیبا کی ۱۳ مین ہی کہ ای بابل سن مینی اپنی بہادر و نکو جو میری خداوندی سر
 ہین بلایا ہی بہار و مین ایک قوم کی آواز ہی جیسی ایک بڑی لشکر کا شورہ اونٹنی مہوٹی
 وٹنی کی واری وہ ملک وری آتی ہین یعنی خدا آتا ہی و اس کے قہر کی ہتیار تو ساری
 زمین کو ہلاک کری اب تم و اولاد کرو کہ خدا کا دن نزدیک ہی وہ قادر کی طرف سے
 و باکی مانند آو گیا سو ساری ہاتھ ویکے نیچی ہو جاوینگی اور ہر ایک آدمی کا دل کہ از جاو گیا
 اور اونٹنی چہری شعلی کی طرح ہونگی مین ظالمون کا غرور ڈھاؤ نکا اور ایک و کو چوکی سوئی
 زیادہ گران بہا کرو نکا بابل جو مملکتوں کی حشمت ہی سدوم و عامورہ کی مانند ہو جاو گا جو
 خدائی اللہ یا وہ ہشت و شہت یران ہیگا وہاں عرب لوگ ہر گز بھی استاؤ نگرنگی
 اسکا وقت نزدیک پہونچا ہی و شعیبا کی ۲ مین ہی کہ خواب مین سور نظر آئی ایک ہی
 دوسرا وٹ پر سو ایک و مین ہی کہتا ہی بابل گر گیا گر گیا اور اس کے تمام بت توڑی
 لٹی ہوئی اووم و ساعیر مین نبوت ہی عرب و بنی قیدار مین اور ارمیا کی ۲ مین ہی
 یعنی سب مین بخت نصر شاہ بابل کو دی سو وہ اور اسکا بیٹا اور اسکی بیٹی کا
 میا کرو ہو نکو اپنا مطیع بناوینگی و سوقت تک کہ اسکی زمین کا عقاب آوی و
 و ہیشمار و ملوک بسیار اس عقاب کی مطیع ہون اور مین ہی کہ صفت بانیہ
 بابل پری کماندار و اور تیر اندازی کروا و سپر لڑائی کی اور ٹوٹی کی بڑی آواز ہی کھدا ہو
 زمین پر خدا کھدا نیہ اور بابل پر تلوار رکھی گا اور بابل تا ابد آباد نہوگی ہت عظیم آخر مین
 ونگی اونکی ہاں مین و چہریان ہونگی و ہر جم نگرنگی دریا کا سا شور ہو گا وہ فرس کی

اونی قتل کا ارادہ کیا لیکن وہ مقتول نہ ہوئی خدائی اونیہیں ہلاکت سی نجات دینی مافلوہ
 و ماصلوہ و لکن ثبہ لہم اور قول اسکا تورات کی ہیبت سی تا آخر اسکی
 موافق حقتعالیٰ فی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی معوذتین میں خطاب کیا کیونکہ وہ
 فی آپ پر سحر کیا تھا سو یہ دونوں سوری ہیجہ خدائی اونیہیں نجات دی اور قول اسکا
 ہزاروں گرجائیٹی یہ خبر جہاد کی ہی کہ عیسیٰ کرسی ہیبت سی صادق نہیں کہتے
 اور قول اسکا فرشتوں کو حکم کریگا اسیکے موافق قرآن میں ہی اللہ یُعْصِمُکَ
 مِنَ النَّاسِ اور بتواتر ثابت ہی کہ بدر کی دن ہزاروں فرشتی آپ کی ساتھ
 ہو کر لڑی اور عیسیٰ کی مدد کو اگر فرشتی اور ترٹی تو وہ قتل نہونی پاتی اور شیطان
 فی عیسیٰ سی کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہی تو آپ کو پہاڑ پر سی بھی گرا دی کیونکہ اسکی
 فرشتی بھی ہاتھوں پر اوٹھالین کی تیرا یا نو پتر پر نہ لگنی پاویگا لیکن عیسیٰ نگری اور
 اور اڑدی سی مراد سرکش موزی ہیں کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فی اونیہیں پال کیا اور قول اسکا دعا مانیکہ اسمیں اشارہ ہی کہ وہ میرا دست نگر
 و محتاج ہوگا اور بندہ ہوگا سو حضرت عیسیٰ فی دعا مانٹی سی یا نہیں مانگی اگر نہیں
 مانٹی تو یہ خبر اوپر صادق نہوگی پس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر ہوگی وہو مطلوب
 اور اگر مانٹی تو وہ محتاج اور بندہ خدائی ہونگی وہو مطلوب و لیکن یہ خبر زور کی
 و نیز اسو سطلی صادق نہوگی کہ انہوں فی جہاد نہیں کیا اور بحیثیت میں ہی کہ
 عیسیٰ فی اپنی شب گرفتار میں نجات کی دعا مانٹی تھی لیکن باوجود اسکی تھی ہیں
 کہ وہ مقتول ہو اس سی معلوم ہوا کہ انکی عاقبول نہوئی اور قول اسکا میں
 اوی چہراؤ نکایہ ہی عیسیٰ پر صادق نہیں کیونکہ خدائی اونیہیں چہرا یا ہیان تک قتل نہوئی

اور نہ اسکو مارا اور نہ
 سولی پر چڑھا یا لیکن
 وہی صورت بنائی اونی کی گئی
 اور اسے جکڑوا لیا کوئی
 یہ انجیل تھی میں ہی

۱۶
 میں تفصیل مسطور ہی اور امین ہی کہ وہ جو حق تعالیٰ کی پردہ تلی سکونت کرتا ہی سوا اوس قدرت
 والی کی سائی تلی رہیگا وہ خدا ہی کہتا ہی کہ وہ میرا مددگار و مامن ہی میرا خدا ہے میرا توکل
 ہی کیونکہ وہ مجھی صیاد و نکی ہند یعنی اور مہلک و باسی نجات دہیگا وہ تجھی اپنی ہال و پرتی چپا کر
 بخطر کہی گا تو رات کی میت سی نڈریگا اور نہ اوس تیری جو فکوارتا ہی اور نہ اوس
 مری سی جو اندھیری میں آتی ہی اور نہ دوسری کی شیطان سی تیری بائیں ہاتھ ہزاروں
 لڑ جائیں گی اور تیری آہنیں سوس ہزار اور یہ مصیبت تجھی دیک نہو کی فقط تو اپنی انگلیوں
 دیکھا کریگا اور شہیروں کی سزا دیکھیگا کیونکہ تو فی خدا کو اپنا ملجا کیا تجھے پر کوئی ستر
 نہ آویگا اور نہ کوئی گزند و وبا کیونکہ وہ اپنی فرشتوں کو حکم کریگا کہ تیری نگہبانی کریں
 وہ تجھی اپنی ہاتھوں پر اوٹھالیں گی تا نہو کہ تیری پانوں کسی پتھر پر لگیں تو شیر و لڑ ہی کو
 لٹا دیکھا اور اسلیم کی اوسنی مجھی لکھیا میں اوس نجات دہن کا اور بلند کروں گا کہ اوسنی
 میرا نام بچانا وہ مجھی عامانیکہ اور میں قبولوں گا میں اوس کے ساتھ ہوں گا میں اوس
 چہر اؤں گا اور معزز و مجد کروں گا انتہی ملخصا کہتا ہوں میں یہ خبر عیسیٰ کی نہیں سکتی کیونکہ
 وہ تو نصرانیوں کی نزدیک خدا تھی اور مجد و جلال میں اوسکی شتابہ تھی ہر کا ہیکو اوس
 توکل کرتی اور کا ہیکو فتوئسی بہا کہ اوس کے سایہ تلی چپتی اور اگر ہم مان لیں کہ انہیں
 خبر ہی تو اؤں گا بندہ ہونا ثابت ہو جاوے گا و لیکن قول اوس کا صیاد و نکی ہند یعنی تلخ
 اس پر دلالت کرتا ہی کہ یہ خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی کیونکہ عیسیٰ بن مریم
 نصاریٰ کی مقتول ہوئی اور دشمنوں کی حال سی و نہیں نجات ملی اور ہماری حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم فی اپنی دشمنوں پر غلبہ پایا سحر و زہر و تیغ فی اونیہ اثر نہ کیا وہ خدا کی سائی میں
 جب تک ہی بخطر ہی اور اگر ہم تسلیم کریں کہ یہ خبر عیسیٰ کی ہی تو ثابت ہو جاوے گا کہ ہر

باشندی اویسے تعظیم فرمائیے اور اویسے دامن خال چاٹیں گی رت سیریں اور سیریں
 سلاطین تجھ لاویں گے تمام قبائل اوسکے خدمت کریں گی کیونکہ وہ سب سے بڑی لڑائی
 لڑے گا اور محتاجوں کی جان بچاویگا اوسپر ہمیشہ درود بھیجنے پر فوراً اوسکے مبارکباد
 ٹیجاؤ گی ایک مٹھی بھر گیہوں ہونگی اوس میں میں جو پیاروں کی چوٹیوں پر ہی اونگی
 پہل و سخت لبنان کی طرح ہر ہڑائیں کی اور شہر کی لوگ سبزہ زار کی مانند پیدلین کی اوسکا
 نام مدام باقی رہے گا جب تک آفتاب ہسکا اوسکے نام کا رواج ہوگا لوگ اوسکے
 باعث مبارک ہوں گی ساری قوم اوسے مبارک کیسکی انتہی کہتا ہوں میں یہ خبر ہماری حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی کیونکہ وہ اسی صادق تھی کہ قبل از نبوت عرب اونکو ایسا
 کہتے تھے اور عیسیٰ نبی بھی و نکور روح لصدق کہا اور قرآن اونکی شان میں فرماتا ہی
 الَّذِي جَاء بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ بِدِهِ اور تاقیامت لوگ اونہیں سی ڈرتی ہیں
 جنکی شرع تیغ زن ہی اور قاطع لظالمین سوا اونکی کسی نبی کو یہ دین ام و غلبہ پاکسا
 چار و نظرف ہماری ہی سید کا دین پہلا اعراب اور بدو اور پہاڑی اونکی تعظیم
 کرتی ہیں اور انکا بدخواہ ہوگا بدتر ہی جہش کا نصرانی بادشاہ اوسکی سامنے مسلمان ہوا
 بہر قل و م کا مالک اوسکے نبوت کا مقرر ہوا عظیم نشان بادشاہ ہونکو اوسکے نامہ
 گئی ایران توران روم و شام و ہند و سند وغیرہ سب اوسکے اور اوسکے
 مطیعوں ہاتھ فتح ہوئی ساری امتوں نے اوسکی خدمت کی اوسپر ہمیشہ صلوات کہی جاتی ہی
 اوسکے وسطی پانچ وقت دعا کی جاتی ہی ایک مٹھی بھر گیہوں کی مانند تھی عرب کی پیاروں
 لہ احد و بقیس عرفات و جبل حرا و جبل لوتر و بقیعان وغیرہ میں سو ہر شکالی
 سیر کی مانند ہاتھوں پر ہی اور کوسوں پہلی اور مکہ کی میں پیاروں لڑائی ہی چنانچہ صلوٰۃ

اور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اور سب مانا اونکو

پہلوان تو جاہ و جلال سی اپنی تلوار حائل کر کے اپنی سان پر لٹکا کلمہ حق و عدالت پر سوار
 ہو تیرا دست راست بہت ناک کام کریگا تیری تیر تیر ہیں متین تیری تخت فرمان
 موندگی ہل گریگی پھر فرماتا ہی تیری اجداد کی عوض تجھی لڑکی دی جائیگی کہ تو ساری زمین
 اونکو امرا کریگا انتہی کہتا ہوں یہ قول عربی زبور کی ۴۴ مین ہی اور بجای پہلوان ہے
 جبار کا لفظ اوسمین ہی اور صاف ہی آشکار کہ عیسیٰ پہلوان تھی نہ جبار نہ جاہ و جلال
 رہتی تھی نہ تلوار نہ ظاہر ہوا اوسنی کوئی ہیبت ناک کار اور عیسیٰ تیر ہی نہ رہتی تھی اور ہمار
 ہاں تیر انداز سی سنون ہی کہ اسمعیل کی قوت سی چلی آتی ہی اور متین ہی عیسیٰ کی مطیع
 نہوین مگر توڑی لوگ اور عیسیٰ کوئی جد صحیح نہ رہتی تھی رہی اجداد و فاسد خلی اعتبار سی
 وہ ابن داؤد کہلاتی ہیں سو سب بنی اسرائیل تھی کہ سلاطین و انبیا و اقویا ہوتی
 چلی آئی اور لڑکی ہی نہ رہتی تھی باب داد و نکی عوض لے میر ہوتی پس ثابت ہوا کہ یہ خبر
 ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی کہ اونکی اجداد حقیقی سالہامی دراز
 نبوت و سلطنت سی محروم رہی سو اسکی عوض میں اونکی اولاد کو ولایت و سلطنت ملی اور
 امام مہدی پر یہ دونو تمام ہونگی اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی تھی کہ
 رکاز پہلوان کو آپ فی ٹپک یا اور یہی سینج کہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما جو الحسن بن القمر
 اور ۲ مین ہی کہ وہ میری بند و مین صداقت سی حکم کریگا محتاج ہو گویا و یحافظ المون
 ٹوٹ کر ہی کریگا جب تک چاند سورج باقی رہیں گی ساری پشتونکی لوگ اوس سی ڈرا
 لڑنکی وہ باران کی مانند کافی ہوتی کہ اس پر نازل ہوگا اور ہوتی کی منہ کی طرح زمین کو
 سیراب کریگا اوسٹی عصر میں جب تک چاند باقی رہے گا رست باز پیلین گی اور سلامتی کامل
 ہوگی ہند سی سند تک و نہروں سی انتہائی مین تک و سکا حکم ہوگا بیا بان کے

زنا کری اوس پر رحم لازم ہوا سو اسطیغہ حقتعالی فرماتا ہیج اوس نبی کا حکم نہایت کاسرا
 پاویگا حالانکہ حضرت عیسیٰ فی ہودی بنی اسرائیل اور زنا سی منع کیا ہی لیکن نصرانی ہود
 ہی ہو جانی تہن اور زنا ہی کرتی تہن اور نہ خداون پر پہنچتی ہی نہ واجب ہوتی ہی اور
 محمدی بن مین جو کوئی لجنی حکمونی منحرف ہوتا ہی جب قتل ہو جاتا ہی ثبات
 ہوا کہ نبی موعود اس آیت کی ہی تہن اور تثنا کی ۳۲ میں کہ بنی اسرائیل فی مجی
 اس کے سبب سی جو خدا نہیں عنایت دلانی سو میں ہی ونکی غیر لسنی ونکو غیرت
 دلاؤنگا وہ عنایت مقرر ہونا فہم تہن یعنی اونہون فی بت پوج کر مجبی غیرت دلانی سو میں
 ہی ونکو محمدی بہت سی غیرت دلاؤنگا کیون کہ اونہون فی میری غیرت کو جو نا فہم تہا
 بزرگ بنایا سو میں ہی ونکی غیرت کو جو نا فہم تہن بزرگ بناؤنگا اونہون فی میری لوندو
 غلامون مخلوق تو نکو میری برابر تہا یا سو میں ہی لوندی بچو نکو ونکی برابر بناؤنگا سو میں کیا
 ہوا کہ **بَعَثْنَا لَمْ يُبَيِّنْ رَسُوْلًا** اور حقتعالی نے قرآن میں ہی خبری ہی کہ ہم ہی
 پر ہی می نی کا ذکر توریت میں کہا ہی کہ **الَّذِي يَتَّبِعُونَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْمُرْسَلَ الَّذِي**
يَجِدُ لَهُمْ مَقَالِدًا مِّنْ ذِكْرِهِمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ اور غیر قوم یونانی نہیں ہو سکتی کہونکہ
 اونکا عقل و شعور مشہور ہی و تفصیل اس قول کی صولۃ الضیغ میں مسطور ہی اور زبور
 علی ۳ میں ہی کہ وہ جو خدا کی طالب تہن و فقر اسور میں کی وارث ہونکی اور بدکار کاٹ
 ڈالیا تہنکی سو یہ دونو امر ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی واقع ہوئی اور الفقر
 فقر می آپ کا مقولہ تہا اور قرآن شریف میں **وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِمَّنْ بَعْدَ**
الدِّكْرِ اَنْ لَا تَرْضَوْا عِبَادًا مِّنْكُمْ اَلْحٰقُ اور ۴ میں ہی کہ تو حسن میں بنی آدم
 نہیں زیادہ ہی تیری ہونٹو نہیں نعمت بنائی گئی اس ہی خدا فی مجبی بدتمسار کہ کیا اس

یہی ہی حجتی اثبات
 ان میں تہن ایک

یہی ہی حجتی اثبات
 اس رسول کی حجتی
 ہی امتی جکوبانی
 میں کہا ہو انبیاس
 نوریت اور جبین

یہی ہی حجتی اثبات
 اور ہی حجتی اثبات
 یہی ہی حجتی اثبات
 یہی ہی حجتی اثبات

تو ہی نقصان نہیں جس طرح بقول تمہاری ای نصرانیو عیسیٰ کا نام عبرانی میں عیسیٰ اور ہل تھا
 اوسے طرح ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مادنا و مادنا اور استثنائی
 میں ہی کہ میں بنی اسرائیل کیوں پہلی اونکی بہائیونسی تیری مانند ایک نبی قائم کروں گا اور
 اپنا کلام اوسکی موندہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اوسے فرماؤں گا وہ اوسنی کہیں اور جو
 ٹوٹی اوس بنی کا حکم نہ سنی گا قوم سی کاٹ ڈالا جاوے گا اور میں اوس سے انتقام لوں گا
 انتہی کہتا ہوں میں یہ خبر اعمال بخاری میں کی میں بھی اور بنی اسرائیل کی بہائیونسی
 یعنی بنی اسمعیل سی کوئی بنی سوانی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طاہرین
 ہو اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسیٰ کی مانند آدمی تھی اور وہ میں کی مانند
 لٹا سح تھی ورنہ کوئی ترع جبر و انتقام میں موافق ہی اور حضرت عیسیٰ تو خود بھی اسرائیل
 سی تھی بنی اسرائیل کی بہائیونسی اور نصرانیوں کو چاہی کہ اس خبر کو ہر کر حضرت عیسیٰ
 کی خبر بخانین کیونکہ موسیٰ نے فرمایا کہ میری مانند پیغمبر قائم ہوگا اور حضرت عیسیٰ نصاریٰ
 کی نزدیک پیغمبر نہ تھی بلکہ ابن اللہ تھی اور موسیٰ کی مانند نہ تھی بلکہ موسیٰ کی خداوند تھی
 اگر کوئی نصرانی اضاف کی انہیں موند کر کہی کہ یہ خبر عیسیٰ کی ہی تو ہم کہیں یون ہی ہی
 لیکن عیسیٰ کا پیغمبر ہونا اور موسیٰ کی ماسہ مونا ثابت ہوگا سو یہ ہماری مذہب کی موافق
 ہی اور نصاریٰ کی مخالف اور قول اوس کا حکم سننی گامرا دیہ ہی کہ وہ نیا حکم لاوے گا
 جو لوہے میں نہیں اس سبب لوگ اوسکی مانی میں ہجرت ہنگی سو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ جو
 ٹوٹی نیا حکم جانکر اوسکی کہنی پر عمل نہ کرے گا کاٹا جائیگا اور اوس سے انتقام لیا جاوے گا اور
 عیسیٰ نے حکم تولائی تھی لیکن اونکی شریعت انتقامی جبری نہ تھی اور بالفرض اگر نبی
 موعود اسلست کی عیسیٰ ہوں تو جو نصرانی یہودی ہو جاوے اور قتل واجب ہو اور جو فرزند

موافق ہیں لیکن یہ بات غلط ہے کیونکہ فی علیہ کلمہ ہی اور صرف جر کا ہی اور ماد معنی
 ثبوت کی ہی اور دوسرا ماد تاکید ہی نہ ہی کہتا ہوں بلکہ دکان موافق ہونا ضرور
 نہیں اور ماد دبی سمیت ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نہیں کہتی بلکہ صرف
 ماد او کا نام ہی چنانچہ روضۃ الاحباب معارج النبوة میں اور امامیہ اثنا عشر
 علی کتابوں میں مسطور ہے اور بی حرف جر کا ہی اور لغت عبرانی میں جو ماد ماد معنی کثیر
 یا کثیر الکثیر کی ہی سو علمیت کو مضر نہیں اکثر عربوں اور عجمیوں کا کثیر و ابن کثیر و عظیم
 ویزید و ملا فرید و افرو و دھان و شیخ بڑی نام ہوتا ہے اس طرح ہماری حضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی تو ریت میں ماد ماد کہا اور وجہ ماد ماد کہنی کی یہ ہے کہ وہ
 اسمعیل کی افزائش کی باعث ہوئی اور اگرچہ او کا نام اور بھی لیکن یہ نام اس مقام
 میں مناسب تر ہے اور ماد ماد و محمد اگرچہ لفظ و عدد و معنی میں متحد نہیں لیکن تینوں باتوں
 قریب قریب ہیں ہم دال و سمین ہی سویم دال و سمین اسکی عدد نوی ہیں تو اسکی
 بانوی اسکی معنی بہت زیادہ ہیں تو اسکی معنی اچھا ستہرا اگر دوسرا ماد او سمین
 تاکید کیو سطلی ہی تو محمد کا لفظ ہی باب تفعیل سے ہی جس کا خاصہ مبالغہ و تکثیر ہی اور
 اگر شخص کیا جائی تو عربی و عبری زبان کی اکثر الفاظ میں تقارب یا پانچائی جیسی
 ادریس و یس و یعقوب و عقیب و یوسف و یوسف و نوح و نوح و شمعون و
 اسمعیل و سلیمان و سلامت و شمعون و سمعان و ہنہ و ہانا و برکتی و ابارک
 و شیم و عشر و اثنا عشر و یولید و یولید و تابی و بنی و ایلویم و اللہ و علی و یوم
 و امرویر و یری و ارض و ارض و غیر ذلک پس و نہیں کہ اسی قسم سے ماد ماد و
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو اور بالفرض اگر دو لفظوں میں کی طرح کا تقارب ہو

مولانا عبدالغنی صاحب
 امامیہ فاضل مجتہدین سی
 ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کا نام نوریت میں ماد دبی
 اور راجح انفی میں میسید
 اور روضۃ الاحباب میں
 ماد ماد کہتا ہے اور طحا
 میسید بطریق اولیٰ کی
 جیسی قابل میں ازین و تقارب
 بن کتب او صاحب میں
 حسیب و بلال میں کیلی
 کہنی ہیں و اسنے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور خدا کی آئی سی مراد یہ ہے کہ اس کا جلال و جمال ظاہر ہو گا
اور نامہ و پیغام اور نامہ بروینیا مبر او سکی ان تین مکانوں میں ان کی پس مضاف
بسبب ظہور قرنیہ کی حذف کیا گیا والا لازم آوی کہ شہر سینا کا پیغمبر اور جبل کعبہ کا
پیغمبر اور کوہ فاران کا پیغمبر تینوں خدا ہوں اس واسطی کہ ان تینوں مکانوں میں پیغمبر یعنی موسیٰ و
عیسیٰ محمد صلی اللہ علیہم اجمعین ظاہر ہوئی ہیں اب خدا نہیں ظاہر ہوا اور پیدائش کے
امین سی کہ خدا فی ابراہیم سی فرمایا وَلَيَسْمَعَنَّ شَيْءًا هَٰذَا بَرَكَةً اَوْ وَهْمًا
اَوْ وَهْمًا بَلِيًّا اَوْ يَمَادِمَا دَشْنِيْمٌ عَشْرٌ نَشْنِيْمٌ يُولِيْدٌ وَنَشْنِيْمٌ لَكُوِيْ كَدُوْلٌ
یعنی منی سمعیل کی واسطی تیری بات سنی ہاں میں دینی کت و نگاہت اور برومند
گر و نگاہت اور افرایش و نگاہت بوسیله مادہ کی اور اس سی بارہ ریس
و بادشاہ پیدا ہونگی اور میں بری امت بناؤنگا نصاری کہتی ہیں بارہ بادشاہ سی
بارہ بیٹی سمعیل کی مقصود ہیں لیکن یہ باطل ہے کیونکہ وہ بادشاہ نہیں ہونگی اور وہ
فی ملک و سلطنت کا دعویٰ نہیں کیا اور حق یہ ہے کہ مادہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کا نام سی اور بارہ ریس و ازوہ امام ہیں اور سمعیل کی نسل سی مان سابق
میں کوئی نبی نہوا سو وفای عہد کی واسطی آخری زمانی میں حقتعالیٰ فی سمعیل کی
پیوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی بنایا جسکی امت اسی بڑی کہ شماری افزون
ہوئی پس حکم وعدہ سابقہ کی بوسیله محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سمعیل کو افرایش
دی اور ظاہر ہے کہ کوئی امت عظیم سوائی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سمعیل
سی منسوب نہیں ہونگی اور دلائل و افیہ کا مولف لکھتا ہے کہ مسلمان باو مادہ کو محمد
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام جانتی ہیں اس واسطی کہ دو نولفظ ابجد کی حساب سی عدد میں

بسبب اقبال بہشت کی تھی کہتا ہوں میں مخصوص علیہ اس قتل کا چاہی کہ تیغ زرن قہر مان
 و موج و تہذیب و ہوا و حضرت عیسیٰ میں یہ کوئی صفتیں نہ تھیں اس واسطے کہ وہ زہاد و فقرا کی
 لباس میں ظاہر ہوئی اور کسی پر زجر و توبیخ نہ کرتی تھی پس نصاریٰ کہ اس قتل کو عیسیٰ
 اُٹھا ہوئی پر اس سمجھتی ہیں صاف غلطی کرتی ہیں ہاں ہماری حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی ذات مقدس میں یہ صفتیں جو مذکور ہوئیں موجود تھیں اور نبی الملاحم آپ کا
 خطاب تھا و قد قال ہم انار رسول اللہ بالسیف اور قول اس کا خدا آؤ یگا اس
 عبارت میں مضاف مخدوف ہی یعنی فرستادہ خدا کا یا جلال خدا کا اور خدا
 گزنامضاف کا جس حکمہ قرنیہ موجود ہو سب زبانون میں شائع و ذائع ہی علی الخصوص
 خدا کی کلام میں چنانچہ قرآن شریف میں ہے و کاین من قریۃ تحت عرشکما یغو
 اهل قریۃ فاتہم اللہ یعنی عذابہ فقضت قبضۃ من اثر الرسول ای
 من اثر حکم فرس الرسول اور فرشتوں میں مراد بدر کی فرشتی ہیں اور اگر نصاریٰ
 اس قتل کو عیسیٰ کی خدائی پر دلیل لاتی ہیں تو چاہی کہ سلف سی لیکر آج تک جس
 پیغمبر سی توبیخ و تہذیب واقع ہوئی ہو اوسی خدا کہنا شروع کریں کوئی کیوں ہنو
 اور استثنائے ۳۳ میں ہی کہ خدا سینا سی آیا اور سیعیر طلوع ہوا اور فاران
 لی ہاڑ سی و نیر چمکا یعنی طور پر موسیٰ کی واسطی نور اور تراو و سیکڑون پیغمبر اسکا
 اتباع کریں گی اور سیعیر شام میں ایک ہاڑ سی سمین اشارہ ہی کہ عیسیٰ پر انجیل
 اور تریکی اور نبی حکم جاری ہونگی اور فاران مکہ کا ہاڑ سی یعنی وہاں محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم پر وحی و قرآن نازل ہوگا اور نبی حکم نافذ ہونگی پس ایشی لی
 ۲۱ میں ہی کہ اسمعیل نبی فاران میں ہا کرتا تھا پس یہ خبر صریح ہی ہماری حضرت

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

۸
 نہات نمل سکا اور بڑا حجرہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو آج تک موجود ہی قرآن
 ہی کہ با واز بند فرماتا ہی **وَلَنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ**
مِنْ مِثْلِهِ یعنی ای عرب کی فصیحو اگر قرآن کی کلام اللہ ہو نہیں بہتین شک ہو تو اسکی
 دوہین بہتین بتائی تیا ہوں تم جہتا باندہ کر خوب سی محنت کو کی اسکی مانند ایک سورہ کہنی
 پرست بعد ہو جب متسی کچہ بن سکی گا آپ ہی ہمارا شبہہ ور ہو جاوے گا اور جان جاوے گی
 کہ یہ کلام خدا کا ہی کیونکہ اگر آدمی کا ہوتا تو تم ہی اسکی مانند کہہ سکتی **فَضْلُ** نصاریٰ کہنی
 ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی خبر کسی نبی فی ندی اور سچ کی خبر آدم کی
 زمانہ سی ہوتی آئی کہتا ہوں میں اثبات نبوت میں ضرور نہیں کہ اگلا پیغمبر خبر دیوی
 والا حجرہ دکھانا ضرور نہو گا دوسرا جواب موسیٰ کی بعد سیکڑوں پیغمبر ہو
 جیسی آؤدو اشعیا و خرقیا ل و دانیال صمویل ناثان واریما و زکریا وغیر ہم
 اور توریت میں سیکے خبر نہیں اور عیسیٰ کا نام ہی تصریح نہیں اسی سبب یہود
 مذہم نہیں ہوتی پس ثابت ہوا کہ پہلی پیغمبری خبر اگلی پیغمبر کی کتاب میں ہونا ضرور نہیں
 بلکہ جائز ہی کہ ہوا اور جائز ہی کہ نہوا اسی سبب سی بعضی پیغمبر کی خبر بعضی کتابوں میں ہی
 چنانچہ ایلباء کی صراحتہ اور عیسیٰ کی ضمنا و کثایہ اور ہتوں کی نہیں مگر صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی خبر اگلی کتابوں میں ہم تصریح ہم کہنا یہ طور ہی لیکن محض فہم فی صریح نام چپا والا
 اور بعد تحریف کی بھی بتک سیکڑوں اشارتیں اور اشارتیں باقی ہیں سوشتی
 نمونہ از خرواری بیان کرتا ہوں سنو مکتوب یہود اکی ۱۴۱ میں ہی کہ خنوخ یعنی
 اوریس جو پٹا بیٹا آدم کا ہی فرمایا کہ خدا آویکا ہزاروں فرشتوں کی ساتھ تہوب
 آدمیوں پر سکڑی و رنفا فقو نکوز جبر و تو بیج کری سبب اعمال نفاق کی و خطا کاروں کو

معلوم ہوا کہ آواز نہ آئی تھی اور یہاں سے یہ بھی نکلتا ہے کہ پیشتر سے عیسیٰ کو کچھ معلوم نہ تھا بعد
 صطبا علی جب آسمان کی دروازی کھلی سب کچھ اونہوں نے دیکھ لیا اور یہ نشان عجیب
 و رسالت کی تھی الوہیت کی اور یہ بھی نکلتا ہے کہ مسیح پیشتر سے روح اللہ تھی بعد صطبا
 لی ہوئی اور یوحنا کی ۱۴ مین کرسچ نی فرسیٹوشی فرمایا کہ میری بیٹی ہوئی پردہ کو اہلین
 مین اور میرا باپ جسنی مجھی ہیجا ہے اور دو مردوں کی کو اہی تمہاری شرع مین صحیح ہی
 یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کچھ عیسیٰ کی بیٹی ہوئی پر کو اہی ہی ہوئی تو وہ ضرور
 گھٹتی میری کو اہلین ایک خدا ایت بھی اور ایک کو اہل نہ بناتی ہو سکتی کہ وہ مدعی تھی و
 مدعی کی بات دعویٰ کہلاتی ہی باتفاق اور اپنی کو اہی اپنی اور درست نہیں چنانچہ
 فرسیٹون نے بھی کہا تھا اور علاوہ اسکی اس قول مین خدا کو مرد ٹھہرایا ہے اور یہاں
 یہ بھی نکلتا ہے کہ عیسیٰ خدا دو نو ایک چیز تھی اور متی نے ۱۲ اور مرقس نے ۱۵ مین
 لکھا ہے کہ عیسیٰ کی ساتھ دو چور صلیب پر پہنچی گئی سو وہ دو نو بھی اسی ملامت کرتی
 تھی اور لوقا نے ۲۳ مین اسبستی لکھا کیا اور کہا ایک فی ملامت کی اور دوسرے
 فی تعریف سے عیسیٰ نے تعریف کرنوالی سے کہا کہ آج تو میری ساتھ فردوس مین ہوگا
 پس لوقا نے متی مرسس کو جھٹلایا اور سوا اسکی یہاں سے تو یہ ثابت ہوا کہ عیسیٰ
 جسدن موئی اوسے ن بہشت مین جا رہی اور نصاریٰ بالاجماع کہتی ہیں کہ عیسیٰ
 مرکز ہم مین کیا ہماری نجات کیوسطی اور سیر مین مرد و نمین سے اٹھا اور آسمان پہ
 چڑھ کر خدا کی آہنی بیٹھا اور انکی سوا اور بہت اختلافات ہیں کہ بعضی لومین سے ہمیں
 صولہ الضیف مین لکھی ہیں اور قرآن کو حق تعالیٰ نے آج تک اب محفوظ رکھا کہ **وَإِنَّا لَخَائِفُونَ**
وَكُرْهُ يَهُودُ وَلِصَّارِي وَفَلَا سَفَهَ غَيْرُ مِمَّ مَدِيشَةُ تَغْيِيرُ وَتَبْدِيلُ كِي دِرْپِي رَہِي لَمَكِن حَرِير مِّن

اردن کی کناری پر بھی کی پاس آتا کہ اوس سے صطباغ پاوسی اور بھی فی اوسی منع کیا او
 لہا کہ میں تجھی صطباغ پانیکا محتاج ہوں اور تو میری پاس آیا ہی تب عیسیٰ فی جواب
 میں اوسی کہا کہ اب جازت دی کیونکہ ہمیں یوں مناسب ہی کہ ثواب کی سب
 کاموں کو پورا کرین تب اوسی اوسی جازت دی اور عیسیٰ جب صطباغ پانیکا فی
 الفور پانی سے نکل کر اوپر آیا کہ نگاہ اوس پر آسمان کی دروازی کھل گئی اور اوسی
 خدا کی روح کو کوہوتر کی مانند اترتی اور اپنی اوپر آتی دیکھا اور یکایک آسمان سے ایک آواز
 آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہی اور اوس کی امین ہی کہ بھی فی قید خانہ میں سے اپنی دو
 شاگرد مسیح کی پاس پہنچا اوس سے پوچھا یا کہ آیا وہ جوانی والا تھا تو ہی یا ہم دوسری
 لی راہ تکیں اور مرتس نے نہ برہ کا ذکر کیا ہی نہ بھی کی و نوشتہا و تو کا اور نہ صطباغ
 سے منع کر نیکا نہ شاگرد و نکی ساطت سے خبر منکا نیکا سو ہیاسنی تمنون انجیلونکا
 اختلاف ظاہر ہوا کیونکہ یوحنا فی ثابت کیا کہ بھی فی مسیح کو بیشک پہچان لیا
 اور متی کی قول میں تناقض ہی کیونکہ اوس کی پہلی قول سے معلوم ہوتا ہی کہ بھی
 فی عیسیٰ کو پہچانا اوسو سطلی کہ اگر نہ پہچانتا تو یہ کیون کہتا میں تیری صطباغ کا محتاج
 ہوں اور دوسری قول سے صاف ظاہر ہی کہ نہ پہچانتا تھا اوسو سطلی کہ اگر پہچانا ہوتا
 تو شاگرد و نکو نہ ہیجتا اور سوا اسکی یوحنا فی آسمان کی دروازی کھل جانیکا ذکر اور
 آسمانی آواز انیکا حال کچھ نہیں لکھا اور متی لکھتا ہی کہ عیسیٰ صطباغ کی بعد فی الفور
 پانی سے نکل آیا اور یکایک آسمان سے آواز آئی کہ یہ میرا بیٹا ہی ہلا ای متی سنو تو اگر
 یہ آواز آئی ہوتی تو بھی جو وہاں موجود تھی ضرور اوس آواز کو سنتی اور سنکر
 پہچانتی کہ مسیح بن اندری ہی اور اگر پہچانتی تو پھر کاہیکو شاگرد ہیجتی اور جب بھی تو

منکر کی
 چھٹی اور تھی
 اور تھی
 نبلا تھی
 صطباغ
 نصار اور اب
 کہتی میں پانی
 جکو نصار
 اور تھی
 چھٹی اور تھی
 اور تھی میں صطباغ
 دیا

نہیں پس اگر یوحنا سچا ہی تو اون تینوں کی کسوٹلی ترک کیا ایسی وشنوئی مان اٹھ جاتی ہی
عجب کیا کہ ان لوگوں نے فرائض اور بعضی اخبار آئندہ چوڑ دی ہوں دیکھو قرآن میں
تھیں ایسا امر نہیں کہ بعضی سوری بعضی احوال بعضی مصحفون میں ہوں اور بعضون میں ہوں
اور یوحنا کی ۳۱ میں ہی کہ مسیح نے اپنی شاگردوں کی پانود ہوئی اور اپنی لنگی سی یوحنا اور
تینون میں نہیں اور متی کی ۱۱ میں ہی کہ یوسف جو مریم کا شوہر تھا یعقوب کا بیٹا تھا
اور یعقوب مٹن کا اور مٹن ایلیمازر کا اور لوقا کی ۳ میں ہی کہ مسیح بیٹا یوسف کا
تھا وہ بیٹا ہلی کا وہ بیٹا مٹا کا وہ بیٹا لونی کا اور متی کی ۱۶ میں ہی کہ مسیح نے فرمایا
کہ او میں سی جو بیان کھری ہیں بعضی ہیں جو موت کا فرہ جب تک ابن آدم کو اپنی
بادشاہت میں آئے دیکھ لیں یہ کہیں کی و لیکن وہ سب کی سب مگر اور اٹھارہ سو
برس گذر گئی حضرت عیسیٰ اپنی سلطنت بادشاہی میں نہ آئی اور مرقس و لوقا نے
لکھا ہی کہ عیسیٰ بعد مرینکی گیارہون کو دکھائی دیا اور فرشتہ میں ہی کہ بارہون کو
دکھائی دیا اور مرقس نے لکھا ہی کہ سولہ نی کی وقت لوک عیسیٰ کی پاس شراب
لی گئی تاکہ وہ پی لیکن سنسلی اور تینون نے لکھا ہی کہ سرکالی گئی اور یوحنا کی ۱
میں ہی کہ کبھی نے عیسیٰ کو اپنی پاس آتی دیکھا اور کہا دیکھو خدا کا برہ جو چہان کی
گناہ اوٹھاتا ہی یہ ہی وہ سب کی حق میں مٹی کہا کہ ابگرد میری چھی آتا ہی اور وہ سب
بہتری اور پھی گئی گواہی کی کہ مٹی روح کو جیسی کہو تر آسمان سی آتی دیکھا اور
اوسپر تھری اور میں اوسی بناتا تھا چربی مجھی ہیجا کہ پانی سی صطباغ دون اوسی
مجھی کہا جسین تو دکھی کہ روح اتری اور تھری وہ ہی وہ جو روح قدس سی صطبا
دیتا ہی سو مٹی دیکھا اور گواہی کی کہ یہ خدا کا بیٹا ہی اور متی کی ۳ میں ہی کہ عیسیٰ

یوحنا کی ۳۱ میں
عیسیٰ نے فرمایا
جاؤن انجیلون میں
تک پہنچو ابن آدم کی

یوحنا کی ۳۱ میں

نہیں اسے تو لازم آتا ہی کہ حق تعالیٰ بی خرد ہو کہ مال کار کو اندیشہ نہیں کرتا صاحبو
 وہ کلمہ ہی جسے نصاریٰ بھی حجاز کرتی ہیں چنانچہ دلائل و اقیہ میں لکھا ہی کہ اگر ہم قائل
 ہوں کہ خدائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کی ہے تو ریت میں نازل کی ہے
 بعد ازاں اٹھالین تو لازم آوی کہ خدا اپنی فعل سی بچتا یا نغوذ بہ من سخطہ
 پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا نام ہونا نصاریٰ کی نزدیک ہی غیر ممکن ہی لیکن
 یہ اعتراض نصاریٰ کا بیجا ہی کیونکہ مسلمان یہ نہیں کہتی کہ خدائی وہ آئیں اٹھالین بلکہ
 یہ کہتی ہیں کہ یہود و نصاریٰ فی کمال الین اگر کوئی کہی کہ خدائی کیون نکالنی میں کیا
 وہ مفسد و نکی ہلاک کرنی پر قادر نہ تھا کہ میں ہم بیشک قادر تھا لیکن باتفاق جزا
 اعمال کی قیامت پر موقوف ہی اور جب نصاریوں کی نزدیک خدا کی نہایت کا قائل
 ہونا کفر و کناہ ہوا تو انکو ضرور پڑا کہ توریت کی اس فعل نہ کو محرف کہیں اب
 انجیل کا حال ستو ستے فی ۲۷ باب میں لکھا ہی کہ ارمیا فی خبر دی تھی کہ لو کہ
 فی اوسکی قیمت میں تیس م لپی اور کھار کی کہیت کی قیمت میں بی سو اسبا کا
 نام نشان صحیفہ ارمیا میں نہیں اصل میں ترجمہ نہیں اور پادری اسکی جواب میں
 لگتی ہیں کہ کاتب کے خطا ہی سو محض ہالت ہی سو اعلیٰ کہ عقل سی بعید ہی کہ لا کہو
 آدمی اٹھارہ سو آئیں بر س تک کاتب کی غلطی پر اتفاق کرنی چلی اوین باوجودیکہ نرعی
 کتابوں کی تصحیح میں ات دن غرق رہتی ہوں اور انجیل شعی جماعی انجیل ہی اور سب انجیلی
 عمدہ ہی جب اسکا یہ حال ہوا تو اور و نکا کیا اعتبار ہی ہی طرح کاتبوں کی غلطی سی
 ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بھی انجیل و توریت سی کل کیا ہو کا اور انجیل
 یوحنا کی میں کہ عیسیٰ پانی کو عجزیسی شراب بنا دیا اور باقی تینوں انجیلوں میں مذکور

خدا چاہتی ہیں ہم کو
 عذاب و سزا

انجیل و تورات

کسی طرح کا شبہ نہیں ہے اصل کی طرف رجوع کریں فصل ہزاری کہتی ہیں کہ توریت و انجیل بھی
 قرآن کی مانند تحریف سے مبرا ہیں کہتا ہوں نہیں انجیلین چار ہیں اور چاروں باہم مختلف ہیں
 اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرور تحریف اور تبدیل واقع ہوئی ہے اور توریت کی نسخی
 بھی مختلف ہیں اور بالفضل اس کی چار نسخی موجود مشہور ہیں ایک توریتوں کی ہیں
 ایک بائبلوں کی ہیں ایک نصرا نیوں کی ہیں ایک سامریوں کی ہیں سو یہ سامریہ نسخہ
 اون تینوں سے زیادہ ہے اور قرآن تمام مسلمانوں کی ہیں ایک ہی ہے علاوہ اس کی
 ان انجیلوں اور توریتوں کی ترتیب کتب تواریخ کی موافق ہے اور نہیں حضرت عیسیٰ
 موسیٰ علیہ السلام کا حال بیان ہے کہ وہ فلاں جاگئی اور فلاں سی ایسا کیا اور ایسا کہا اور
 احوال کی ضمن میں ان کی اقوال بھی عاجب ہیں یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ان کتابوں کا منشی و
 صنایع خدا ہی ہمارے کتابوں میں جو طرز و وضع الاحباب وغیرہ کی ہے ہی طرز ان کی ہی علاوہ
 اس کی کتاب پیدائش کی ۲۴ باب میں ہے کہ یعقوب کی بیٹی سی شحام فی زنا گیا
 اور ۱۹ میں ہے کہ لوط پیغمبر کی بیٹیاں لوط سی ہم بستر ہوئیں اور کتاب الحساب کے
 ۱۴ میں ہے کہ مین باپ دادی کی کہتا ہوں کہ او ان کی لڑکوشی مطالبہ کرتا ہوں حالانکہ یہ
 عدل کی خلاف ہے اور مناقض اس کی کتاب استثنائی ۲۴ میں ہے کہ اولاد کی بدلی
 باپ دادی ماری بن جائیں باپ دادی بدلی اولاد قتل کی جائے ہر ایک اپنی گناہ کی
 مارا جاوے گا اور اسی قول کی طرف قرآن میں اشارہ ہے کہ اَکْمَلُ دِیْنًا فِی صُحُفِ
 مَوْسٰی اَبْرٰہِیْمَ الَّذِیْ وَفٰی اَنْ کَلٰ تَزٰلَ وَازِیْرَةُ وَزِیْرَ اٰخِرٰی اور صحیفہ حزقیال
 ۱۸ میں ہے کہ نہ بیٹا باپ کی عوض گزفتار ہو گا نہ باپ بیٹی کی عوض اور پیدائش کی
 ۱۴ میں ہے کہ خدا فی فرمایا میں اوسیکو بنانی سی بچتا ہوں حالانکہ وہاں مذہب کا دخل

یہ نسخہ دی گئی ہے
 جس کے جوہر میں
 اور اس کے جوہر میں
 یہ نسخہ دی گئی ہے



بسم اللہ الرحمن الرحیم

لوئی نہیں جب کا شریک نہ	حمد کی لائق ہی اسی وحید
جس نے سب کو بنایا بشیر	حمد کی لائق ہی وہ رب قدیر
مدح محمد کرے جب تک ہی	تا خبر آمد احمد سے
جان جهان مخزن لطف و کرم	تو نہ محمد وہ شفیع الامم
فخر زمان سرور پیغمبران	احمد مرسل شرف انس و جان
مہر نبوت تہی عیان بہشت سی	مہ کو دو پارہ کیا انگشت سی

اب جانا چاہی کہ راقم اس کی کلاں علی بن ناصر علی بن فضل اللہ فاروقی
جامعوی کہتا ہی کہ اگلی ٹہنی کتاب صولۃ الضیف علی اعداؤ ابن مریم مذہب رضاری کی
ردین جمع کی تھی لیکن جو اس کا حجم بہت تھا اس کو سہل مینی یہ مختصر ترتیب یا جس کو امین

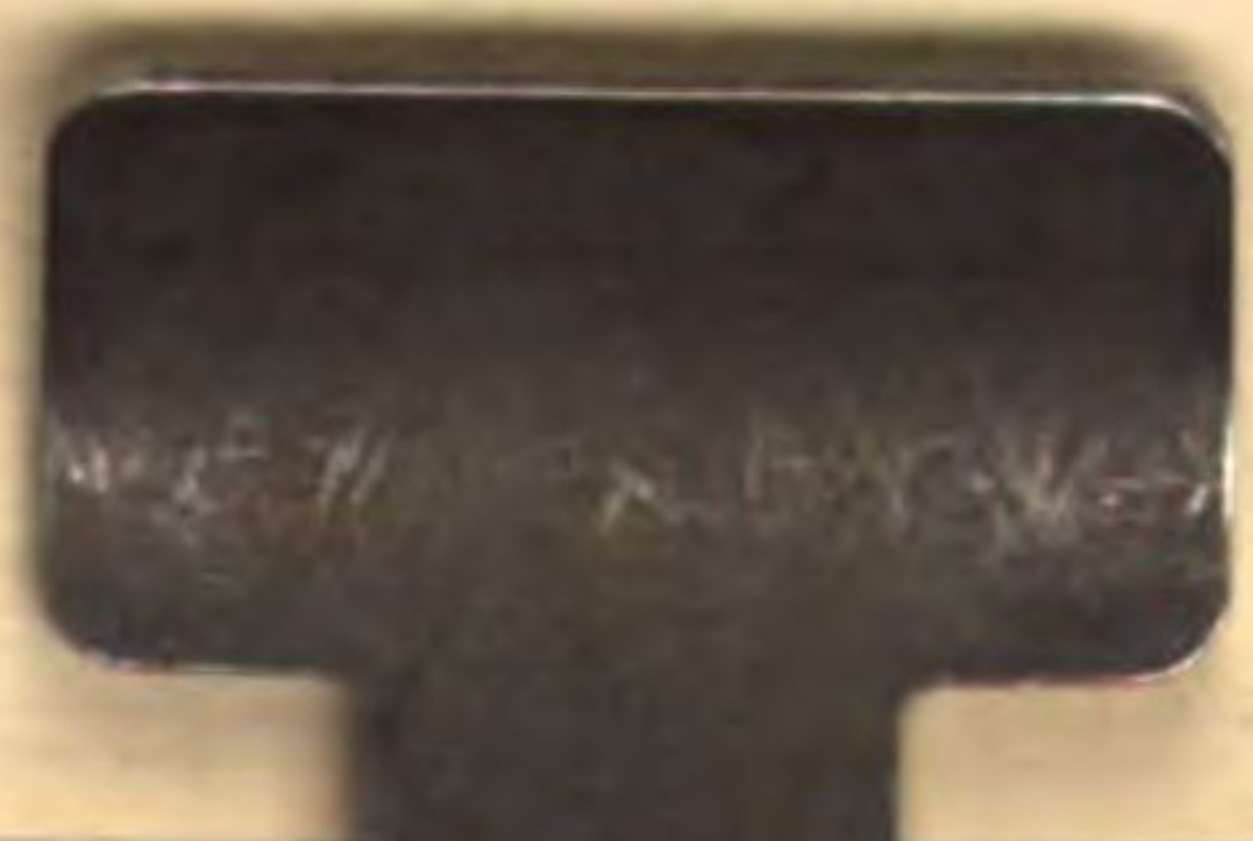
الصلوات على محمد وآله

بن ناصر علي بن فضل الشافعي جاموي

خاتمة الصلوات

علي اعداء بن مریم در شمس بحری

مطبعة سنبله طبع



Abbas Alî

Khulasah Saulet-us zeigum ala a'dâi ibn Maryam

s.l. 1842

4 A.or. 1870

urn:nbn:de:bvb:12-bsb10219431-8